570
ہفت روزہ
القلم پشاور
WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

رنگ و نور
سعدی کے قلم سے

استقامت کا ایک نسخہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو "اسلام" پر زندہ رکھے اور "ایمان" پر موت عطاء فرمائے......

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ

غزوہ بدر نے ہمیں سکھایا کہ......اگر تمہیں شاندار فتح مل جائے، مال غنیمت کے انبار مل جائیں تب اس مال کے جھگڑے اور مصروفیت میں گم نہ ہو جاؤ...... بلکہ ایمان اور جہاد پر لگے رہو، ڈٹے رہو......

غزوہ احد نے ہمیں سکھایا کہ......اگر تمہیں ظاہری شکست پہنچے اور تم غموں اور زخموں سے چور چور ہو جاؤ تب مایوسی اور کمزوری میں نہ ڈوب جاؤ...... بلکہ ایمان اور جہاد پر لگے رہو، ڈٹے رہو......

غزوہ احزاب نے ہمیں سکھایا کہ......اگر ساری کفریہ طاقتیں......اور منافقین متحد ہو کر تم پر اندر اور باہر سے حملہ آور ہو جائیں تو......خوف، بزدلی اور پستی میں نہ گرو...... بلکہ ایمان اور جہاد پر لگے رہو، ڈٹے رہو...... غزوہ حدیبیہ نے ہمیں سکھایا کہ......جب تمہارے منصوبے اُلٹ جائیں اور حالات تمہاری سمجھ سے بالاتر ہو جائیں تو...... شک، تردد اور بے یقینی میں نہ لڑھک جاؤ...... بلکہ ایمان اور جہاد پر لگے رہو، ڈٹے رہو......اور غزوہ تبوک نے ہمیں سکھایا کہ......سفر جتنا لمبا ہو، منزل جتنی دور ہو، نقصانات جتنے زیادہ ہوں تو...... تھکاوٹ، اُکتاہٹ اور بے چینی میں نہ پھنسو بلکہ......ایمان اور جہاد پر لگے رہو، ڈٹے رہو......

یا اللہ! ہم سب کو ایمان اور جہاد پر استقامت عطا فرما

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ

ہم تھکے نہیں

افغانستان کا جہاد......اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہے...... یہ جہاد جب سے شروع ہوا یہ آگے ہی بڑھ رہا ہے......افغان مسلمانوں نے پہلے "برطانیہ" کو شکست دی یوں وہ "غلامی" سے محفوظ رہے......"غلامی" بڑی خطرناک چیز ہے...... یہ انسانوں کے عقائد، اخلاق اور مزاج تک کو بدل دیتی ہے...... برصغیر پونے دو سو سال تک انگریز کی غلامی میں رہا...... آپ دیکھیں یہاں کیسے کیسے لوگ پیدا ہو گئے...... غلامی پر فخر کرنے والے...... غلامی کو کامیابی سمجھنے والے......اور مسلمان کہلوا کر بھی اسلام کے دشمن......افغان مسلمانوں کو "برطانیہ" غلام نہ بنا سکا...... اللہ تعالیٰ نے اس قوم سے بڑا کام لینا تھا...... اور بڑا کام وہی کرتے ہیں جو ذہنی غلامی سے آزاد ہوتے ہیں...... سوویت یونین نے افغانستان پر ڈورے ڈالے...... ایک طبقہ کمیونزم کا ذہنی غلام بن گیا...... دو پارٹیاں وجود میں آگئیں......ایک کا نام "خلق" تھا اور دوسری کا "پرچم"...... خلق اور پرچم سے تعلق رکھنے والے "افغان" ایمان، عزت اور غیرت سے محروم ہوتے چلے گئے...... یہ روس اور کریملن جاتے، وہاں تعلیم پاتے اور واپس آکر افغانستان میں گندگی پھیلاتے...... جب یہ دو پارٹیاں مضبوط ہو گئیں تو انہوں نے......افغانستان میں کھلم کھلا "کمیونزم" کا پرچار شروع کر دیا...... مگر افغان "آزاد" تھے......انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نام پر جہاد شروع کیا...... سوویت یونین اپنے حلیفوں کی مدد کے لئے افغانستان میں کود پڑا اور یوں......افغان جہاد کا پہلا بڑا مرحلہ شروع ہوا...... لمبی داستان ہے...... آج عرض یہ کرنا ہے کہ جب اس مرحلے کے جہاد نے طاقت پکڑی اور مجاہدین کو پاکستان کی صورت میں ایک چھاؤنی مل گئی تو......اس وقت افغان مجاہدین کی سات بڑی تنظیمیں بن گئیں...... ان سات تنظیموں میں "حزب اسلامی" زیادہ نمایاں تھی...... پھر حزب اسلامی بھی دو حصوں میں بٹ گئی...... ایک حصے کی قیادت گلبدین حکمت یار کے پاس تھی...... جبکہ دوسرے کی کمان مولوی محمد یونس خالص صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھی...... مولانا یونس خالص نہایت با اصول، دیانتدار، جری اور صاحب علم بزرگ تھے......زندگی کے آخری چالیس سال ایک گردے کے ساتھ گزارے مگر...... صحت اور مصروفیت قابل داد تھی...... اسی جہادی مرحلے کے دوران ایک بار لاہور تشریف لائے...... بندہ اُن کے ساتھ تھا...... اردو سمجھ لیتے تھے مگر بول نہیں سکتے تھے......ان کی عربی بہت عمدہ تھی...... چنانچہ وہ عربی میں بات کرتے اور بندہ اردو میں ان کی ترجمانی کرتا...... ایک اہم ملاقات کے دوران انہوں نے بڑی عجیب بات فرمائی...... کہنے لگے...... لوگ تاریخیں گن گن کر ہمیں تھکانے کی کوشش کرتے ہیں کہ...... جہاد کو دس سال ہو گئے، بیس سال ہو گئے...... حالانکہ ہم تھکنے والے لوگ نہیں ہیں...... ہم آج بھی اسی طرح پرعزم اور پرجوش ہیں جس طرح جہاد کے آغاز میں تھے...... بندہ اس وقت جہاد میں نیا نیا آیا تھا...... اس لئے مولانا خالص مرحوم کی یہ بات اچھی طرح نہ سمجھ سکا......بس سن لی، یاد کر لی اور آگے ترجمہ کر دیا...... مگر بعد میں معلوم ہوا کہ...... تھکاوٹ کیا چیز ہوتی ہے؟...... کیسے کیسے عزیمت کے ستون ......تھک ہار کر منہ کے بل جا گرے...... کیسے کیسے نامور پہاڑ تھک کر مٹی کا ڈھیر بن گئے...... اور کیسے کیسے اونچے نام تھکاوٹ کا شکار ہو کر "بدنام" ہو گئے......

> غزوہ احزاب نے ہمیں سکھایا کہ...... اگر ساری کفریہ طاقتیں ......اور منافقین متحد ہو کر تم پر اندر اور باہر سے حملہ آور ہو جائیں تو ......خوف، بزدلی اور پستی میں نہ گرو...... بلکہ ایمان اور جہاد پر لگے رہو، ڈٹے رہو......

> کلمہ طیبہ ہی سب سے بڑی نعمت......اور سب سے بنیادی اور ضروری نعمت ہے......کلمہ طیبہ کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہے......اور کلمہ طیبہ پر استقامت ہی ہر مسلمان کی سب سے بڑی فکر ہونی چاہیے......کلمہ طیبہ پر یہ استقامت......کلمہ طیبہ کے ذریعے مل سکتی ہے......

استاد سیاف...... پہلے جھٹکے ہی میں امریکہ کے اتحادی بن گئے...... پروفیسر ربانی کتنا جلدی لڑھک گئے...... پیر جی گیلانی کا تو اتا پتا ہی بدل گیا...... اور مجددی صاحب کتنے دور نکل گئے......اور اب سنا ہے کہ گلبدین نے بھی بڑھاپے میں اپنا پرچم گرا دیا ہے......

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے...... افغان قوم واقعی نہ تھکنے والی قوم ہے...... آج وہ افغان جہاد کا تیسرا مرحلہ لڑ رہی ہے......اس کے دشمن ایک ایک کر کے کمزور ہو رہے ہیں......

مگر مولوی جلال الدین حقانی کا خاندان......افغان جہاد کے پہلے مرحلے سے...... آج تیسرے مرحلے تک اپنے درجنوں جنازے اُٹھا کر بھی...... اطمینان سے میدان میں ڈٹا ہوا ہے...... اللہ تعالیٰ اہل کشمیر کو بھی جزائے خیر دے...... کشمیری اگرچہ افغانوں کی طرح ٹھنڈے اور دھیمے مزاج کے نہیں ہیں...... مگر انہیں بھی ماشاء اللہ پہاڑوں جیسی استقامت نصیب ہے...... اور فلسطینی تو ہزاروں سال سے...... اپنی استقامت کی ایک الگ تاریخ رکھتے ہیں...... اسی لئے اُن کا جہاد بھی جاری ہے...... جبکہ اسرائیل آگ اور پارلیمنٹ میں گونجنے والی اذان کے شعلوں میں جھلس رہا ہے ...... ہاں بے شک میدان چھوڑ کر بھاگنے والے بھی بالآخر مر جاتے ہیں...... اور اہل استقامت بھی بالآخر مر جاتے ہیں...... مگر دونوں کی موت میں کتنا فرق ہے...... کتنا عظیم فرق...... اے مسلمانو! کبھی اس فرق کو قرآن پاک میں جھانک کر دیکھو...... پھر رات کی تنہائیوں میں ......آنسو بہا بہا کر...... اللہ تعالیٰ سے ایمان اور جہاد پر استقامت مانگو گے......

استقامت کا بڑا نسخہ

قرآن مجید نے صاف سنا دیا ہے کہ...... جو راستہ بدل کر بھاگ جائے گا...... وہ صرف اپنا ہی نقصان کرے گا...... پچھلے اعمال غارت، ماضی کی ساری محنت تباہ اور انجام بھی خراب...... معلوم ہوا کہ...... دین پر استقامت...... ہماری اپنی ضرورت ہے...... یہ استقامت کیسے ملے گی؟...... قرآن مجید نے استقامت کے مضبوط اور مؤثر نسخے ارشاد فرما دیئے ہیں...... اور ساتھ ساتھ اہل استقامت کے عجیب عجیب واقعات بھی سنا دیئے ہیں...... آپ قرآن مجید میں صرف حضرت سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا کا قصہ پڑھ لیں...... فرعون کی بیوی...... ناز و نعمت میں پلی بڑھی ایک عورت...... اس کے پاس نہ حسن و جمال کی کوئی کمی تھی...... اور نہ مال و دولت کی...... زمانے کے ایک بڑے بادشاہ اور حکمران کی ...... لاڈلی بیوی...... اتنے زیادہ اختیارات کی مالک کہ...... آج کی کوئی عورت ان اختیارات کا خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتی...... اس کے خاوند نے خدائی کا جھوٹا دعویٰ کر رکھا تھا...... اور وہ اس جعلی خدائی کی ملکہ تھی...... مگر وہ اس ماحول میں بھی...... ایمان لے آئیں...... تب آزمائشوں کا دور شروع ہوا...... یہ آزمائشیں...... پنجاب حکومت کے فورتھ شیڈول سے بہت زیادہ سخت تھیں...... یہ آزمائشیں آج کل کی جیلوں اور عقوبت خانوں سے زیادہ بھیانک تھیں...... یہ آزمائشیں اُن بہانوں سے بہت زیادہ شدید تھیں جو آج کل...... شیطان ہمیں سمجھا کر جہاد سے بھگاتا ہے...... ہماری آج کل کی مسلمان خواتین تو...... صرف خاندان والوں کی باتوں سے بچنے کے لئے معلوم نہیں کتنے گناہ، کتنی رسومات اور کتنی بدعات کر گذرتی ہیں...... مگر وہ جنت کی ملکہ سیدہ آسیہ اس وقت بھی ڈٹی رہی...... جب خاندان والے اس کے جسم میں کیلیں گاڑ رہے تھے اور بڑے بڑے ہتھوڑوں کی ضربوں سے...... یہ کیلیں اس کے ہاتھوں اور قدموں میں اُتار رہے تھے...... ایک ظالم قصائی تیز چھری لے کر...... اس کے سامنے کھڑا تھا......اور پھر وہ ان کے جسم کی کھال اُتارنے لگا...... یہ سب کچھ کہنا آسان ہے...... مگر حقیقت میں بے حد مشکل...... مگر استقامت تو استقامت ہوتی ہے...... یہ نصیب ہو جائے تو انسان...... آسمان و زمین سے زیادہ طاقتور اور مضبوط ہو جاتا ہے...... ہمارے آج کے مسلمانوں کو...... حضرت سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا کے حالات پر غیرت کھانی چاہیے کہ...... ہم کتنی چھوٹی چھوٹی آزمائشوں پر...... ایمان سے بھاگ جاتے ہیں، جہاد سے بھاگ جاتے ہیں...... اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے "استقامت" کی دولت عطاء فرمائے...... "کلمہ طیبہ" استقامت کا سب سے بڑا نسخہ ہے...... یہ عجیب نکتہ ہے کہ...... کلمے پر استقامت، کلمے کے ذریعے نصیب ہوتی ہے...... کلمہ طیبہ...... قول ثابت ہے...... یہ دلوں کو مضبوط کرنے اور قدموں کو جمانے والا وظیفہ ہے...... یہ کلمہ انسان کے دل کو......عرش سے جوڑتا ہے...... اور عرش کے فیض کو دل تک پہنچاتا ہے...... الحمد للہ جماعت میں...... جب سے "کلمہ طیبہ" کی دعوت اور مہم ایک خاص انداز سے جاری ہوئی ہے...... ترقی اور استقامت کے عجیب عجیب حالات سامنے آ رہے ہیں......الحمد للہ لاکھوں مسلمان اس دعوت کی برکت سے...... کلمہ طیبہ کا کثرت سے ورد کرنے والے بن گئے ہیں...... وہ ایک دوسرے کو کلمہ طیبہ سناتے اور سمجھاتے ہیں......اور کلمہ طیبہ کی برکت سے...... دین کے ہر کام میں ترقی اور استقامت پاتے ہیں...... کلمہ طیبہ ہی سب سے بڑی نعمت......اور سب سے بنیادی اور ضروری نعمت ہے...... کلمہ طیبہ کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہے......اور کلمہ طیبہ پر استقامت ہی ہر مسلمان کی سب سے بڑی فکر ہونی چاہیے...... کلمہ طیبہ پر یہ استقامت...... کلمہ طیبہ کے ذریعے مل سکتی ہے......اس کلمہ کو یقین سے پڑھیں......اس کو سمجھیں، اس میں غور کریں، اس کا کثرت سے ورد کریں......اس کلمہ کو محسوس کریں......اس کی قوت اور نور کو محسوس کریں......اس کلمہ کی دعوت دیں، اس کلمہ کو مشرق و مغرب تک پہنچائیں...... اس کلمہ کی بلندی کے لئے قتال کریں......اس کلمہ کے تقاضوں کو پورا کریں......اور اس کلمہ سے ہمیشہ کی پکی یاری لگائیں......

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

اظہار تعزیت

بھائی ابو ہریرہ (منتظم شمالی پنجاب) کے والد محترم، بھائی جاوید (شعبہ خدمات) کے والد محترم اور بھائی سخاوت شاہ (کراچی) کی بھانجی کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب
امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
و ادارہ القلم

کلمۂ حق
مولانا محمد منصور احمد

l.maqsood313@yahoo.com

شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار

باب الاسلام "سندھ" اپنی ایک شاندار اسلامی تاریخ رکھتا ہے اور اس دھرتی سے بہت عظیم شخصیات نے جنم لیا ہے۔ جس زمانے میں باقی دنیا 'جہالت کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی، اُس دور میں بھی سندھ کی سرزمین اسلامی علوم وفنون کا مرکز رہی ہے اور پورے ہندوستان ہی نہیں' عرب اور افریقہ تک سے لوگ یہاں اپنی علمی پیاس بجھانے آتے تھے۔

افسوس کہ شیخ محمد ہاشم سندھیؒ، شیخ محمد عابد سندھیؒ اور مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی پہچان رکھنے والے صوبے کی اسمبلی نے وہ شرمناک اور غیر اسلامی بل منظور کیا ہے' جسے قانون بنانے کی ہمت آج تک کسی لادین ریاست نے بھی نہیں کی۔

کون نہیں جانتا کہ صوبہ سندھ کئی دہائیوں سے ایک خاص سیاسی پارٹی کے زیر اثر ہی نہیں بلکہ اُس کی موروثی جائیداد بنا ہوا ہے۔ کپڑا، روٹی اور مکان کا نعرہ لگا کر' صحرائے تھر کے غریبوں کی لاشوں پر پاؤں رکھ کر مسندِ اقتدار تک پہنچنے والوں نے صرف صوبہ سندھ ہی کو نہیں، موقع ملنے پر پورے پاکستان کو جس بے دردی سے لوٹا ہے' وہ تاریخ کا ایک عبرت ناک باب ہے۔

سیاست کے الجھاؤ، سلجھاؤ میں پڑنا ہمارے بس کی بات نہیں لیکن یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ جب ہمارے ملک میں کوئی سیاسی لیڈر یا سیاسی پارٹی کے لوگ عوام کی خدمت اور رفاہ عامہ کے میدان میں چاروں شانے چت ہو جاتے ہیں اور ان لوگوں کو اپنی ناکامی کھلی آنکھوں نظر آنے لگتی ہے تو وہ اپنے بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے انتہائی بھونڈی حرکتیں شروع کر دیتے ہیں۔

کبھی ہولی اور دیوالی کے نام پر بتوں کو پوجنے کی ہندووانہ رسموں میں شرکت، کبھی دینی مدارس کے خلاف قانون سازی، کبھی دہشت گردی کے خاتمے کو بہانہ بنا کر پرامن لوگوں کو مختلف حیلوں بہانوں سے ستانا اور کبھی اسمبلی میں اپنے ہی مذہب' تہذیب اور اخلاق و اقدار کے خلاف بل منظور کروانا۔ یہ سب ان کی وہ "ادائیں" ہیں' جن کے ذریعے یہ اپنے آپ کو دشمنانِ اسلام کی نظر میں قابل قبول بناتے ہیں۔

سندھ اسمبلی کے پاس کردہ بل میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ اٹھارہ سال سے کم عمر لڑکا یا لڑکی قبول اسلام کا اعلان نہیں کر سکتے اور اٹھارہ سال کے بعد بھی اگر وہ اسلام قبول کرنا چاہتا ہے تو مزید ایکس دن اُسے انتظار کرنا ہوگا۔ یہ انتظار کیا صرف اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس مدت کے دوران اُس کے غیر مسلم رشتے دار اُسے ظلم وستم کا نشانہ بنا کر اسلام سے منحرف کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس طرح کیا یہ بل اسلامی قوانین کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کے بھی خلاف نہیں ہے۔

یہ بات ہر شخص اچھی طرح جانتا ہے کہ جب بھی کوئی لڑکا یا لڑکی اسلام قبول کرنے کا اعلان کرتے ہیں تو اُنہیں اپنے رشتے داروں کی طرف سے بے پناہ تشدد اور اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اُنہیں نفسیاتی اور جسمانی طور پر ایسے خوفناک سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس کا تصور بھی ہم خاندانی مسلمانوں کیلئے بہت مشکل ہے۔ بچپن میں محترم جناب پروفیسر غازی احمد صاحبؒ کی کتاب "من الظلمات الی النور" پڑھی تھی' جس میں انہوں نے تفصیل سے اپنے حالات تحریر فرمائے ہیں اور وہ چشم کشا واقعات بھی لکھے ہیں' جن سے پتہ چلتا ہے کہ نومسلم بچوں کو قبول اسلام کی کتنی بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح پچیس' تیس سال پہلے ایک اور کتاب بھی مشہور ہوئی تھی' جس کا نام تھا "انیل کمار سے مجاہد اسلام تک" اُس میں بھی کچھ اسی طرح کے حالات تحریر تھے۔ پھر بھارت میں ایک معصوم بچی "حرا" کی کہانی' جسے حلقۂ بگوشِ اسلام ہونے کے جرم میں اُس کے باپ اور چچا نے خود اپنے ہاتھوں سے قبر میں زندہ دفن کر دیا تھا' وہ بھی بہت مشہور ہوئی تھی۔

اس سب جبر وتشدد کے باوجود دورِ رسالت سے لے کر آج تک کی سب سے بڑی اور واضح حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی شمع جب کسی دل میں روشن ہوئی تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اُسے نہیں بجھا سکی اور اس میں عمر یا سال کا کوئی فرق نہیں ہے۔ معصوم بچوں نے اسلام قبول کرنے کی پاداش میں بھوک اور پیاس برداشت کی، سخت کوڑے اپنی نازک جلد پر سہے ۔ یہ بچے گھروں سے نکالے گئے، عیش وعشرت سے محروم کیے گئے اور زندگی ان پر تنگ کر دی گئی لیکن یہ وہ نشہ ہے ہی نہیں جو صعوبتوں اور تکلیفوں سے اتر جائے۔

یہ سیدنا حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسلام لانے سے پہلے بڑے ناز و نعم کے پلے ہوئے اور مال دار لڑکوں میں سے تھے۔ ان کے والدان کیلئے دو دو سو درہم کا کپڑوں کا جوڑا خرید کر پہناتے تھے۔ یہ نوعمر تھے اور بڑی آسائش میں پرورش پاتے تھے۔ اسلام کے شروع ہی زمانے میں گھر والوں سے چھپ کر مسلمان ہو گئے اور اسی حالت میں رہتے۔ کسی نے ان کے گھر والوں کو بتا دیا' انہوں نے ان کو باندھ کر قید کر دیا۔ کچھ دن اسی قید کی حالت میں گزارے اور جوں ہی موقع ملا تو یہ گھر سے بھاگ گئے اور جو مسلمان ملکِ حبشہ کی طرف ہجرت کر کے جا رہے تھے، اُن کے ساتھ شامل ہو گئے۔

وہاں سے واپس آکر مدینہ منورہ ہجرت کی اور اپنی پرانی زندگی کے برعکس زہد و فقر کی زندگی گزارنے لگے۔ ایسی تنگی کے حالات تھے کہ ایک مرتبہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' یہ سامنے سے گزرے تو ان کے جسم پر صرف ایک چادر تھی جو کئی جگہ سے پھٹی ہوئی تھی اور ایک جگہ تو کپڑے کے بجائے چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس حالت اور پہلی حالت کا تذکرہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں مبارک سے آنسو جاری ہو گئے۔

اسلام پر پختگی اور استقامت ایسی تھی کہ غزوۂ اُحد میں مہاجرین کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔ جب مسلمان نہایت پریشانی کی حالت میں اِدھر اُدھر بکھر رہے تھے تو یہ جم کر کھڑے ہوئے تھے۔ ایک کافر نے قریب سے ان پر حملہ کیا اور تلوار سے ایسا بھرپور وار کیا کہ ان کا ہاتھ کاٹ دیا تاکہ مسلمانوں کا جھنڈا گر جائے اور مسلمانوں کو گویا کھلی شکست ہو جائے ۔ انہوں نے جھنڈا فوراً دوسرے ہاتھ میں لے لیا' اس کافر نے وہ ہاتھ بھی کاٹ دیا۔ انہوں نے دونوں کٹے ہوئے بازوؤں کو جوڑ کر جھنڈے کو سینے سے چمٹا لیا تاکہ نیچے نہ گرنے پائے۔ اس کافر نے تیر مارا جس سے یہ شہید ہو گئے' مگر جب تک زندگی رہی جھنڈے کو گرنے نہیں دیا۔

جنگ کے بعد جب ان کو دفن کرنے لگے تو صرف ایک چادر ان کے پاس تھی، جو پورے بدن پر نہیں آتی تھی، اگر سر کی طرف سے ڈھانپا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں کو ڈھانپتے تو سر کھل جاتا۔ تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چادر کو سر کی طرف کر دیا جائے اور پاؤں پر اِذخر گھاس کے پتے ڈال دیئے جائیں۔

یہ تو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی دین اسلام پر پختگی کی ایک جھلک ہے۔ آپ نے سیدنا معاذ بن عمرو بن جموحؓ اور سیدنا معوذ بن عفراءؓ کا نام تو سن رکھا ہوگا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ مشہور اور بڑے صحابہؓ میں ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں بدر کی لڑائی میں میدان میں لڑنے والوں کی صف میں کھڑا تھا۔ میں نے دیکھا کہ میرے دائیں اور بائیں جانب انصار کے دو کم عمر لڑکے ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ میں اگر قوی اور مضبوط لوگوں کے درمیان ہوتا تو اچھا تھا کہ ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ۔ میرے دونوں جانب بچے ہیں یہ کیا مدد کر سکیں گے ۔ اتنے میں ان دونوں لڑکوں میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا چچا جان! تم ابو جہل کو بھی پہچانتے ہو۔ میں نے کہا ہاں پہچانتا ہوں۔ تمہاری کیا غرض ہے۔ اس نے کہا مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گالیاں بکتا ہے۔ اُس پاک ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ لوں تو اس وقت تک اُس سے جدا نہ ہوں گا کہ وہ مر جائے یا میں مر جاؤں۔ مجھے اس کے اس سوال اور جواب پر تعجب ہوا۔

اتنے میں دوسرے نے یہی سوال کیا اور جو پہلے نے کہا تھا وہی اس نے بھی کہا۔ اتفاقاً میدان میں ابو جہل دوڑتا ہوا مجھے نظر پڑ گیا۔ میں نے ان دونوں سے کہا کہ تمہارا مطلوب جس کے بارے میں تم مجھ سے سوال کر رہے تھے وہ جا رہا ہے۔ دونوں یہ سن کر تلواریں ہاتھ میں لئے ہوئے ایک دم بھاگ چلے گئے اور جا کر اُس پر تلوار چلانی شروع کر دی یہاں تک کہ اس کو گرا دیا

لگتا یوں ہے کہ وقت کا ابو جہل' اس دور کے معاذ ومعوذ سے خوفزدہ ہے اور اب فضا ایسی بنائی جا رہی ہے کہ مسلم معاشروں میں ایسے کردار پیدا ہی نہ ہو سکیں ۔ پہلے تو کم عمر لڑکوں اور لڑکیوں کے اسلام قبول کرنے پر پابندی' پھر جو پیدائشی مسلمان ہیں ان کو گمراہ کرنے کیلئے سکول وکالج میں باقاعدہ موسیقی کی تعلیم اور گانے بجانے کی تربیت۔ تاکہ "اسلامی جمہوریہ پاکستان" کی درسگاہوں سے بجائے ملک وملت کے محافظین تیار ہونے کے' ایک ایسی نسل جنم لے جس کی شکل دیکھ کر یہ بھی پتہ نہ چل سکے کہ یہ "باجی" ہیں یا "باجا"۔

وہ مسلمان جو واقعی اسلام پر یقین رکھتے ہیں اور ایک اسلامی ملک میں مسلمان بن کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں' انہیں بھی چاہیے کہ وہ ہر قسم کے تعلقات کو بالائے طاق رکھ کر ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ایسے مسائل پر سوچیں ۔ ہم سب سے پہلے مسلمان ہیں' پھر کسی سیاسی جماعت کے کارکن یا ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ جو لوگ ہم سے ہمارا مذہب' ہماری تہذیب' ہمارے اخلاق اور ہماری نسل تک چھین لینا چاہتے ہیں' بھلا وہ ہمارے لیڈر کیسے ہو سکتے ہیں۔

یہ لوگ جو خود تو کسی کو مسلمان کیا بناتے، جو اپنی رضا و رغبت سے اسلام قبول کرنا چاہتا ہے' اس کی راہ بھی رکاوٹیں کھڑی کر رہے ہیں' یہ محض دشمنان اسلام کیلئے "شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار" کا کردار ادا کر رہے ہیں اور ان کی ایسی تمام مذموم کاوشوں سے کوئی مسلمان ہونے سے نہیں رکے گا' البتہ یہ غیر ممالک میں اپنے ٹھکانے پکے کر لیں گے' جہاں یہ پاکستان سے لوٹ مار کر باسانی بقیہ زندگی گزار سکیں۔

ایسے لوگوں کے ہاتھوں استعمال ہونا' ان کے حق میں نعرے لگانا اور قصیدے پڑھنا اور ان کو ان کے مشن میں کامیاب کروانا' مسلمانانِ پاکستان کیلئے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔

اللہ کریم ملک وقوم کو ہر شریر کے شر سے بچائے اور اسلام کے ساتھ ہم سب کو سچی وابستگی نصیب فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆

صفحہ ہدایت

مناجات صابری

شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنت کے اذکار

مجلس میں پڑھنے کی دعاء

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ (ترمذی)

مجلس کے گناہ دور کرنے کی دعاء

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ (سنن اربعہ)

الفقہ

اس مستقل سلسلے میں "الفقہ" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون چند اہم عصری مسائل از افادات مفتی زین الاسلام قاسمی...... سے ماخوذ ہیں

۴) نماز تو تواضع و انکساری سے عبارت ہے اور بلا ضرورت کرسی پر بیٹھ کر ادا کرنے کے مقابلے میں زمین پر ادا کرنے میں یہ انکساری بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔

۵) نماز میں زمین سے قرب ایک مطلوب شے ہے، جو کرسیوں پر ادا کرنے میں مفقود ہے۔

البتہ اگر زمین پر کسی بھی ہیئت میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا دشوار ہو جائے تو پھر کرسیوں پر ضرورت کی وجہ سے نماز ادا کی جا سکتی ہے، لیکن زمین پر بیٹھ کر رکوع و سجدہ کی قدرت ہونے کی صورت میں کرسی پر اشارے سے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ بہر حال جس صورت میں ضرورتاً کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی اجازت دی گئی ہے، اس میں بھی مصلی کو چاہیے کہ سجدے کے وقت اشارہ پر اکتفا کرے، جہاں تک کرسی کے کسی حصے (مثلاً اس پر لگی تختی) پر سجدہ کرنے کی بات ہے تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ بحالت معذوری کسی اونچی چیز پر سجدہ کرنے کے سلسلے میں روایات مختلف آئی ہیں، چنانچہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک صحابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، وہ صحابی معذوری کی وجہ سے نماز میں ایک تکیہ پر سجدہ کرتے تھے، آپ ﷺ نے ان کو اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا: "اگر زمین پر سجدہ کرنا تمہارے بس میں نہ ہو تو اشارے سے نماز ادا کرو اور سجدہ میں رکوع کے مقابلے میں زیادہ جھکو۔ (رواہ البزار، ورجالہ رجال الصحیح، اعلاء السنن: ۷/۱۸۷)

دوسری روایت ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جب بیمار ہوئیں تو ان کے سامنے تکیہ رکھا گیا تھا اس پر وہ سجدہ کرتی تھیں، آپ ﷺ نے دیکھا تو اس پر نکیر نہیں فرمائی اور حضور ﷺ کا کسی عمل کو دیکھ کر سکوت اختیار کرنا اس کے اذن کی دلیل ہے۔

علامہ شامیؒ نے دونوں روایتوں میں تطبیق دی ہے کہ کراہت اس صورت میں ہے جب آدمی دوران نماز کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کرے، اگر زمین میں پہلے سے کوئی چیز نصب کر دی گئی ہو جس پر مصلی سجدہ کرے تو یہ بلا کراہت جائز ہے۔

فقول: ھذا محمول علی ما اذا کان یحمل الی وجھہ شیئا یسجد علیہ بخلاف ما اذا کان موضوعا علی الارض وقال بعد اسطر: فان مفاد ھذہ المقابلۃ والاستدلال عدم الکراھۃ فی الموضوع علی الارض المرتفع (الدر مع الرد: ۲/۵۶۸)

علامہ شلبیؒ نے بھی کراہت کو شکل اول پر محمول کیا ہے (حاشیہ الشلبی علی التبیین: ۱/۲۰۰، پاکستان)، فتاویٰ عالمگیری میں بھی یہی تطبیق منقول ہے۔ (الفتاویٰ الہندیہ: ۱/۱۳۲)

مذکورہ بالا عبارات کا حاصل یہی ہے کہ کسی نصب شدہ اونچی چیز پر سجدہ کرنا یا بغیر پکڑ رکھے ہوئے سجدہ کے لیے صرف اشارہ کرنا دونوں جائز ہیں، مگر اونچی رکھی ہوئی چیز جیسے تختی والی کرسی پر سجدہ حقیقی سجدہ نہیں ہوگا بلکہ وہ بھی اشارہ ہی ہوگا، لہٰذا مذکورہ کرسی پر بیٹھ کر اگر کوئی شخص نماز پڑھے گا اور تختی پر سجدہ کرے گا تو اس کے پیچھے رکوع و سجدہ کرنے والوں کی نماز نہیں ہوگی، علامہ شامی لکھتے ہیں: "ان کان الموضوع مما یصح السجود علیہ کحجر مثلاً ولم یزد ارتفاعہ علی قدر لبنۃ او لبنتین فھو سجود حقیقی، فیکون راکعاً وساجداً..... وان لم یکن الموضوع کذلک یکون مومیا فلا یصح اقتداء القائم بہ" (الدر مع الرد: ۲/۵۶۹)

لیکن نبی کریم ﷺ اور دیگر صحابہ کرام کے منع کرنے کی وجہ سے اس کا (یعنی موضوع مرتفع پر سجدہ کرنے) غیر اولیٰ ہونا معلوم ہوتا ہے۔

حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ نے بھی اس کو غیر اولیٰ کہا ہے:

"سجدے کرنے کے لیے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھنا اور اس پر سجدہ کرنا بہتر نہیں، جب سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کر لیا جائے تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں" (بہشتی زیور: ۲/۵۰، بیمار کی نماز کا بیان) نیز ایک خرابی یہ بھی ہے کہ ان لوگوں کو جو عام کرسی پر نماز ادا کر رہے ہوں اپنی نماز میں کمی کا شبہ ہوگا کہ ہم نے کسی چیز پر سجدہ نہیں کیا۔

اخیر میں اختصار کے ساتھ جواب کا ماحصل ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

۱) اگر قیام پر قادر ہو، لیکن کسی بھی ہیئت پر زمین پر بیٹھ کر، رکوع و سجدہ کے ساتھ نماز ادا کر سکتا ہے تو اس کو زمین ہی پر بیٹھ کر رکوع و سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے، کرسی پر بیٹھ کر رکوع و سجدہ کے اشارے سے نماز ادا کرنا جائز نہیں، نماز نہیں ہوگی۔

۲) اگر قیام پر قدرت ہے، لیکن گھٹنے یا کمر میں شدید تکلیف کی وجہ سے سجدہ کرنا طاقت سے باہر ہو یا وہ شخص جو زمین پر بیٹھنے میں قادر ہے مگر رکوع و سجدہ پر قدرت نہیں رکھتا تو یہ شخص زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرے، کرسیوں کو استعمال کرنا کراہت سے خالی نہیں، البتہ اگر زمین پر کسی بھی ہیئت میں بیٹھنا دشوار ہو تب کرسی پر نماز ادا کی جا سکتی ہے، کرسی استعمال کرنے کی صورت میں بھی عام سادہ کرسی پر نماز ادا کی جائے، تختی والی کرسی پر نماز ادا کرنے سے احتراز کیا جائے۔

زمین یا کرسی پر نماز ادا کرنے کے سلسلہ میں تین باتیں قابل لحاظ ہیں:

۱) کرسی پر اشارہ کرنے کی صورت میں بعض لوگ رکوع میں ہاتھ کو ران پر رکھتے ہیں اور سجدہ کی حالت میں فضا میں معلق رکھ کر اشارہ سے سجدہ کرتے ہیں، ایسا کرنا ثابت نہیں، رکوع و سجدہ دونوں میں ہاتھ ران پر رکھنا چاہیے۔

۲) کرسی پر نماز ادا کرنے کی صورت میں چونکہ رکوع اور سجدہ ساقط ہے اس لیے قیام بھی اس سے ساقط ہے، پس کرسی کو آگے کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ پوری نماز کرسی پر بیٹھ کر ادا کریں اور کرسی کا پچھلا پایا مصلین کی صف کے برابر ہے۔

۳) معذوری کی حالت میں زمین پر بیٹھ کر رکوع و سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنے کی صورت میں رکوع میں سرین کا زمین سے اٹھنا ضروری نہیں، بلکہ پیشانی کا گھٹنے کے مقابل ہونا ضروری ہے، جیسا کہ امداد الاحکام میں ہے:

"بحالت جلوس رکوع کرتے ہوئے صرف اتنا ضروری ہے کہ پیشانی کو گھٹنے کے مقابل کر دیا جائے، اس سے زیادہ جھکنے کی ضرورت نہیں، نہ سرین اٹھانے کی ضرورت ہے" (امداد الاحکام: ۱/۶۰۹)

اب کرسیوں پر نماز ادا کرنے والے حضرات اپنے احوال پر غور فرمائیں کہ کیا واقعتاً وہ اس درجہ معذور ہیں کہ شرعاً ان کے لیے کرسی پر نماز ادا کرنا جائز ہے، اگر وہ اس درجہ میں معذور نہیں تو پھر کرسیوں پر نماز پڑھنے سے احتراز کریں، تاکہ ان کی نمازیں شریعت کے مطابق ہوں اور مساجد میں بے ضرورت کرسیوں کی کثرت نہ ہو اور وہ شادی ہال یا کوئی فنکشن ہال معلوم نہ ہو، بوقت ضرورت کرسی استعمال کرنے کی صورت میں تختی والی کرسی اختیار نہ کی جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

(جاری ہے)

☆...☆...☆

معارف سورۃ یوسف

حضرت مولانا بشیر احمد حسینی

صورت یوسف علیہ السلام اور سورت یوسف

اور بعض قراتوں میں یہ لفظ بکسر لام مخلِصین بھی آیا ہے اور مخلص کے معنی یہ ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت فرمانبرداری و اخلاص کے ساتھ کرے، اس میں کسی دنیاوی اور نفسانی غرض و شہرت و جاہ وغیرہ کا دخل نہ ہو۔ اس صورت میں مراد اس آیت کی یہ ہوگی کہ جو شخص بھی اپنے عمل اور عبادت میں مخلص ہو اللہ تعالیٰ گناہوں سے بچنے میں اس کی امداد فرماتے ہیں۔

اس آیت میں حق تعالیٰ نے دو لفظ سوء اور فحشاء کے استعمال فرمائے ہیں، سوء کے لفظی معنی برائی کے ہیں اور مراد اس سے صغیرہ گناہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کبیرہ اور صغیرہ دونوں قسم کے گناہوں سے محفوظ رکھا۔

اس سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف قرآن میں جس ھم یعنی خیال کو منسوب کیا ہے وہ محض غیر اختیاری وسوسے کے درجہ کا ھم تھا، جو نہ کبیرہ گناہ میں داخل ہے نہ صغیرہ میں بلکہ معاف ہے۔" (معارف القرآن جلد پنجم)

حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی مذکورہ بالا آیت مبارکہ کا ترجمہ اور تفسیر قصص القرآن جلد اول ص ۲۹۱ تا ۲۹۳ پر تحریر فرماتے ہیں:

"البتہ اس عورت نے یوسف سے ارادہ کیا اور وہ بھی ارادہ کرتے اگر اپنے پروردگار کے برہان کو نہ دیکھ لیتے، اسی طرح ہوا تاکہ ہٹا دیں ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو، بے شک وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ہے۔

مفسرین نے آیت و لقد ھمت بہ و ھم بھا کی مختلف تفسیریں کی ہے لیکن ہم نے جو معنی بیان کئے ہیں وہی زیادہ موزوں اور مناسب مقام ہیں، قرآن عزیز نے اول سے آخر تک اس واقعہ میں عزیز مصر کی بیوی کی شناعت کار اور حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت و جلالت قدر کا تذکرہ فرمایا ہے، اس لئے یوسف علیہ السلام کے "معاذ اللہ" "انہ ربی احسن مثوای انہ لا یفلح الظلمون" فرمانے کے بعد یہی معنی برمحل ہو سکتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کی زبان سے برہان رب کو سن لینے کے بعد بھی جب عورت اپنی ہٹ سے باز نہ آئی اور اپنے ارادہ پر مصر رہی تو یوسف علیہ السلام نے اس کے ارادہ کو قطعاً رد کر دیا اور برہان رب کے سامنے اس کے "ھم" کی مطلق پرواہ نہ کی اور نتیجہ یہ نکلا کہ یوسف علیہ السلام اس سے بچنے کے لئے دروازہ کی طرف بھاگے اور عزیز مصر کی بیوی نے اس کا پیچھا کیا۔

بعض مفسرین نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ عربی گرامر کا تقاضا ہے کہ "لولا" کلام کے شروع میں استعمال ہو اس لئے کہ وسط کلام میں اس کا استعمال نحوی قاعدہ کے خلاف ہے مگر اس تفسیر کے مطابق "لولا" وسط کلام میں استعمال ہوگا اور تعبیر یہ ہوگی:

"وھم بھا لولا ان را برھان ربہ" "اور یوسف علیہ السلام بھی گناہ کا قصد کر لیتا اگر اپنے رب کے برہان کو نہ دیکھ لیتا۔"

مگر یہ اعتراض اس لئے درست نہیں کہ اس مقام پر بھی "لولا" کا استعمال شروع کلام ہی میں ہوا ہے اور نحوی قاعدہ کے مطابق دال علی الجواب مقدم ہے اور "لولا" کا جواب جو بعد میں مذکور ہوتا اس دال علی الجواب کی وجہ سے مقدر و محذوف ہے اور یہ اس لئے صحیح ہے کہ فصاحت و بلاغت کا تقاضا ہے کہ ایک جانب مناسبت کلام کو قائم رکھا جائے یعنی دونوں کے ارادہ و عدم ارادہ کا ایک ہی جگہ ذکر ہو اور دوسری جانب نحوی قاعدہ کے پیش نظر "لولا" کا جواب اس کے بعد میں آئے اور یہ دونوں باتیں جب ہی ہو سکتی ہیں کہ "ھم بھا" کو دال علی الجواب بنا کر "ھمت بہ" کے ساتھ ذکر کیا جائے اور "لولا" کا جواب "وھم بھا" کو مقدر تسلیم کیا جائے۔

لہٰذا مسطورہ بالا تفسیری نکتہ شبہ سے بالاتر حقیقت حال کو واضح اور ظاہر کرتی ہے، کلام مجید میں اس کی نظیر موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے تذکرہ سے متعلق یہ آیت ہے:

"ان کادت لتبدی بہ لولا ان ربطنا علی قلبھا" "قریب تھا کہ وہ (والدہ موسیٰ علیہ السلام) اس کو ظاہر کر دے اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ بنا دیتے۔"

یعنی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل کو مضبوط کر دیا تو موسیٰ علیہ السلام کے راز کو ظاہر نہ کر سکیں اور اگر ہم ایسا نہ کرتے تو وہ ظاہر کر دیتیں۔

دیکھئے یہاں بھی "لولا" سے دال علی الجواب مقدم ہے اور "لولا" کا جواب "لتبدی بہ" مقدر و محذوف ہے اسی طرح اس مقام پر یہ معنی ہیں کہ اگر یوسف علیہ السلام کو برہان رب حاصل نہ ہوتا تو وہ بھی ارادہ کر لیتے لیکن انہوں نے ارادہ نہیں کیا کیونکہ وہ برہان رب دیکھ چکے تھے۔

اس جگہ یہ بھی ایک سوال ہے کہ وہ برہان رب کیا تھا جس کا قرآن عزیز یہاں ذکر کر رہا ہے، سو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن عزیز نے اپنی بلیغات اور معجزانہ خطابت میں خود ہی اس کو اس طرح ادا کر دیا ہے کہ سوال کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی، دروازے بند ہو جانے پر عزیز کی بیوی کو حضرت یوسف علیہ السلام نے جو جواب دیا ایسے مقام کے لحاظ سے اس سے بہتر جواب کیا ہو سکتا تھا، سو یہی وہ "برہان رب" تھا جو یوسف علیہ السلام کو عطا ہوا اور جس نے عصمت یوسف کو بے داغ رکھا، یہی وجہ ہے کہ قرآن عزیز نے بڑے شد و مد سے اس کے بعد یہ بیان کیا "کذلک (یوں ہی ہوا) لنصرف عنہ السوء والفحشاء" "تاکہ ہٹا دیں ہم اس سے برائی اور بے حیائی" "انہ من عبادنا المخلصین" "(بے شک وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ہے) یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کا دامن اس قسم کے "ھم" سے اس لئے پاک رہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی عصمت و پاکی کا فیصلہ شروع ہی سے کر دیا تھا، پھر کیسے ممکن تھا کہ اس کی عصمت و حفاظت کے بعد اس کے خلاف کوئی شائبہ بھی ان میں پایا جاتا؟

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت نظر آنا اور ان کا اشارہ سے منع کرنا یا فرشتہ کا ظاہر ہو کر ان کو اس سے روکنا یا عزیز مصر کے گھر میں رکھے ہوئے صنم پر اس کی بیوی کا پردہ ڈالنا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا اس سے عبرت حاصل کرنا، یا اور اس قسم کے تمام اقوال کے مقابلہ میں "برہان رب" کی تفسیر وہی بہتر تفسیر ہے جو خود قرآن عزیز کی نظم و ترتیب سے ثابت ہے یعنی (۱) ایمان باللہ کا حقیقی تصور (۲) اور مربی مجازی کے احسان کی احسان شناسی اور وصف امانت، عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کے متعلق اپنی بیوی سے کہا تھا "اکرمی مثواہ" "(اس یوسف علیہ السلام کو عزت سے رکھنا) یوسف علیہ السلام نے اسی کو پیش نظر رکھ کر فرمایا "احسن مثوای" "(اس عزیز مصر نے مجھ کو عزت دی) تب یہ کس طرح ممکن ہے کہ میں خیانت کر کے اس کو بے عزت کروں"

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ جواہر القرآن جلد دوم میں تحریر فرماتے ہیں: "برہان کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زلیخا نے کونے میں رکھے ہوئے ایک بت پر پردہ ڈالا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کا سبب پوچھا وہ بولی یہ میرا معبود ہے فعل بد کرتے ہوئے اس سے شرم آتی ہے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تو اس بے حس و بے شعور خدا سے شرماتی ہے تو میں اپنے علیم و خبیر خدا سے نہ شرماؤں اس لئے انہوں نے برے کام کا ارادہ بھی نہ فرمایا۔"

☆...☆...☆

کلام ہادئ عالم ﷺ

السنّہ

بالآخر وہ پریشان حال چلتے چلتے ایک آدمی کے پاس سے گزرے گا، وہ کہے گا: کیا قصہ ہے کہ بہت پریشان نظر آتے ہو؟ وہ اپنا ماجرا بتائے گا کہ جنت میں جانے کے لئے ایک نیکی کی ضرورت ہے، وہ کہے گا: بھائی! ہمارے نامہ اعمال میں تو ہے ہی ایک نیکی، باقی سب بدیاں ہی بدیاں ہیں، جب تمہیں ایک نیکی نہ ہونے کی وجہ سے جنت میں جانے کی اجازت نہیں مل رہی تو ہمارے لئے تو ظاہر ہے کہ جہنم واجب ہے! ان بدیوں کے مقابلے میں ظاہر ہے کہ اتنی ساری نیکیاں کہاں سے لائیں گے؟ چلو بھائی! ایک نیکی تم لے جاؤ! تمہارا تو کام بن جائے، ہمارے لئے تو پہلے بھی دوزخ میں جانا تھا اب بھی دوزخ میں جانا ہے، اس سے زیادہ اور کیا ہوگا؟ ایک نیکی دے کر بھی ہمارا کیا نقصان ہوگا؟ لے جاؤ یہ نیکی تم اپنا کام چلاؤ! اللہ تعالیٰ کو تو سب کچھ معلوم ہی ہے، وہ نیکی لے کر جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کس نے دی ہے؟ تمہارے ابا نے؟ کہے گا: نہیں! اماں نے؟ کہے گا: نہیں! بیوی نے؟ کہے گا: نہیں! اولاد نے؟ کہے گا: نہیں! آخر کس نے دی؟ کہے گا: ایک آدمی ملا تھا اس غریب کے پاس ایک ہی نیکی تھی، اس نے کہا: یہ نیکی تم لے جاؤ، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کو جنت میں پہلے بھیجو اور تم آگے ہوگے اور یہ اس کے پیچھے ہوگا۔

میت پر رونا اس کے عذاب کا سبب بن جاتا ہے

"حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مردے پر نوحہ کیا گیا اس پر عذاب ہوتا ہے نوحے کے سبب سے۔"

تشریح: یہ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور نوحہ کے متعلق ہے، میت پر نوحہ کرنا، یعنی چہرہ پیٹنا، بال نوچنا، گریبان پھاڑنا، اونچی آواز سے

معارف نبوی

بین کر کے رونا، جیسے عورتیں زور زور سے کہتی ہیں: فلانے تو ایسا تھا، تو ایسا تھا، اس کو بین اور نوحہ کہتے ہیں۔ اس حدیث میں ہے کہ جس مردے پر نوحہ کیا جائے تو اس نوحے کی وجہ سے اس کو عذاب ہوتا ہے۔ اس حدیث پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ دوسروں کے عمل سے میت کو کیوں عذاب ہوتا ہے؟ نوحہ تو پیچھے والوں کا عمل ہوتا ہے، اسی بنا پر حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: عمر اور اس کے بیٹے کو وہم ہوا ہے کہ وہ روایت نقل کرتے ہیں کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یہ حدیث نقل کرتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ جل شانہ تو ارشاد فرماتے ہیں: "ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ" (فاطر: ۱۸) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، یعنی ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں ڈالا جائے گا، روتے اور نوحہ کرتے ہیں گھر والے، تو میت کو کیوں پکڑا جائے گا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اصل میں حضور اقدس ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی: ایک شخص کا انتقال ہوگیا تھا (بے ایمان ہوگا) اس کے گھر والے رونے لگے تو اس پر فرمایا: یہ لوگ رو رہے ہیں اس پر اور اس کو عذاب ہو رہا ہے۔ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اس کو عذاب ہو رہا ہے، راوی نے انہوں یہ سمجھا کہ اس رونے کی وجہ سے اس کو عذاب ہو رہا ہے، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس حدیث پر یہ اشکال کرتی تھیں، لیکن صحیح حدیث ہے بخاری و مسلم میں، علماء نے اس کی متعدد توجیہیں کی ہیں، جن میں سے دو زیادہ واضح ہیں، ایک یہ کہ چونکہ زمانۂ جاہلیت میں اس نوحے پر فخر کیا کرتے تھے جتنا جس پر ماتم کیا گیا اور جتنا نوحہ کیا گیا وہ اتنا ہی بڑا آدمی سمجھا جاتا، اس لئے جاہلیت کے زمانے میں لوگ وصیت کر کے جاتے تھے فلانے کی اماں میرے اوپر نوحہ کرنا، تو یہ ہر ایک کے بارے میں نہیں بلکہ ان لوگوں کے بارے میں ہے جو نوحہ کا حکم کر کے گیا ہو یا ان کے نوحے پر خوش ہو یا یہ کہ اس کے زمانے میں اس کے سامنے نوحہ کیا جاتا تھا، لیکن وہ ان کو منع نہیں کرکے گیا، اس کو چاہیے تھا کہ منع کر کے جاتا، تو اس نے منع نہیں کیا، اس پر خوش ہوا بلکہ اس کا حکم دے کر گیا، لہٰذا اس کو جو عذاب ہوگا نوحہ کرنے والوں کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے اپنے عمل کی وجہ سے۔

دوسرا مطلب حدیث کا یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک آدمی بحیثیت مجرم کے پکڑا گیا ہے، حاکم کے پاس بیٹھا ہے، ایک آدمی آتا ہے اس کو پتا نہیں کہ یہ مجرم کی حیثیت سے پکڑا گیا ہے، وہ آکر اس کی تعریف کرتا ہے کہ یہ بہت اچھا آدمی ہے، حالانکہ حاکم نے اس کو جرم کرتے ہوئے پکڑا، تو تم بتلاؤ یہ مجرم اس تعریف سے خوش ہوگا یا شرمندہ ہوگا؟ حاکم نے اس کو جرم کرتے اور چوری کرتے ہوئے خود پکڑا اور وہ کہتا ہے اس نے کبھی کسی کے مال کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا، جھوٹی تعریف کرتا ہے تو مردہ تو پکڑا ہوا ہے اور اس کے سارے اعمال مالک کو معلوم ہیں، اس کی نظروں کے سامنے ہیں، جو جو کچھ اس نے کیا ہے اس کو معلوم ہے، وہ گرفتار ہے اور یہ پیچھے والے اس کی تعریف کر رہے ہیں، ہائے تو ایسا تھا، ہائے تو ویسا تھا! اس کو کتنی روحانی اذیت اور شرمندگی ہوتی ہوگی کہ میں پکڑا ہوا ہوں یہ میری تعریفیں کر رہے ہیں، یہ مجھ کو چھڑانے کی تدبیر کریں، تعریف کرنے کا کیا فائدہ ہوگا؟ یہ ہے وہ عذاب جس میں دوسرے والا نوحے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوتا ہے۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب میت والے اس کی تعریفیں کرتے ہوئے آسمان و زمین کے قلابے ملاتے ہیں تو فرشتہ اس کو چوکے مار کر کہتا ہے: "اھکذا کنت؟" (ترمذی، کنز العمال: ۴۲۴۳۳) کیا تو ایسا ہی تھا؟ ظاہر بات ہے کہ اس بات سے میت کو ایذا ہوتی ہوگی، اس وجہ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد بالکل بجا ہے کہ نوحہ کرنے کی وجہ سے میت کو تکلیف ہوتی ہے، عذاب ہوتا ہے، عورتوں کو منع کرنا چاہئے۔

اور ایک روایت میں آتا ہے: "النیاحۃ من امر الجاھلیۃ" (سنن ابن ماجہ) نوحہ کرنا جاہلیت کا دستور ہے، اسلام کا طریقہ نہیں۔

☆...☆...☆

قرآن کے سائے میں...

حضرت سلیمان علیہ السلام

ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی

قوم سبا کا مذہب آفتاب پرستی تھا اور وہ اس فلسفہ کی قائل تھی کہ کائنات میں خیر و شر کی قدرت و طاقت کواکب کے ہاتھ میں ہے اور چونکہ آفتاب ان میں سب سے بڑا اور کائنات پر اثر انداز ہے اس لئے وہی اس قابل ہے کہ اس کی پرستش کی جائے۔ اس لئے حضرت سلیمان علیہ السلام ملکہ کو یہ بتانا چاہتے تھے کہ کائنات کی ان چھوٹی اور بڑی تمام اشیاء پر صرف ایک "حقیقت" کا تسلط ہے اور وہ خدائے کائنات ہے اور آفتاب و ماہتاب، کواکب و سیارگان یہ سب اس کی مخلوق اور اس کی قدرت کے مظاہر ہیں۔ لہٰذا انسان کی سب سے بڑی گمراہی یہ ہے کہ وہ حقیقت کو چھوڑ کر مظاہر کی پرستش کرنے لگتا ہے کیونکہ وہ اس کے سامنے مشاہد اور محسوس ہیں، حالانکہ مظاہر صرف "حقیقت" کے وجود اور اس کی ہستی کے لئے دلیل ہیں نہ کہ بجائے خود "حقیقت"۔ اسی لئے تغیر و تبدل، وجود و فنا، طلوع و غروب، ناپائیدار و بے ثباتی مظاہر کے رگ و ریشہ میں سرایت کئے ہوئے ہے اور حقیقت (ذات واحد) ان تمام تغیرات سے پاک اور بالاتر ہے۔ یہ سوچ کر انہوں نے ملکہ کے شاہی تخت کو یمن سے اٹھا منگایا تاکہ اس کے نزدیک سے ایک مثال دے کر اس کو بتائیں اور اس پر یہ واضح اور ثابت کریں کہ دیکھ میرے اس دعوے کی دلیل خود تیرا یہ تخت شاہی ہے، غور کر کہ یہ تیری حکومت و سطوت کا مظہر ہے اور اسی لئے "تخت شاہی" کہلاتا ہے مگر جوں ہی تو اس سے غائب ہوئی یہ "مظہر" بے حقیقت ہو کر رہ گیا اور کل جو تیری سطوت کا مظہر تھا آج وہ میرے دربار کی زینت بنا ہوا ہے اور یہاں بھی تبدیل ہیئت و صورت کے ہاتھوں کھلونا بنی بے ثباتی اور ناپائیداری کا درس دے رہا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس ارادہ کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ جب انہوں نے ملکہ کا تخت اپنے دربار میں منگا لیا تو اس میں تغیر کا حکم دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: ننظر اتھتدی ام تکون من الذین لا یھتدون ہم یہ اس لئے کرنا چاہتے ہیں کہ دیکھیں کہ وہ اس واقعہ سے متاثر ہو کر ہدایت قبول کرتی ہے یا گمراہ ہی رہتی ہے۔ اس اعتبار سے یہاں "ہدایت" سے خاص اسلام کی ہدایت مراد ہے نہ کہ محض "راہ یاب" ہونا جو کہ ہر معاملہ کی حقیقت پر آگاہ ہو جانے کے لئے عام ہے۔

اس اسلوب بیان سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکۂ سبا پر یہ بھی ظاہر کر دیا کہ ان کا جلال و جبروت صرف شاہانہ اقتدار اور حاکمانہ سطوت کی وجہ سے ہی نہیں ہے بلکہ اس کی پشت پر خدائے تعالیٰ کی وہ طاقت کارفرما ہے جو شہنشاہوں کی قاہرانہ جبروت کی دسترس سے بھی بالاتر تعظیم و جاہ و جلال کے ساتھ "نشان الٰہی" کے نام سے وابستہ رہتی ہے اور ساتھ ہی تبلیغ و دعوت کے مسطورہ بالا طریقۂ خصوصی کے ذریعہ یہ بھی واضح کر دیا کہ سبا کی آفتاب پرستی حقیقت کو چھوڑ کر مظہر کی، باقی سے منہ موڑ کر فانی کی، قدیم سے روگرداں ہو کر حادث کی، مصور سے رخ بدل کر تصاویر کی اور خالق سے نگاہ پھیر کر مخلوق کی پرستش ہے اور یہ سخت گمراہی اور ضلالت کی راہ ہے اور صراط مستقیم یہ ہے کہ صرف "حقیقت" (خدائے واحد) ہی کو نفع و ضرر اور خیر و شر کا مالک سمجھا جائے اور فقط اس کی ہی عبادت کی جائے۔

لیکن قوم سبا چونکہ صدیوں سے غیر اللہ کی پرستش میں اعتقاد رکھتی تھی اس لئے ملکہ اس لطیف دلیل کے سمجھنے سے قاصر رہی اور اس کی عقل و خرد حقیقت کی معرفت تک نہ پہنچ سکی اور "تخت" کے اس پورے واقعہ سے اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ سلیمان علیہ السلام اس محیر العقول طریقہ سے اپنی بے مثال شان و شوکت کا مظاہرہ کر کے مجھ کو اپنی اطاعت و فرماں برداری کے لئے متاثر کر رہے ہیں، چنانچہ ملکہ نے یہی سوچ کر یہ جواب دیا: "آپ اگر یہ زبردست مظاہرہ نہ بھی کرتے تب بھی ہم کو پہلے سے آپ کے جلال و جبروت کا حال معلوم ہو چکا ہے اور ہم آپ کے تابع اور حکم بردار ہو چکے ہیں۔" اور ملکہ کے اس جواب کو نقل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے درمیان میں اس کی صدیوں کی گمراہی اور معاملہ کی اصل حقیقت کے متعلق قصور فہم کی وجہ بھی یہ بیان فرما دی کہ آفتاب پرستی کی مداومت نے اب بھی اس کو قبول اسلام سے باز رکھا اور وہ کافر ہی رہی۔

یہی وہ باتیں ہیں جو آیت ذیل میں بغیر کسی تاویل کے صاف اور واضح طور پر بیان کی گئی ہیں:

قالت کانہ ھو واوتینا العلم من قبلھا وکنا مسلمین وصدھا ما کانت تعبد من دون اللہ انھا کانت من قوم کفرین

اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے دوسرا مظاہرہ کیا جو اس بارہ میں پہلے سے زیادہ واضح اور روشن تھا اور یہ آبگینہ کے محل کا واقعہ تھا۔ ملکہ نے جب یہ سمجھ کر کہ صاف شفاف پانی بہہ رہا ہے اپنے کپڑے سمیٹے اور پانی میں اترنے کا ارادہ کیا تو اس کو بتایا گیا کہ جس کو پانی سمجھ رہی ہے وہ آبگینہ کا عکس ہے پانی نہیں ہے۔ ملکہ پر جب اس حقیقت کا انکشاف ہوا تو اب اس کا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ان مظاہروں سے کیا مقصد ہے؟ اور اب اس کی عقل و دانش نے اس حقیقت کو جان کر اس کے ساتھ حقیقت کا سا معاملہ کرنا چاہا تو اسی طرح بے شبہ میں اور میری قوم اس گمراہی میں مبتلا ہیں کہ آفتاب کی پرستش کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ حقیقت (خدائے واحد) کی قدرت کے مظاہر میں سے ایک مظہر ہے اور اس سے بڑھ کر اور کون سا ظلم ہو سکتا ہے کہ حقیقت کو چھوڑ کر مظہر کی پرستش کی جائے اور اب وہ یہ بھی سمجھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے مکتوب گرامی میں جملہ واتونی مسلمین کا کیا مطلب تھا، چنانچہ ملکہ کے قلب میں یہ خیال آنا تھا کہ وہ فوراً پکار اٹھی رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمان للہ رب العلمین

شیخ الہند (نور اللہ مرقدہ) کی اس تفسیر سے آیات کے انسجام اور ان کے مرحلوں کی ترتیب میں بھی کوئی خلل واقع نہیں ہوتا اور حذف و تقدیر کلام کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی اور ہر دو واقعات سے متعلق حکمت و مصلحت اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی پیغمبرانہ دعوت و ارشاد اور جاہ و جلال کی عظمت کا اظہار بھی حسن و خوبی کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

☆...☆...☆

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں

حدیث ۱۲۵ کسی ذمی کو ناحق قتل کرنے کا گناہ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی عہد والے کو قتل کرے گا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک پہنچتی ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس وقت تک رہنے دوں گا جب تک تمہیں اللہ رکھے گا۔

حدیث ۱۲۶ یہودیوں کو جزیرۂ عرب (حجاز) سے نکالنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دفعہ ہم مسجد نبوی میں تھے کہ نبی کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: یہودیوں کے پاس چلیں۔ چنانچہ ہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ بیت المدراس میں آئے تو آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: مسلمان ہو جاؤ تو سلامتی کے ساتھ رہو گے۔ خوب جان لو! زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ تمہیں اس زمین سے جلا وطن کر دوں۔ لہٰذا تم میں سے کوئی کچھ مال و اسباب پائے تو اسے فروخت کر دے بصورت دیگر تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ زمین تو اللہ اور اس کے رسول ہی کی ہے۔

حدیث ۱۲۷ یہودیوں کو جزیرۂ عرب (حجاز) سے نکالنا

حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا: جمعرات کا دن، آہ جمعرات کا دن کیسا (ہیبت ناک) تھا پھر رو پڑے یہاں تک کہ آپ نے آنسوؤں سے کنکریاں تر کر دیں۔ میں نے عرض کیا: ابن عباس! جمعرات کا دن کیسا تھا؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی بیماری سنگین ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس شانے کی کوئی ہڈی لاؤ میں تمہارے لیے کچھ تحریر کر دوں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ اس کے بعد لوگ باہم جھگڑنے لگے، حالانکہ نبی کریم ﷺ کے پاس جھگڑنا نہیں چاہیے تھا۔ لوگوں نے کہا: آپ کو کیا ہوگیا ہے؟ کیا آپ دنیا سے ہجرت فرما رہے ہیں؟ اچھی طرح آپ کی بات سمجھو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے چھوڑ دو، میں جس حال میں ہوں وہ اس حال سے اچھا ہے جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں تین امور کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دو اور دوسرے ممالک سے آنے والے وفد کو عطایا دو، جیسے میں انہیں عطایا دیا کرتا تھا۔ تیسری بات سے آپ ﷺ نے سکوت فرمایا یا آپ ﷺ نے بیان کی لیکن میں بھول گیا۔ سلیمان فرماتے ہیں کہ یہ آخری مقولہ سلیمان راوی کا ہے۔

حدیث ۱۲۸ جب مشرکین مسلمانوں سے بدعہدی کریں تو کیا انہیں معاف کیا جا سکتا ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب خیبر فتح ہوا تو یہودیوں نے نبی کریم ﷺ کو ایک بکری تحفہ بھیجی، جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہاں جتنے یہودی ہیں ان سب کو اکٹھا کرو۔ وہ سب آپ ﷺ کے سامنے اکٹھے کیے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں کیا تم سچ سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ کون ہے؟ انہوں نے کہا: فلاں شخص! آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے جھوٹ کہا ہے بلکہ تمہارا باپ فلاں شخص ہے۔ انہوں نے کہا: بلاشبہ آپ سچ کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اب اگر تم سے کچھ پوچھوں تو سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں ابوالقاسم! اگر ہم نے جھوٹ بولا تو آپ ہمارا جھوٹ پہچان لیں گے جیسا کہ پہلے آپ نے ہمارے باپ کے متعلق ہمارا جھوٹ معلوم کرلیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: دوزخی کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم چند روز کے لیے دوزخ میں جائیں گے، پھر ہمارے بعد تم اس میں ہمارے جانشین ہوگے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ہی اس میں ذلیل و خوار ہو کر رہو گے۔ اللہ کی قسم! ہم کبھی اس میں تمہاری جانشینی نہیں کریں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں تم سے کوئی سوال پوچھوں تو کیا تم میرے سامنے سچ بولو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں ابوالقاسم! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہمارا خیال یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے نبی ہیں تو آپ سے ہمیں نجات مل جائے گی اور اگر آپ حقیقت میں نبی ہیں تو آپ کو کچھ نقصان نہیں ہوگا۔

☆...☆...☆

مشعل

ترجمہ: کتاب الجہاد ..... صحیح بخاری

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن والقلم وما یسطرون — قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	یکم تا 7 ربیع الاول 1438ھ بمطابق 2 تا 8 دسمبر 2016ء	52

اللھم

مغفرت اور رحمت کی دعا

رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَالَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝

ترجمہ: اے میرے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ چیز تجھ سے مانگوں جس کا علم مجھے نہیں۔ اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور رحم نہ فرمایا تو میں برباد ہو جاؤں گا۔

صوبہ رخائن میں 5 دیہات راکھ بنا دیئے، 30 ہزار مسلمان بے گھر، بھارت نواز بنگلہ دیشی حکومت روہنگیا مسلمانوں کی مدد کے بجائے واپس بھیجنے لگی

خونِ مسلم کی ارزانی: برمی وحشی فوج نے مسلمان بچوں کو ذبح کرنا شروع کر دیا، 1250 گھر نذرِ آتش

عورتوں اور بچوں سمیت درجنوں روہنگیا مسلمانوں کو شہید، سینکڑوں پناہ لینے پر مجبور، نہتے افراد کو بے دریغ شہید اور خواتین کی بے حرمتی کی گئی، بچ کر آنے والے شخص کی گفتگو

حسینہ حکومت برمی مسلمانوں کی نسل کشی میں معاون بن گئی، صوبہ رخائن میں وحشیانہ کارروائیوں سے بچ کر آنے والوں کو دوبارہ واپس دھکیلا جانے لگا

2012 میں بھی روہنگیا مسلمانوں کا قتل عام ہوا تھا، 4 بیٹیوں اور 3 نواسوں سمیت پہاڑی پر پناہ لی، پھر جان بچانے کیلئے بنگلہ دیش میں داخلے میں کامیاب ہو گیا، متاثرہ خاندان

سیٹلائٹ تصاویر کے ذریعے گھروں کو جلتا ہوا دیکھا جا سکتا ہے، ایمنسٹی انٹرنیشنل، برما اپنی سرزمین سے روہنگیا مسلمانوں کی نسل ختم کرنا چاہتا ہے، سینئر اہلکار اقوام متحدہ

ینگون (نیٹ نیوز) خونِ مسلم کی ارزانی، برمی وحشی فوج نے مسلمان بچوں کو ذبح کرنا شروع کر دیا، ظالم فوجیوں نے 1250 گھر نذرِ آتش کر دیئے، صوبہ رخائن میں 5 دیہات جلا کر راکھ کر دیئے گئے، 30 ہزار افراد بے گھر ہو گئے، بنگلہ دیشی حکومت بھی برمی مسلمانوں کی نسل کشی میں معاون بن گئی، صوبہ رخائن میں وحشیانہ کارروائیوں سے بچ کر بنگلہ دیش میں پناہ لینے والے عورتوں اور بچوں سمیت روہنگیا مسلمانوں کو دوبارہ واپس دھکیلا جانے لگا جبکہ دوسری جانب برمی مسلمانوں کے قتل عام پر اقوام عالم نے مجرمانہ خاموشی اختیار کر لی ہے۔ یاد رہے کہ 2012 میں بھی روہنگیا مسلمانوں کا قتل عام ہوا تھا۔ دوسری طرف اقوام متحدہ کے اہلکار کا کہنا ہے کہ برمی فوج میانمار سے مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ تفصیلات کے مطابق صوبہ رخائن میں برمی فوج نے وحشیانہ مظالم ڈھائے (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

پشاور میں بخشش شہید کی یاد میں عظیم الشان اجتماع: مبارک جلسے سے کئی بخشش خان نکل کر کفار پر قہر بن کر گریں گے، مفتی عبدالرؤف اصغر

اتنی سردی میں ہزاروں افراد جہاد کی محبت میں جمع ہوئے، جلسے کو عام مجمع نہ سمجھا جائے، مفتی عبدالرؤف اصغر صاحب کا مہمان خصوصی کی حیثیت سے اجتماع سے خطاب

مولانا عمار نے شہادت کے فضائل بیان فرمائے، مفتی محمد ندیم نے بھی خطاب فرمایا، 3 سالہ محمد احمد کے بیان نے مجمع کو رلا دیا، اجتماع میں 10 ہزار افراد کی شرکت

پشاور (القلم نیوز) کفار اور جابروں کے خلاف بخشش شہید کی یاد میں عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا جس میں ہزاروں لوگوں نے جوق در جوق شرکت کی۔ اجتماع کے مہمان خصوصی مجاہدین کے محبوب رہنما امیر المجاہدین مولانا محمد مسعود اظہر حفظہ اللہ کے برادر صغیر مفتی عبدالرؤف اصغر صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مولانا محمد عمار صاحب تھے۔ حضرت مفتی عبدالرؤف صاحب نے فرمایا: الحمدللہ دل خوش ہوا کہ اتنی سردی میں ہزاروں لوگ جہاد کی محبت میں یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اس جلسے کو عام لوگوں کا مجمع نہ سمجھا جائے۔ حضرت مولانا عمار (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

ایمان سب سے بڑی نعمت ہے، مسلمان دینِ اسلام کے غلبے کیلئے جہاد کریں، مولانا طلحہ السیف

ایمان کے لئے کلمہ طیبہ کے اقرار کے ساتھ دل کی تصدیق اور یقین بھی ضروری ہے، دینِ اسلام سب ادیان پر غالب ہونے کیلئے آیا ہے، اس کیلئے جہاد کا فریضہ دیا

نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو جہاد کا سبق یاد کرانے کے لئے اپنا مقدس خود دیا، چچا کے 17 ٹکڑے ایک چادر میں دفن فرمائے، مردان میں خطبہ جمعہ سے خطاب

مردان (القلم نیوز) ایمان اور جہاد کا رشتہ قیامت تک ساتھ رہے گا۔ ایمان کیلئے کلمہ طیبہ کا اقرار کرنے کے ساتھ دل کی تصدیق اور یقین بھی ضروری ہے۔ ایمان سب سے بڑی نعمت ہے۔ ... نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں (باقی صفحہ 6 نمبر 2)

مرکز عثمانؓ و علیؓ بہاولپور میں دورہ تربیہ شروع، 70 افراد شریک ہیں

یہ دورہ تربیہ ہر مہینے میں دو بار منعقد ہوتا ہے، ہر عمر کے مسلمان شریک ہوتے ہیں

زندگی کے بہترین دن ہیں، دوستوں کو بھی ساتھ لائیں گے، شریک افراد کے تاثرات

بہاولپور (القلم نیوز) جامع مسجد عثمان و علی بہاولپور میں دورہ تربیہ شروع ہو گیا ہے جس میں 70 افراد شریک ہیں۔ یہ دورہ تربیہ ہر مہینے میں دو بار منعقد ہوتا ہے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

لندن میں مسلمانوں کے مخالف نفرت انگیز پوسٹر آویزاں

ان سب کو نکال دو کے کلمات درج، میئر صادق خان اور اوبامہ کی تصاویر موجود

لندن (نیٹ نیوز) برطانوی دارالحکومت لندن میں نسل پرستانہ پوسٹر شہر کے عوامی مقامات پر آویزاں ... (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

عراق: ٹرک بم دھماکے میں 80 افراد ہلاک، متعدد زخمی

شمالی گاؤں کے قریب زائرین کی بسوں کو نشانہ بنایا گیا، ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ

شیعہ ملیشیا کے خوف سے ہزاروں عراقی شامی سرحد پر پہنچ گئے، 68 ہزار افراد بے گھر ہوئے

بغداد (نیٹ نیوز) عراق میں ٹرک بم دھماکے میں 80 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

میجر سمیت 2 فوجیوں کی ہلاکت کی اطلاعات، مقبوضہ وادی میں سرچ آپریشن کے دوران قابض فورسز نے 5 بے گناہ نوجوانوں کو شہید کر دیا، 143 ویں روز بھی مسلسل احتجاج کا سلسلہ جاری

جموں میں مجاہدینِ کشمیر کی کامیاب کارروائی: فوجی کیمپ پر تباہ کن حملہ، شدید نقصان، لڑائی جاری

حملہ جموں کے نگروٹہ قصبے میں 166 میڈیم رجمنٹ آرٹلری کے کیمپ پر کیا گیا، علاقے میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا، حملے کے بعد فوجی تنصیبات کے قریب آمد و رفت روک دی گئی، سکولوں میں تعطیل کا اعلان

شہادتیں بانڈی پورہ میں تلاشی کارروائی میں ہوئیں، سرینگر میں جھڑپیں جاری، قابض فوج کی فائرنگ، آنسو گیس، پیلٹ شیلنگ سے بیسیوں زخمی، وادی بھر میں مظاہرین اور فورسز میں جھڑپیں، متعدد زخمی

پانچوں نوجوانوں کو مجاہدین سے تعلق رکھنے کے الزام میں گرفتاری کے بعد جعلی مقابلے میں شہید کر دیا گیا، جمعہ کی ادائیگی پر پابندی برقرار، بھارتی کالج سے طالبعلم کی لاش کپواڑہ پہنچنے پر کہرام مچ گیا

نہتے کشمیریوں کے قتل عام اور بھارتی مظالم کے خلاف مسلسل 143 روز احتجاج کا سلسلہ جاری، حریت کانفرنس نے نیا شیڈول دیدیا، گلی محلوں میں بھی مظاہرے ہوئے، ایک اور کارروائی میں بھی 3 بھارتی فوجی واصل جہنم

جموں، سرینگر (نیٹ نیوز) جموں میں بھارتی فوج کی شمالی کمان کے ایک کیمپ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں بھارتی فوج کو شدید جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا ... (باقی صفحہ 6 نمبر 18)

مقتولوں کی آڑ میں اسرائیل کے فلسطینیوں پر حملے، 5 شہید، گھروں کی تعمیر روک دی

مغربی کنارے میں حملے کے الزام میں دہشتگرد فوجیوں نے فلسطینی شہری کو گولی ماردی، 4 افراد کو گولان کی پہاڑیوں میں نشانہ بنایا گیا

غزہ کے ہسپتالوں میں ایندھن کی کمی سے بحرانی صورتحال، بجلی معطل کی وجہ سے سینکڑوں مریضوں کی زندگی خطرے میں پڑ گئی

مقبوضہ بیت المقدس (نیٹ نیوز) مقتولوں کی آڑ میں اسرائیل نے فلسطینیوں پر حملے شروع کر دیئے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

حضرت مولانا عبداللہ دل کا دورہ پڑنے سے صوابی میں انتقال فرما گئے

مرحوم حضرت امیر محترم کے انتہائی عقیدت مند اور مجاہدین کے شیدائی تھے

امیر المجاہدین کے تذکرے پر اکثر رویا کرتے، ہزاروں افراد کی جنازے میں شرکت

صوابی (القلم نیوز) حضرت مولانا عبداللہ صاحب دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم امیر محترم کے انتہائی عقیدت مند اور مجاہدین کے شیدائی تھے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

افغانستان: بم دھماکوں، حملوں میں صوبائی جیل کے سربراہ سمیت 55 اتحادی ہلاک

مجاہدین نے ہلمند، قندھار اور نمروز میں تباہ کن کارروائیاں کیں، جلال آباد میں سینئر جیل آفیشل کے گھر کے سامنے سڑک پر بم نصب کیا گیا

کارکنڈ میں مجاہدین نے ایک فوجی کو سنائپر گن کا نشانہ بنایا، بھارت کی افغانستان کو ایم آئی 24 گن شپ ہیلی کاپٹر کی فراہمی

کابل (نیٹ نیوز) افغانستان میں مجاہدین کی جانب سے بم دھماکوں اور فدائی حملوں کے دوران صوبائی جیل سربراہ سمیت 55 اتحادی ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

☆☆ "الرحمت" شعبہ تبلیغ کی کارگزاری ☆☆

جہاد اللہ کی محبت کا مجرب راستہ ہے، عاشق ہی سمجھ سکتے ہیں، مولانا عمار

جہاد ختم کرنے والے بہت آئے لیکن وہ خود ہی ختم ہوتے گئے، کشمیر کی آزادی کے بعد بھی جہاد جاری رہے گا، خطبہ جمعہ پر بیان

جہاد کسی کی بنائی ہوئی پالیسی ہوتی تو اسے ختم کرنا ممکن تھا لیکن یہ اللہ کا حکم ہے، قیامت تک جاری رہے گا، عباس پور میں خطاب

عباس پور (القلم نیوز) جہاد اللہ کی محبت کا مجرب راستہ ہے، اسے عاشق ہی سمجھ سکتے ہیں۔ جہاد ختم کرنے والے بہت آئے لیکن وہ خود ہی ختم ہوتے گئے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

مولانا ابوبکر کا گوجرانوالہ میں خطبہ جمعہ سے خطاب

کثیر تعداد میں لوگوں کی شرکت، حلقے کے ماہانہ جوڑ میں جماعتی کارگزاری بیان کی گئی

گوجرانوالہ (القلم نیوز) ضلع گوجرانوالہ کے حلقہ ... میں جمعہ کا پروگرام ہوا جس سے مولانا ابوبکر صاحب نے خطاب فرمایا ... کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔

مرکز شاہی والا میں مولانا مجاہد عباس کا بیان، کثیر تعداد میں لوگ مستفید

شاہی والا (القلم نیوز) مرکز شاہی والا میں خطبہ جمعہ سے مولانا مجاہد عباس نے مدلل اور تفصیلی بیان فرمایا ... بڑی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔

خوفناک آگ تل ابیب تک پہنچ گئی، 700 گھر خاکستر

جنگل میں لگی آگ صیہونیوں کیلئے عذاب الٰہی بن گئی

میلوں پھیلی آگ بجھانے کی کوششیں رائیگاں، 80 ہزار افراد کی نقل مکانی، ہر طرف چیخ و پکار کا عالم، واقعہ دبانے کیلئے میڈیا میں معمولی کوریج

تل ابیب (نیٹ نیوز) اسرائیل کے شہر حیفہ کے جنگل میں لگی آگ صیہونیوں کیلئے عذاب الٰہی بن گئی، خوفناک آگ تل ابیب تک پہنچ گئی، 700 مکانات خاکستر ہو چکے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

مسلح شخص نے امریکی یونیورسٹی یرغمال بنالی، 10 افراد زخمی

طلبہ کو گاڑی سے روندتا ہوا داخل ہوا، چاقو سے بھی حملے، فائرنگ کے تبادلے میں ہلاک

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکہ کی سب سے بڑی جامعات میں سے ایک اوہائیو یونیورسٹی پر مسلح شخص نے حملہ کر کے 2 گھنٹے تک 60 ہزار طلبہ کو یرغمال بنائے رکھا ... (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

نیلم اور جنگ بندی لائن: کنٹرول لائن پر بس پر بھارتی فائرنگ سے 12 افراد شہید

نیلم میں مسافر بس پر گولہ داغا گیا، تقریباً سمیت مختلف سیکٹرز میں آبادی پر گولہ باری، ایمبولینس پر بھی فائرنگ کی گئی

مظفرآباد (نیٹ نیوز) بھارت کا جنگی جنون پاگل پن کی حد تک پہنچ گیا ہے اور بھارتی فوج پاکستانی شہریوں کے خلاف کھلی دہشتگردی پر اتر آئی ہے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 14)

بھارتی دارالحکومت نئی دہلی میں پاکستانی پرچم لہرانے پر کھلبلی

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارتی دارالحکومت نئی دہلی میں ایک شہری کی جانب سے اپنی رہائش گاہ پر پاکستانی پرچم لہرا دیا گیا جس پر ریاستی حکام میں کھلبلی مچ گئی ... (باقی صفحہ 6 نمبر 15)

شام: روسی اور اسدی فوج کی وحشیانہ بمباری، حلب میں مسجد کے 60 نمازی شہید

تقاد قصبے میں واقع جامع مسجد ملبے کا ڈھیر بن گئی، حلب میں انسانی بحران کی سنگین صورتحال اختیار کر گیا، 3 لاکھ افراد محصور، عوامی فوج کی زیر اثر گاؤں پر قبضہ

وحشیانہ بمباری کے باعث حلب سے ہزاروں شہری کردوں کے علاقے میں چلے گئے، بشار افواج کا الصاخور پر قبضے کا بھی دعویٰ، خوراک اور ادویات کی شدید قلت

حلب (نیٹ نیوز) شامی شہر حلب پر بشار اور روسی فضائیہ کے جنگی طیاروں نے حملہ کر کے مسجد میں موجود نمازیوں پر بم گرائے جس کے نتیجے میں 60 نمازی شہید اور درجنوں زخمی ہو گئے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

سرینگر جیل میں آسیہ اندرابی کے شوہر پر اہلخانہ سے ٹیلیفونک رابطے پر پابندی

لاہور (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں بی جے پی حکومت کے بار بار کہنے پر کٹھ پتلی سرکار نے سیدہ آسیہ اندرابی کے شوہر ڈاکٹر محمد قاسم پر اپنے اہل خانہ سے ٹیلیفونک گفتگو پر پابندی لگا دی ہے ... (باقی صفحہ 6 نمبر 16)

جامع مسجد دہلی کے امام پر 25 ہزار روپے کا جرمانہ

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارتی عدالت نے جامع مسجد دہلی کے شاہی امام سید احمد بخاری کو 25 ہزار روپے کا جرمانہ کر دیا۔ نئی دہلی کی سیشن کورٹ کے ذرائع کے مطابق ... سال 2001 میں ... (باقی صفحہ 6 نمبر 17)

ہفت روزہ القلم پشاور
WEEKLY ALQALM-E-PESHAWAR

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔

دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ

راولپنڈی دفتر فون وفیکس: 051-4582224

alqalam_weekly@yahoo.com

اسرائیل پر مسلط آگ......قہر الٰہی کی نشانی

اسرائیل کا ملک اس زمین پر قائم ہونے والا وہ خطہ ہے جس سراسر ظلم وجبر اور غاصبانہ قبضے کی بدولت وجود پذیر ہوا ہے اور جب سے عالمی امن کے ٹھیکیداروں نے اس ملک کی پشت پناہی کی ہے تب سے اب تک یہودی اسرائیلی اہل فلسطین پر ظلم وستم ڈھاتے چلے آرہے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ مقدسات کی توہین کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ تھی کہ ابھی چند دن پہلے اسرائیلی پارلیمنٹ میں اذان پر پابندی کا بل پاس کرنے کی کوشش کی گئی اور پھر اس کے بعد اچانک اسرائیل میں ایک ایسی آگ بھڑکی جو ایک ہفتہ سے بھی قابو میں نہیں آرہی۔ خبر کے مطابق 22 نومبر 2016 کو بحیرہ متوسط کے مشرقی ساحل پر واقع اسرائیلی شہر حیفاء کے قریب جنگل میں آگ بھڑکی، جو پھیلتے پھیلتے حیفاء شہر اور دیگر شہروں تک آن پہنچی۔ حیفا القدس سے 158 اور تل ابیب سے 110 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کی آبادی پونے تین لاکھ کے قریب ہے، یہ فلسطین کے قدیم شہروں میں سے ایک شہر ہے، جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح کیا گیا تھا۔ حیفا شہر میں اسرائیلی فوجی بیس اور اسلحے کی بڑی بڑی فیکٹریاں ہیں۔ باوجود دس ملکوں کی شمولیت کے ابھی تک آگ پر قابو نہیں پایا جاسکا۔ آخری اطلاعات کے مطابق 132 سے زائد اسرائیلی زخمی ہو چکے ہیں ہیں، جب کہ 80 ہزار سے زائد لوگ نقل مکانی کر چکے ہیں۔ سینکڑوں مکانات تباہ ہو چکے ہیں۔ جب کہ دھوئیں سے اسرائیل بھر میں لوگوں کی زندگی اجیرن ہوگئی ہے، کئی لوگ ہسپتال میں داخل ہو چکے ہیں۔ اسرائیلی خفیہ ایجنسی کے مطابق یہ آگ شرپسندوں کی طرف سے لگائی گئی ہے۔

لیکن کئی ملکوں کے تعاون کے باوجود آگ پر قابو نہ پایا جاسکنا اس کی دلیل ہے یہ آگ اللہ تعالیٰ کی طرف اسرائیل کے لیے ایک تنبیہی وارننگ ہے۔ کاش کہ وہ سمجھ جائیں کہ یہ دنیا کا بہت ہی چھوٹا عذاب ہے اور اگر وہ پھر بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کے دین کے ساتھ دشمنی سے باز نہ آئے تو بڑے عذاب کا وقت بھی بہت قریب ہے۔ کاش کہ دنیا اس سے کچھ سبق حاصل کرسکے اور ظالم کے ہاتھ کو روکنے کی کوشش کرلی جائے!

حلب: عالمی درندوں کے نرغے میں اور اس کی تقسیم کی سازش

بشار الاسد اور اس کے حامیوں نے اپنی مزاحمت کے مضبوط گڑھ حلب کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا پلان مکمل کرلیا اور اس مقصد کے لیے حلب کے ایک حصے پر سخت ترین فضائی بمباری شروع کردی ہے۔ رپورٹ کے مطابق تزویراتی اہمیت کے حامل شہر حلب میں گذشتہ روز بشار الاسد کی فوج اور ان کے حامیوں نے بمباری کی۔ اسدی فوج حلب کے اہم مقامات کا کنٹرول دوبارہ حاصل کرنے کے لیے جانکن حملے کررہی ہے۔ دریں اثناء عالمی سطح پر ایک بار پھر شام میں کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال کی بحث شروع ہوگئی ہے اور عالمی برادری اسد رجیم کو نہتے شہریوں کے خلاف ممنوعہ کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال کا قصور قرار دیا دے رہی ہے۔ بین الاقوامی حلقوں میں جاری بحث کے دوران کہا جارہا ہے کہ شامی فوج نے حلب میں الراشدین کالونی میں کلورین گیس پر مشتمل بیرل بم برسائے۔ اس گیس کا جنگ میں استعمال غیر قانونی اور سخت ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

اس وقت حلب کے عوام چاروں طرف سے دشمنوں اور قاتلوں کے بیچ گھر چکے ہیں، ان کے لیے کسی بھی طرف سے بیرونی امداد کا کوئی راستہ باقی نہیں چھوڑا گیا ہے، وہاں خطرناک انسانی المیہ جنم لے چکا ہے، انسانی زندگی کی ضروریات ناپید ہورہی ہیں، عالمی برادری اور عالم اسلام کی طرف سے انہیں لاوارث اور بے یارومددگار چھوڑ دیا گیا ہے، کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہے، دشمن ان کی نسل کشی پر تلا ہوا ہے۔ ان حالات میں عالم اسلام کے قائدین کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے سیاسی اور سفارتی وانتظامی تعلقات کو بروئے کار لائیں۔ ایران وروس اگر وہاں مداخلت کرکے عوام کا قتل عام کرسکتے ہیں تو عالم اسلام کیوں کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا؟

باب الاسلام میں اسلام کے خلاف بل

سنگِ میل

ameerpuri@yahoo.com

عبدالحفیظ امیرپوری

سندھ جسے برصغیر کے لیے "باب الاسلام" کہا جاتا ہے۔ اسی اسلام کے دروازے کی اسمبلی میں اسلام مخالف بل پیش کیا گیا۔

سندھ اسمبلی میں منارٹی رائٹس کمیشن بل مسلم لیگ فنکشنل سے تعلق رکھنے والے رکن اسمبلی نند کمار گوکلانی نے پیش کیا۔

بل کے مطابق بالغ شخص کو مذہب تبدیل کرنے پر غور کے لیے 21 دن کا وقت دیا جائے گا جبکہ 18 سال سے کم عمر پر مذہب کی تبدیلی قابل تعزیر جرم ہوگا۔

بل میں یہ بھی کہا گیا کہ مذہب کی جبری تبدیلی میں سہولت کاری کا کردار ادا کرنے والے شخص کو بھی پانچ برس تک قید کی سزا ہوگی۔

قرآن کریم کی سورۃ الحج میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قبول اسلام کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کو کفار کی نشانی قرار دے کر ایسے افراد کے لیے "عذاب الیم" کی خوشخبری سنائی ہے۔ حیرت ہے کہ سندھ اسمبلی نے ملکی آئین کے سراسر منافی اس بل کی منظوری کیسے دے دی، حالانکہ آئین پاکستان میں قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون بنانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ارکان اسمبلی جس طرح اسلامی تعلیمات سے نابلد ہیں اسی طرح انہیں کبھی آئین پاکستان کا سرسری مطالعہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوئی ہوگی۔ ہمارے نام نہاد مسلم حکمران اسلام کو پھیلانے کے بجائے اس کی راہ روکنے کی ہر ممکن کوشش میں لگے ہوئے ہیں، بلکہ اب تو اس کے لیے باقاعدہ قانون سازی بھی کرڈالی۔ شرعی نکتہ نگاہ سے اٹھارہ برس تو دور کی بات، دس گیارہ سال کے بچوں کا ایمان بھی معتبر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت علیؓ نے جب اسلام قبول کیا تب ان کی عمر محض دس برس تھی۔ اسلام میں پندرہ برس بلوغت کی آخری عمر ہے۔ ہمارے حکومتی رہنما اپنے مغربی آقاؤں کے ایماء پر وطن عزیز کو سیکولر بنانے کی راہ پر گامزن ہیں۔

سندھ میں عیسائی مشنریوں اور قادیانیوں کو تبلیغ اور مسلمانوں کو عیسائی اور قادیانی بنانے کی مکمل آزادی ہے لیکن اسلامی جمہوریہ پاکستان میں غیر مسلموں کے اسلام قبول کرنے پر پابندی ہے۔ مغرب میں لوگ تیزی سے اسلام قبول کر رہے ہیں۔ چرچ اور حکومتیں اس صورتحال سے پریشان ہیں لیکن ایسا قانون بنانے کی تو انہیں بھی نہیں سوجھی۔ جس جلد بازی میں یہ بل پاس کیا گیا ہے، ایسا لگتا ہے جیسے یہ کوئی فوری نوعیت کا بہت اہم معاملہ ہے جیسے پاکستان میں اقلیتوں کو وہی صورتحال درپیش ہے جس کا سامنا مسلمانوں کو اسپین میں کرنا پڑا تھا جہاں عشروں تک پوری ریاستی قوت اور چرچ مسلمانوں کے قتل عام اور انہیں جبراً عیسائی بنانے میں مصروف رہے۔ پاکستان میں ایسی صورتحال بھلا کب اور کہاں رونما ہوئی۔ پاکستان میں تو ایسی صورتحال قادیانیوں کو بھی درپیش نہیں جو انگریز استعمار کی تخلیق ہیں ان کی موجودہ قیادت برطانوی خفیہ ایجنسی ایم آئی سکس اور سی آئی اے کے سائے میں پرورش پارہی ہے۔ اسرائیل سے ان کے مراسم پوشیدہ نہیں اور جو اکثر پاکستان کے خلاف سازشوں میں شریک رہتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ اسلام کسی غیر مسلم کو زور زبردستی مسلمان بنانے کے خلاف ہے۔ اسلام میں تو غیر مسلموں کو مکمل مذہبی آزادی دی گئی۔ بظاہر اس قانون کا مقصد سندھ میں ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد کو زبردستی مسلمان بنانے کی شکایات کو روکنا ہے لیکن عملاً جو کیا گیا وہ سمجھ سے بالاتر اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ بلاشبہ حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر کوئی کسی غیر مسلم کو زبردستی مسلمان بنا رہا ہے تو اُسے سزا دے لیکن یہ کیسا قانون ہے کہ اٹھارہ سال سے کم عمر کوئی فرد اسلام قبول کر ہی نہیں سکتا۔ کوئی پوچھے اگر والدین نے اسلام قبول کرلیا تو اُن کے بچے چاہے وہ دو چار یا پانچ سات سال کے ہوں تو وہ اُن کا تعلق تقلیدی مذہب سے ہی رہے گا اور پھر اگر کوئی پندرہ، سولہ، سترہ سال کا بالغ لڑکی، لڑکا اپنی سمجھ سے اسلام قبول کرتے ہیں تو یہ قانون کی خلاف ورزی ہوگی۔ سندھ حکومت نے سیکولرازم کے جنون میں یہ قانون پاس کیا۔

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے اس قانون کو اپنے ایک حالیہ بیان میں خلاف شریعت قرار دیا اور فرمایا کہ سندھ اسمبلی اور حکومت کا یہ اقدام قانون وانصاف کے تقاضوں کے بھی خلاف ہے۔ مفتی صاحب کا فرمانا تھا کہ یہ درست ہے کہ اسلام کی رو سے کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بنایا جاسکتا اور ایسا کرنا ناجائز ہے اس لیے اس پر پابندی تو بجا ہے لیکن اگر کوئی سمجھدار بچہ جو دین ومذہب کو سمجھتا ہو اسلام لے آئے تو اس کے ساتھ مسلمانوں جیسا سلوک کرنے کا حکم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی شریعت کی رو سے بچے پندرہ سال کی عمر میں اور بعض اوقات اُس سے بھی پہلے بالغ ہوسکتا ہے۔ ایسی صورت میں جبکہ وہ بالغ ہوکر شرعی احکام کا مکلف ہو چکا ہے تو اسے اسلام قبول کرنے سے تین سال تک روکنا سراسر ظلم اور بدترین زبردستی ہے۔ حضرت نے مزید فرمایا کہ اس قسم کے زبردستی کا قانون کسی سیکولر ملک میں بھی موجود نہیں ہوگا، چہ جائیکہ ایک اسلامی جمہوریہ میں اس کو روا رکھا جائے۔ انہوں نے یہ نکتہ بھی اٹھایا کہ دو میاں بیوی قانون کے مطابق اسلام قبول کرلیتے ہیں، تو کیا ان کے بچے اٹھارہ سال کی عمر تک غیر مسلم ہی تصور ہوں گے کیوں کہ انہیں اس عمر سے پہلے اسلام قبول کرنے پر قانونی پابندی کا سامنا ہوگا۔ حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب کا فرمانا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس قانون کو بغیر سوچے سمجھے محض غیر مسلموں کو خوش کرنے کے لیے پاس کروایا گیا ہے۔ مفتی صاحب نے عدلیہ خصوصاً وفاقی شرعی عدالت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس مسئلہ پر ازخود نوٹس لے کر اسلامی تعلیمات کے مطابق اس قانون کا جائزہ لے کر اسے غیر موثر قرار دیں۔ گویا اسلام قبول کرنے پر پابندی کا جو کام مغرب نے نہ کیا، جو ہندوستان نہ کرسکا وہ پاکستان کی سندھ اسمبلی اور حکومت نے کردیا۔ اس اقدام پر تو یہ کہا جاسکتا ہے:

یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

منارٹی پروٹیکشن لاء کی منظوری آئین وشریعت کے ساتھ کھلواڑ کے مترادف ہے۔ حکمران ملک کو سیکولر ریاست بنانے کی راہ پر گامزن ہیں۔ کبھی قوانین میں ترامیم کے ذریعے سیکولرزم کی طرف دھکیلا جاتا ہے تو کبھی تعلیمی نصاب میں خلاف اسلام تبدیلیاں کرکے نوجوان نسل میں مغربی کلچر کو عام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ملک کے اسلامی تشخص کے خلاف سازشیں اور کوششیں ناقابل برداشت ہیں۔ یہ لاء قانون اور آئین سے متصادم ہے کسی صورت اسے قبول نہیں کیا جاسکتا۔ سندھ اسمبلی میں 18 سال سے کم عمر غیر مسلموں کے اسلام قبول کرنے پر پابندی کا قانون شریعت سے متصادم اور اسلامی احکامات کے ساتھ مذاق ہے۔ حکومت کو بل کی منظوری سے قبل مذہبی طبقے کی جانب سے تحفظات کا اظہار کیا گیا تھا اس کے باوجود کوئی توجہ نہیں دی گئی جس سے واضح ہوتا ہے کہ سندھ حکومت بیرونی ایجنڈے کو سندھ کے غیور عوام پر مسلط کرنے کا تہیہ کرچکی ہے۔ اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والے ملک میں قرآن وحدیث سے متصادم قوانین اللہ کے عذاب کو دعوت ہے۔ اسلام میں غیر مسلموں کے قبول اسلام کے حوالے سے عمر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے، کوئی بھی غیر مسلم جب چاہے، جس عمر میں چاہے اسلام قبول کرسکتا ہے، اس کی حد مقرر کرنا اللہ تعالیٰ کے قوانین میں مداخلت ہے۔

جنت کے طلب گار

معاویہ حسنین

اللہ تعالیٰ جس کی خریداری فرمالیں وہ اور اس کا ہر کام نرالا ہوتا ہے اگرچہ زندگی کے بہاؤ میں دوسروں کو اس کا اندازہ اس کے جانے کے بعد ہی ہوتا ہے۔ یاد آنے والا ہر واقعہ دماغ کے دروازے پر دستک اور دل پر قلم یار ہیں کر اترتا ہے تب زبان سبحان اللہ کے کلمے سے تر اور آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا جاتی ہیں۔ اس کی ہر ادا، قابل رشک اور قابل عمل ہو جاتی ہے ایسے ہی افراد میں شامل ایک خوش نصیب کا تذکرہ اپنے لئے باعث مغفرت وسعادت سمجھ کر رہا ہوں مگر دل ودماغ ہیں کہ اس کی یاد میں بار بار گم ہو جاتے ہیں۔ ہاں وہ محمد سفیان شہید میرا حقیقی بھائی بھی تھا اور جگری یار بھی۔ کسے معلوم تھا کہ وہ رب ذوالجلال کا خرید کردہ ہے وہ اور میں "ھوا کبر منی وانا اسن منہ" کا حقیقی مصداق بنے۔ جنت کے اس باسی کا جہادی سفر کچھ یوں ہوا کہ ایک مجاہد کی شہادت کی خبر کے بعد اہل علاقہ کے جاہلانہ طرز عمل کو دیکھ کر بندہ نے "جہاد اور شہادت" کے موضوع پر جمعہ پڑھایا، جمعہ کے بعد بھائی سفیان شہید کہنے لگا بھائی جان اب ہمیں اس راستہ کو روکنا مشکل ہے۔ واقعی شہداء اپنے عہد کے پکے ہوتے ہیں "من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ" وجہ کتب متوسطہ کے امتحان کے فوراً بعد جہادی سفر کی طرف روانہ ہوگئے۔ حضرت والد محترم دامت برکاتہم کتب کی تکمیل کے بعد جہادی سفر شروع کرنے کا فرماتے تو شاید بھائی سفیان شہید اپنے طرز عمل اور اپنی خاموشی سے بتاتے کہ مجھے ذرا جلدی ہے۔

خدمت خلق کا جذبہ دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، رشتہ دار ہوں یا ساتھی اپنے ہوں یا پرائے، بیماروں کی خدمت کے لئے مختلف ڈاکٹرز سے تعلق رکھتے تاکہ وقت پر غریبوں کے علاج معالجہ میں سہولت رہے۔ ایک دفعہ ہمارے پھوپھی زاد کے پاؤں کا مسئلہ ہوگیا چار ماہ تک بذات خود ان کی خدمت کی اور آخر میں اسے کہا میں آپ کی خدمت ایک لالچ میں کر رہا ہوں، انہوں نے پوچھا وہ کیا؟ کہا ابا جی سے جہاد میں جانے کی اجازت لے دو، میں کشمیر جانا چاہتا ہوں۔

پھر جہادی زندگی اختیار کرنے کے بعد بس جہاد اور جماعت کے بن کر رہ گئے تھے اور رشتہ داروں میں سے جو لوگ جہاد کے بارے دوسرا طرز عمل رکھتے تو ان سے ملنے کا طرز عمل بدل لیتے۔ ایک دفعہ دوران گفتگو آفاق شہید کی کاروائی کا تذکرہ چلا تو میں نے ان سے کہا آپ کتنے سالوں کشمیر اٹیک کوشش کرچکے ہیں آپ افغانستان میں فدائیت کی ترتیب کیوں نہیں بنواتے؟ تو فرمایا کہ غزوہ ہند جہاد کشمیر اور کشمیریوں کی مظلومیت دوسری طرف سوچنے ہی نہیں دیتی۔ پھر فرمایا میں لڑتے لڑتے شہید ہونا چاہتا ہوں۔ واقعی جو بندہ اپنے رب پر جیسا یقین رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ فرماتے ہیں۔ غالباً مجھے یاد ہے انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا میں اپنے سینے پر گولیاں کھانا چاہتا ہوں وہ بھیا وہ اسلام کے شیر اپنی ماں کے دودھ کی لاج ایسے ہی رکھتے ہیں جیسے آپ نے رکھی ہے اور دشمنوں کو رہتی دنیا تک وہ سبق سکھاتے ہیں کہ دشمن یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے یہ تو محمد ﷺ کے امتی ہیں خود ان کے آقا ﷺ کا کیا رعب ہوگا؟ جی بھیا آپ اپنے قول کے دھنی تھے واقعی آپ نے اپنے سینے پر ہی گولیوں کا تمغہ امتیاز سجایا ہے کاش میرے جگر! میری آنکھ تیرے ان ہاروں کو تیرے سفید جسم پر سجا ہوا دیکھتی مگر رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد ﷺ نبیا۔

گھر بھی آتے تو دل مظلوم کشمیریوں کے ساتھ اٹکا رہتا ایک دفعہ عید کے موقع پر ایک ہمشیرہ کے گھر عید ملنے کے لئے ہم دونوں بھائی بائیک پر جا رہے تھے بھائی سفیان شہید نے اچانک ایک سرد آہ بھری اور آنکھوں میں آنسو جاری ہوگئے کہنے لگے ہم اپنی بہنوں کا خیال کر رہے ہیں ان کی فکر بھی کرتے ہیں لیکن کشمیری بہنوں کو فکر کرنے والا بھی کوئی ہے؟ جو انڈین فوجیوں کے تشدد میں پستی رہتی ہیں پھر ... کہا کہ میرے لئے دعا کرنا کہ اس بار میں بھی چلا جاؤں۔

سفیان شہید کے ساتھی بتاتے ہیں کہ وہ عینک لگنے اور نظر سے کچھ کمزور ہونے کے باوجود پہاڑی سفر میں بلند تھے۔ بسا اوقات کشمیری بھی ان پر رشک کرتے تھے اور دشمن دی جہاد کشمیر میں شرکت کی ہوتی تھی۔ ایک دفعہ ہم دونوں بھائی مظفرآباد دفتر میں مولانا عبدالعزیز کشمیری کے ساتھ بیٹھے ان سے ان کے زمانہ میں طرز جہاد تفصیل سے سن رہے تھے تو آخر میں مولانا نے فرمایا کہ میں سفیان کو یہی سمجھاتا ہوں جہاد کا کام مقصد زندگی بنالو اور یہ ہر وقت یہی کہتے ہیں کہ دعا کرو بس میں شہید ہو جاؤں۔ پھر مولانا نے مفتی رشید احمد کا فرمان تقریباً یہی سنایا کہ آج کل ہمارے نوجوان شہادت کو مقصد بناتے ہیں جبکہ مقصد دین اور جہاد کی خدمت ہو اور شہادت تو انعام میں مل جائے گی۔ لیکن سفیان بھائی تو شہادت کے بارے انتہائی جذباتی تھے انہوں نے فرمایا کہ دین اور جہاد کی خدمت آپ علماء کا کام ہے ہم چھوٹے لوگوں کو بس شہادت مل جائے۔ بھائی سفیان شہید شہادت کے سچے طالب تھے اور اس معاملہ میں انتہائی جذباتی بھی تھے۔ ہر بزرگ کو شہادت کی درخواست کرتے خصوصاً والدہ محترمہ سے پیار اور لاڈلانہ انداز میں کہتے جب بھی ان کے شہداء ساتھیوں کا تذکرہ چھڑتا یا کوئی کاروائی ہوتی تو فوراً والدہ محترمہ سے کہتے کہ دیکھو اماں ان کی ماں نے ان کے لئے دعا کی وہ شہادت پا گئے آپ میرے لئے دعا نہیں کرتیں؟ آپ یہ چاہتی ہیں کہ میں زندہ رہوں۔ اور کبھی کبھار تو والدہ محترمہ سے کہتے کہ حضرت امیر محترم کے گھر جاؤ اور اماں جی سے میری شہادت کے لئے دعا کراؤ اور شہادت کے بارے ان کی جذباتیت کا یہ عالم تھا جو ساتھی ان کی شہادت کے بعد ان کا سامان گھر دینے آئے وہ ساتھی کہنے لگا کہ بھائی سفیان شہید جب شہیدی سفر میں جانے لگے تو کہا فلاں فلاں ساتھیوں کو کہہ دینا کہ میں شہید ہو چکا ہوں اور مجھے شہادت مل چکی ہے شاید ان احباب نے ان کو کبھی کہا تھا کہ آپ کو شہادت نہیں ملے گی یا کوئی اور بات۔ بھائی سفیان شہید کی شہادت کے بعد حضرت مفتی عبدالرؤف صاحب گھر تشریف لائے تو حضرت والد محترم سے فرمانے لگے جب سے سفیان شہید کشمیر گئے میرا اور ان کا قریبی تعلق تھا فرمایا کہ میں نے ان کو شہادت کے لئے تڑپتا دیکھا ہے شاید بھائی سفیان شہید کی ہی تڑپ تھی کہ والدہ فرماتی ہیں جب میں تہجد وغیرہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتی تو ان کی شہادت کی دعا خود بخود نکلتی جاتی تھی۔ بھائی سفیان شہید کو اپنی شہادت پر انتہائی یقین تھا۔ ایک دفعہ دوران گفتگو مجھ سے فرمایا کہ بھائی جان میں نے ایسی ایسی جگہ شہادت کی دعائیں کی ہیں کہ مجھے چڑھتے سورج کی طرح اپنی شہادت پر یقین ہے اور مجھے شہادت ضرور ملے گی۔ اللہ تعالیٰ بھائی سفیان شہید کی شہادت قبول فرمائیں اور ان کی اس شہادت کو ہم سب گھر والوں کے لئے باعث مغفرت اور باعث شفاعت فرمائیں۔ آمین

بھائی سفیان شہید کو شہداء سے بہت محبت تھی اصل میں جو جس دیس کا باسی ہو اس کو وہی اچھے لگتے ہیں شہداء کا تذکرہ چلتا تو تذکرہ کرتے کرتے گھنٹے بیت جاتے اور ساتھ ساتھ ان کی آنکھیں بھی آنسو سے بھیگ جاتیں خصوصاً اپنے شہداء ساتھیوں مثلاً حسن، آفاق، رضوان، سیف اللہ کا تذکرہ انتہائی والہانہ انداز سے کرتے تھے۔ بھائی سفیان شہید اپنے جہادی کام اور کارنامے بہت کم بیان کرتے ایک دفعہ مظفرآباد جانا ہوا وہاں ایک بہت اہم کاروائی کی۔ مجھے ساتھی کہنے لگے بھائی سفیان شہید کی کاروائی کی تفصیل معلوم ہوئی میں نے کہا نہیں پھر ساتھی نے پوری تفصیل بتائی۔

بھائی سفیان شہید کے ایک ساتھی جو ان کے ہم درس تھے نے خواب دیکھا کہ بھائی سفیان شہید سو رہے ہیں کہ دو ڈاکٹر آتے ہیں اور ان کو اٹھا کر کہتے ہیں کہ چلو عمرہ کے لئے چلو۔ یہ ان کو کہتے ہیں کہ میرا تو پاسپورٹ ہی نہیں بنا ہوا ہے وہ کہتے ہیں چلو وہ بھی بن جائے گا۔ وہ ڈاکٹر ان کو پاسپورٹ دفتر لے جاتے ہیں وہاں رش ہوتا ہے وہ ڈاکٹر کے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہیں اور رش چھٹ جاتا ہے۔ اس طرح ایئرپورٹ کا رش بھی وہ ہٹاتے ہیں یہاں تک کہ جہاز میں بٹھاتے اور ان کا اکرام کرتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جدہ پھر مکہ اور عمرہ کے سارے ارکان مکمل کرکے مدینہ منورہ کی حاضری کے لئے جاتے ہیں تو راستے میں وادی جن نامی جگہ پر کھڑی گاڑی الٹی چلنے لگتی ہے تو بھائی سفیان شہید ان سے یہ ماجرا پوچھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ بس ایسے ہی تو یہ ان سے بار بار پوچھتے ہیں تو اتنے میں آنکھ کھل جاتی ہے۔

اللہ رب العزت بھائی سفیان شہید کی شہادت قبول فرمائیں اور ہمیں شہداء کے راستے پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین

بگڑتی سنبھلتی نوجوان نسل اور ہماری ذمہ داریاں

سہیل احمد اعظمی

ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک گرلز کالج میں سروے کیا گیا کہ اگر کالج میں مخلوط تعلیم شروع کردی جائے تو اس کے بارے میں لڑکیوں کی کیا رائے ہے؟ حیران کن طور پر تمام لڑکیوں نے اس کے حق میں ووٹ دیا کہ یہاں مخلوط تعلیم شروع کی جائے۔ مخلوط تعلیم کے باعث ہمارے معاشرے میں جتنا بگاڑ پیدا ہورہا ہے اسکے اثرات بڑی تیزی سے ہمارے معاشرے پر پڑنا شروع ہوگئے ہیں لیکن حکومت، والدین، طلباء اور طالبات کسی کو بھی اسکا ادراک نہیں ہورہا ہے کہ ہمیں ایک سازش کے تحت اندھے کنویں کی طرف دھکیلا جارہا ہے اور ہم آنکھیں بند کرکے اس طرف جانے پر بضد ہیں۔ ہم جو بھی کام دین حق سے ہٹ کر کریں گے اس میں دنیا وآخرت کی ذلت ورسوائی ہی ہمارا مقدر ٹھہرے گی۔ لیکن دین کو ہم نے اپنی آزادی نسواں، آزادی رائے، جدید تعلیم، جدید طرز زندگی کے نام پر ایک سائیڈ پر لگا دیا گیا ہے اور مغرب کی تقلید میں ہم اندھے ہوچکے ہیں۔

ہماری نوجوان نسل جو اس وقت کیبل، ڈش انٹینا، انٹرنیٹ، کمپیوٹر، موبائل فون، عریانی و فحاشی سے بھری ہوئی فلموں اور ڈراموں کے ایک ایسے جال میں پھنس چکی ہے جہاں سے نکلنا ہر آنے والے دن کے ساتھ مشکل سے مشکل ہوتا جارہا ہے اوپر سے مخلوط تعلیم نے جلتی پر تیل کا کام کیا ہے۔ ایسے ماحول میں پروان چڑھنے والے ایسی طرز تعلیم کی حمایت میں ہی ووٹ دیں گے حالانکہ ہمارے مذہب میں تو بھائی اور بہن تک کو اکیلے تنہائی میں رہنے سے منع کیا گیا ہے۔ کزن وغیرہ کی تو بات ہی کیا ہے۔ لیکن ہماری شادیوں اور دیگر رسومات میں پردہ ناپید ہو جارہا ہے۔ شرعی پردہ کرنے والے کو تحقیر کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر کسی گھر میں کوئی بہو شرعی پردہ کرنے والی آجائے تو سب مل کر اسے سمجھانے اور مجبور کرنے میں جت جاتے ہیں کہ یہ باتیں اب پرانی ہوگئی ہیں، اب تم اپنے شوہر کے بھائی سے پردہ کروگی حالانکہ دیور کو بھابی کیلئے موت قرار دیا گیا ہے۔ ہمارے محلے میں ایک رشتہ طے ہوا لڑکا لڑکی آپس میں کزن تھے۔ لڑکی نے مدرسے سے عالمہ کا کورس شروع کر رکھا ہے۔ لہٰذا اس نے یہ پیغام لڑکے والوں کو بھجوایا کہ میں شادی کے بعد شرعی پردہ کروں گی۔ یہ پیغام پہنچنا تھا کہ نہ صرف رشتہ ختم کردیا گیا الٹا آپس میں بول چال تک بند ہوگئی۔

یہ حال ہے ہماری سوسائٹی کا کم ازکم والدین کو یہ تو سوچنا چاہئے کہ ہم اللہ کے حکم اور نبی کریم ﷺ کے طریقوں کے مقابلے میں شیطان کے حربوں اور طریقوں کو کامیاب کرکے نہ صرف اپنا دینوی و اخروی نقصان کر رہے ہیں بلکہ اپنی ایک نسل کو بھی تباہ کر رہے ہیں۔ اب اللہ کے کرم وفضل سے جہاں ایک طرف نوجوان نسل کو بگاڑنے کی محنت الیکٹرانک میڈیا، رسل ورسائل، مخلوط طرز تعلیم کے ذریعے ہورہی ہے وہاں دین کی محنت خاص کر نوجوان نسل میں مدارس، تبلیغی جماعت، دینی و تعلیمی حلقوں کے ذریعے جاری وساری ہے۔ پہلے ایک وقت تھا کہ کوئی اکا دکا نوجوان شرعی داڑھی، لباس، کردار، گفتار والا نظر آتا تھا اب اللہ کے فضل سے جہاں بے حیائی عام ہورہی ہے وہاں ایسے نوجوان جو مکمل طور پر شرعی وضع قطع رکھتے ہیں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔ رائے ونڈ کے اجتماعات، مراکز، مساجد، مدارس نوجوانوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ڈاکٹر امجد جنکا تعلق کراچی سے ہے دل کے بہت بڑے ماہر ہیں۔ سابق وزیر اعظم پاکستان محمد علی بوگرہ کے بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دعوت تبلیغ کے کام کیلئے 50 سال کی عمر میں قبول کیا۔ میری ان سے ملاقات کراچی اور رائے ونڈ دونوں شہروں میں ہوچکی ہے۔ دعوت وتبلیغ کے کام میں آنے کے بعد انہوں نے قرآن حفظ کیا، عالم بنے اب ماشاء اللہ غالباً دو مدارس چلا رہے ہیں۔ جہاں پر ہزاروں کی تعداد میں نوجوان نسل دین کی تعلیم حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔ ان کے مدرسے میں داخلے کیلئے طلباء کئی کئی سال انتظار کرتے ہیں اللہ نے دین کی محنت کی برکت سے نوجوان نسل کو مکمل تباہی، بربادی سے بچایا ہوا ہے۔ پہلے ایک وقت تھا اکا دکا حافظ قرآن، عالم، قاری نظر آتے تھے خاص کر یورپی ممالک میں ناپید تھے۔ پاکستان، ہندوستان سے حفاظ کرام رمضان کے ماہ میں تراویح پڑھانے جاتے تھے لیکن اب اللہ کے فضل وکرم سے پوری دنیا میں ان کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ جنوبی افریقہ میں ایک جماعت کی کارگزاری سن رہا تھا۔ تراویح میں ہر تراویح کے بعد حافظ تبدیل ہوتا ہے۔ مدارس کی بھرمار ہے۔ مساجد آباد ہورہی ہیں۔ تمام یورپ میں یہ حال ہے مساجد کی تعمیر روزانہ کی بنیاد پر ہورہی ہے۔ امریکہ میں روزانہ ایک مسجد تعمیر ہورہی ہے۔ نو مسلم لڑکیاں حجاب، شرعی پردے، نماز کیلئے باطل قوتوں سے ٹکرا رہی ہیں اور ہماری نسل مخلوط طرز تعلیم کی حمایت میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ پی ٹی وی پر آذان ہوتی تھی۔ اناؤنسر دوپٹے کے بغیر بیٹھ نہیں سکتی تھیں اب ہمارے الیکٹرانک چینلز میں ماہ رمضان تک میں مخلوط محفلیں دین کا نام لیکر منعقد کی جاتی ہیں جو ہماری نسل میں بگاڑ پیدا کر رہی ہیں جنکا تدارک ضروری ہے۔ بصورت دیگر اگر ہماری نسل اس دوراہے پہنچ گئی جہاں آج یورپ کی نوجوان نسل پہنچ چکی ہے تو پھر ہمارے پاس پچھتاوے کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ ہماری بقاء، ترقی وکامرانی ہمارے نوجوانوں کے کندھوں پر ہے، جس کی سمت کو درست کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ جس سے ہم حکومتی سطح پر غافل ہیں۔ ہمارے اسباق سے خلفائے راشدین اور ہمارے دیگر اکابرین کے واقعات بتدریج نکالے جارہے ہیں۔ پولیس، بینک، ٹرانسپورٹ، کوریئر سروس، این جی اوز، ڈاکخانوں، ہوٹلز، مارکیٹوں، ڈیپارٹمنٹ سٹورز وغیرہ میں نوجوان لڑکیوں کی بھرتی بہت سی برائیوں کو جنم دے رہی ہے۔ خاص کر موبائل نے معاشرے کو بگاڑنے کی ذمہ داری سنبھالی ہوئی ہے۔ کمپنیاں نوجوان نسل کیلئے خاص طور پر رات کے فری Packages متعارف کروا رہی ہیں۔ تمام رات گپ شپ کرو، لگے رہو، سب کہہ دو جیسے اشتہارات عام ہیں۔ رات جاگ کر گزاری جاتی ہے دن بھر سوتے ہیں۔ کاروبار زندگی، تعلیم، دونوں متاثر ہورہے ہیں۔ موبائل کے باعث دوستیاں عام گھر سے بھاگنے کے واقعات میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اولاد باغی ہوتے جارہے ہیں۔ پسند کی شادی، محبت کے واقعات میں اضافہ ہورہا ہے۔ حکومت کو رات کے Packages ختم کرنا ہوں گے جبکہ والدین خاص کر موبائل کے استعمال سے لڑکیوں کو دور رکھیں ورنہ حالات ایسی سطح پر پہنچ جائیں گے کہ جہاں صرف پچھتاوے کے کچھ نہ ہوگا۔

سندھ اسمبلی کا منارٹی بل۔ سراسر اسلام دشمنی

محمد جہان یعقوب

ہمیں اس بات پر کوئی حیرت نہیں ہوئی کہ سندھ اسمبلی نے اقلیتی ارکان کے پیش کردہ اس منارٹی پروٹیکشن بل کو کثرت رائے سے منظور کرلیا ہے، جس کے تحت اٹھارہ سال سے کم عمر افراد کا قبول اسلام معتبر نہیں، 18 سال سے زائد عمر کا شخص 21 روز تک قبول اسلام کا اعلان نہیں کرسکتا، جبری اسلام قبول کرانے والے یعنی کلمہ پڑھانے والے اور نکاح خواں کیلئے کم از کم 5 سال یا عمر قید کی سزا مقرر کی گئی ہے، کلمہ اور نکاح پڑھانے والے شخص کی مذکورہ مقدمہ میں ضمانت بھی نہیں ہوسکے گی۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ یہ بل اس ملک کی نظریاتی اساس اور قوانین کے مطابق ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ سندھ اسمبلی میں جو لوگ بیٹھے ہیں، چاہے ان کا تعلق اہل اقتدار سے ہو یا اپوزیشن سے، وہ سب اسلام مخالف سوچ اور عزائم رکھتے ہیں اور شاید کرپشن کے بعد یہ دوسرا ایک نکاتی ایجنڈا ہے جس پر یہ سیاستدان متحد ومتفق ہیں۔

وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ کے برسر اقتدار آنے کے بعد سے لے کر اس بل کی منظوری تک، ان کے بیانات کا جائزہ لیجیے، آپ کو یہی نظر آئے گا کہ سائیں کی لڑائی اگر کسی سے ہے تو وہ اسلام اور اسلامی اقدار سے ہے۔ موصوف موسیقی کو سندھی ثقافت کا حصہ قرار دے کر ببانگ دہل کہہ چکے ہیں کہ اسکولوں، کالجوں میں رقص وموسیقی کی تعلیم دینے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ راجا داہر کو اپنا ہیرو ماننے اور محمود غزنوی ومحمد بن قاسم سے دامن چھڑانے والوں سے کیا توقع کی جاسکتی ہے سوائے اس کے کہ وہ اسلام کی ہر علامت کو بیخ وبن سے اکھیڑنے کی اپنی سی کوشش کرتے رہیں گے، بقول شاعر

تم سے امید وفا ہوگی، جسے ہوگی
ہمیں تو دیکھنا یہ ہے کہ تو ظالم کہاں تک ہے

دوسری طرف اپوزیشن کا بھی یہی عالم ہے۔ زیادہ پرانی بات نہیں اپوزیشن لیڈر خواجہ اظہار الحسن اسمبلی اجلاس میں اس بات پر آپے سے باہر ہورہے تھے کہ مدارس کی رجسٹریشن کا بل ایک بار پھر کیوں پیش نہیں کیا گیا، ان کا کہنا تھا مسائل کی بنیادی وجہ یہی دینی مدارس ہیں، نیشنل ایکشن پلان کے تحت ان مدارس کو شکنجے میں کسنا لازمی ہے ورنہ امن کے قیام کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکے گا۔ ان سے کیا توقع رکھی جاسکتی ہے؟ دوسری جماعتوں کے اراکین کی بھی کم وبیش یہی حالت ہے۔ پی ٹی آئی کے ممبر اسمبلی خرم شیر زمان پچھلی بار اسکولوں میں قرآنی تعلیم لازمی قرار دینے کے حق میں بولے تھے، اس بار شاید اس لیے نہیں بولے کہ انہیں بھی تنبیہ کی گئی ہوگی کہ آپ کا تعلق ایک لبرل پارٹی سے ہے، ذرا احتیاط!!

وطن عزیز کو سیکولر بنانے کے ایجنڈے پر تیزی سے عمل کیا جارہا ہے۔ خیبر پختونخوا میں نظام ونصاب تعلیم ایک امریکی این جی او کے ہاتھوں گروی رکھا جاچکا ہے، جس کی پیش کردہ تجاویز میں ایک بنیادی نکتہ یہ بھی ہے کہ ملک میں انتہاپسندی کی وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام کو واحد دین برحق کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، لہٰذا ایسا نصاب بنایا جائے جس میں اس "انتہاپسندانہ سوچ" کا قلع قمع کیا جائے، گویا ہم بھی ابھی مندر گرجا اور کلیسا بھی اچھا کا لالی پاپ مستقبل کے معماروں کو دیا جائے، تاکہ جب ملک کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں آئے تو وہ "اسلامیت" کی سوچ سے پاک صاف ہوکر سوچ اور وہ فیصلہ کرسکیں۔ وہاں رائج نصابی کتابوں سے نہ صرف اسلامی اصطلاحات اور حضور اکرم ﷺ وخلفائے راشدین ومسلم سلاطین وفاتحین کے اسباق ختم کیے گئے ہیں، بلکہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح ومصور پاکستان علامہ محمد اقبال کی سیرت پر مشتمل اسباق بھی اس پالیسی کی زد میں آچکے ہیں۔ وہاں کی دینی قیادت اور مذہبی زعماء اس کے خلاف کافی زور وشور سے آواز بلند کرتے رہے، ان میں مولانا سمیع الحق، مولانا محمد شہاب الدین پوپلزئی بطور خاص پیش پیش تھے، لیکن اب راوی چین ہی چین لکھ رہا ہے، شنید ہے کہ اپنا اپنا حصہ لیا جاچکا ہے، اللہ کرے ایسا نہ ہوا! حیرت انگیز طور پر مولانا فضل الرحمٰن کے ایجنڈے میں اس "عمرانی سازش" کے خلاف کوئی قدم بوجوہ شامل نہیں رہا اور تاحال نہیں ہے، حالاں کہ وہ سب سے زیادہ خیبر پختونخوا حکومت کے خلاف بولتے ہیں اور عمران خان تو انہیں لگتے ہی سراپا خطا ہیں۔

آمدم برسر مطلب، وطن عزیز کو سیکولر ولبرل بنانے کا دعوی کئی بار وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف بھی کرچکے ہیں، ان کی مدبرانہ قیادت میں اس جانب سفر دھیرے دھیرے جاری ہے۔ سندھ حکومت ہو یا پنجاب حکومت، اس کے دسیوں اقدامات اس سلسلے میں شاہد عدل ہیں۔ شنید یہ بھی ہے کہ حالیہ دورہ امریکا میں میاں صاحب قانون توہین رسالت کے حوالے سے بھی "پیش رفت" کا وعدہ کرآئے ہیں۔ میڈیا وقتاً فوقتاً عوام کے اذہان میں یہ بات بٹھاتا رہتا ہے کہ توہین رسالت کے قانون کا استعمال غلط ہورہا ہے، اس قانون کی وجہ سے اقلیتی برادری خود کو ہر وقت غیر محفوظ تصور کرتی ہے، مسلمان اپنے اقلیتی مخالفین کے خلاف اس قانون کو ایک انتقامی حربے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یہ جھوٹ اس شدومد سے بولا جاتا رہا ہے، کہ اب اس پر سچ کا گمان ہوتا ہے۔ پروپیگنڈے کا ہتھیار اس قدر کارگر ہے کہ اب عام مسلمانوں میں بھی اس قانون کے حوالے سے وہ "جذباتیت" نظر نہیں آتی، جو اس سے پہلے نظر آتی تھی۔ زمین ہموار کی جارہی ہے، کسی مناسب وقت کا انتظار ہے۔ اللہ نہ کرے کہ یہ سیاہ کارنامہ بھی میاں محمد نواز شریف کے دور حکومت کے اعمال نامے کا حصہ بنے۔

اسی طرح مجموعی طور پر ملکی نصاب تعلیم میں بھی اس حوالے سے تبدیلیوں پر کام جاری ہے، گزشتہ دنوں سینئر کالم نگار جناب انصار عباسی نے بھی اس جانب توجہ مبذول کرائی ہے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے امتحان میں اپنی بڑی بہن کے حوالے سے پوچھا جانے والا سوال، اسلام آباد میں ایک تعلیمی ادارے کی طالبات کا لیڈی پیڈز دیواروں پر چسپاں کرکے احتجاج کرنا، آغا خان بورڈ کا بڑھتا اثر ورسوخ، یہ اور اس نوع کے اقدامات اسی کا پیش خیمہ ہیں۔ پرائمری تک قرآنی تعلیم کو لازمی قرار دینے میں بھی یہ سوچ کارفرما نظر آتی ہے کہ اس روٹ لیول کی دینی تعلیم کے لیے بچوں کو مسجد ومدرسہ جانے سے روکا جائے، کہ جب قرآن اسکول ہی میں پڑھایا جارہا ہے تو مسجد ومکتب میں جانے کی کیا ضرورت، یوں قوم کے شاہین بچوں کا رشتہ دینی اداروں سے کاٹا جائے اور ابتدائی دینی تعلیم کے مکاتب ومدارس کی اہمیت کم کی جائے۔ کیا یہ سب اس تاثر کو مزید مضبوط نہیں کررہا کہ ملک سے اسلام کو دیس نکالا دینے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے۔

اب ہم آتے ہیں سندھ حکومت کے حالیہ بل کی طرف۔ اس کی جزئیات پر بحث کیے بغیر ہر منصف مزاج شخص اس بل سے یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ اس کا مقصد اندرون سندھ کے باسیوں کے تیزی سے قبول اسلام کے رجحان کی حوصلہ شکنی کرنا ہے۔ جبری قبول اسلام کی روک تھام تو ایک بہانہ ہے، کیوں کہ ایسے واقعات آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ اگر کہیں ہیں بھی تو اس میں اسلام کا کوئی کردار نہیں۔ اسلام تو واضح اعلان کرتا ہے کہ قبول اسلام میں کوئی جبر نہیں۔ امت مسلمہ کی پوری تاریخ پر نظر دوڑایئے، یہی نظر آئے گا کہ جب چاردانگ عالم میں اسلامی سلطنت وخلافت کا ڈنکا بجتا تھا، جب عرب وعجم اور شرق وغرب سب اسلام کے زیر نگیں تھے، اس وقت بھی کسی پر اسلام قبول کرنے کے لیے جبر نہیں کیا گیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک بڑھیا کو لایا گیا کہ یہ دنیا سے جانے والی ہے، ہم اسے اسلام قبول کرنے کے لیے کہہ رہے ہیں لیکن یہ نہیں مانتی۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس کی رائے پوچھی، پھر اس کی رائے کا احترام کرتے ہوئے فرمایا: اسے اختیار ہے اسلام قبول کرے یا نہ کرے، کیوں کہ اسلام قبول کرنے کے لیے کسی پر جبر کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام تو ایک نور ہے، جو اللہ تعالیٰ اپنے منتخب بندوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں، اس کا تعلق ظاہر سے نہیں باطن سے ہوتا ہے۔ سندھ اسمبلی کے ہندو اراکین اسمبلی ہوں یا مسلم اراکین اسمبلی، اگر انہیں اس حقیقت کا ادراک ہوتا تو وہ یہ سیاہ بل پیش نہ کرتے، کیوں کہ اس بل کے ذریعے چاہے جتنے پہرے بٹھا دیے جائیں، جس کے دل میں اللہ تعالیٰ اسلام قبول کرنے کا نور ڈال دیں گے، وہ اسلام کی طرف آکر ہی رہے گا، چاہے آپ اس کو اٹھارہ برس کی عمر تک اس کے اعلان سے روکے رکھیں، اسے کسی سیف ہاؤس میں رکھ کر اسلام سے ہٹانے کی کوشش کریں، اس کو کلمہ پڑھانے والوں کو قید کی سزاؤں کے ذریعے روکیں، غرض یہ تمام حربے ظاہر پر تو چل سکتے ہیں، باطن پر ان میں سے کوئی حربہ کارگر نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی غیر مسلم کسی مادی مفاد یا شادی وغیرہ کی غرض سے اسلام کا سہارا لینا چاہتا ہے اور اسلام اس کے باطن میں نہیں اترا تو اس کی اسلام کو حاجت بھی نہیں، ایسوں کا آنے سے نہ آنا بہتر ہے۔ جو مخلص ہوکر اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں ان کی راہ میں اس بل کے ذریعے آپ مشکلات پیدا کردیں گے، کہ آپ اس پر قادر ہیں، لیکن جو مسبب الاسباب ہے، وہ اس سے نکلنے کے لیے بھی نئی راہیں ہموار کرنے پر قادر ہے۔ ہمیں اس بل کی شقوں کو دیکھ کر ایک لطیفہ یاد آگیا، لیجیے! آپ بھی لطف اندوز ہوں۔

ایک بادشاہ کا باز گم ہوگیا، اس نے شہر کے داخلی وخارجی دروازے بند کرادیے، یوں اپنی سمجھ میں اس نے باز کے "فرار" کے تمام راستے مسدود کردیے، لیکن وہ اس حقیقت کو تو بھول ہی گیا کہ باز تو فضاؤں میں اڑنے والا پرندہ ہے، دروازے بند کرکے اس کا راستہ نہیں روکا جاسکتا۔ بس یوں سمجھ لیجیے، سندھ حکومت نے باز کو "فرار" ہونے سے روکنے کے لیے کچھ ایسا ہی انتظام کیا ہے، ایسے انتظامات کو زیادہ سے زیادہ "دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے" کا مصداق قرار دیا جاسکتا ہے۔

☆....☆....☆

فتنہ باقی نہ رہے

دامن تھام صحابہ کا

پروفیسر حمزہ نعیم

"اے اہل ایمان! تم ان لوگوں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ ہی کے لئے ہو جائے۔"

آیت نمبر 193 سورۃ بقرہ میں ارشاد الٰہی ہے کہ فتنہ ختم ہونے تک قتال کرو گویا اصل مقصود فتنہ ختم کرنا ہے اور اس کے نتیجے میں دین یعنی زندگی گزارنے کا طریقہ اعمال واخلاق ومعیشت اور عبادات ومعاملات سب اللہ کی مرضی کے مطابق ہو جائیں۔ اللہ ہی خالق ومالک ہے وہ جو چاہے حکم کرسکتا ہے مگر وہ سراپا عدل اور اپنے بندوں کے ساتھ رحیم وکریم ہے۔ اس کے جملہ احکام اور تمام مشیت انصاف اور عدل اور انسانی بھلائی پر مبنی ہے۔ اسلام کے بیسیوں نہیں سینکڑوں طریقے اور احکام آج کی مغربی اقوام میں رائج کئے گئے ہیں۔ ان لوگوں نے اسلام کے طرز معیشت ومعاشرت ودیگر احوال واحکام کو جانچا ہے۔ جب نتیجہ بہترین پایا تو ان کو نافذ کردیا۔

اسلام کی عملی زندگی کی تکمیل خلفائے راشدین خصوصاً امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہوئی لہٰذا دانشوران مغرب ان کی مدح کرتے نہیں تھکتے۔ یورپ کے کئی ممالک میں اس دور کے بہت سے قوانین کا نفاذ کیا گیا ہے۔ مثلاً ناروے میں ان قوانین وضوابط کو "عمر لاز" کے نام سے نافذ کیا گیا ہے اور بروایت میاں جناب احمد ایڈووکیٹ جھنگ وہاں پورے ایک سال صرف دو قتل ہوئے اور وہ بھی قاتل پکڑا گیا تو وہ ناروے کا نہیں برصغیر کا تھا۔ جہاں کے قاتل اپنے لمبے ہاتھوں کی وجہ سے فرد جرم سے پہلے ہی رہا ہو جاتے ہیں الا ماشاء اللہ۔ ورنہ "عمر لاز" ناروے کو امن دے چکے ہیں۔

اے کاش وہ لوگ ایمانی روح کو بھی قبول کر لیتے۔ ایمان کے بغیر خاتم المعصومین ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لائے بغیر خالی خولی اعمال اور احکام کو اپنا لینا دنیا تو سنوار سکتا ہے۔ فکر معاد کے بغیر مرنے کے بعد آنیوالی زندگی میں کام نہیں دے سکتا۔ اور ایمان اور توکل علی اللہ ہو تو زہر قاتل بھی سیف اللہ خالد کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

اسلام کا مقصد لوگوں کو خواہ مخواہ قتل کرنا نہیں اسی لئے یہاں لفظ قتل استعمال نہیں ہوا بلکہ باب مفاعلہ سے لفظ قتال آیا ہے۔ یہ لفظ بھی بتا رہا ہے کہ فریق مخالف بھی آمادہ جنگ ہے آمادہ صلح نہیں۔ باب مفاعلہ دو طرفہ عمل کے لئے آیا کرتا ہے۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ قتال فی سبیل اللہ کی حد کہاں تک ہے۔ جنگ جب اللہ کے لئے ہے تو اس کا خاتمہ بھی اللہ کی رضا کے لئے ہوگا یعنی فتنہ مٹانا مقصود ہے جب فتنہ نہ رہے تو نتیجہ میں اللہ کا دین سامنے آرہے گا اور اللہ اپنے بندوں، انسانوں کے ساتھ رحیم ہے، رؤف ہے۔ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتے، ظلم تو بندے خود اپنے نفسوں پر کرتے ہیں۔ رسول رحمت ﷺ نے اسی بات کو یوں فرمایا ہے لوگوں میں سب سے اچھا وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے۔ گویا اللہ اور رسول کا مقصد انسانوں کی بھلائی کے سوا کچھ نہیں۔

خطاب براہ راست اصحاب رسول رضی اللہ عنہم سے ہے اور ان کے واسطے سے تا قیامت آنیوالے اہل ایمان کو۔۔۔ اگر جہاد کسی مکان و زمان کا پابند ہوتا تو خالق کائنات اس کا ذکر فرما دیتے یہاں بغیر کسی قید کے قتال فی سبیل اللہ کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اللہ کے نبی ﷺ نے مزید وضاحت فرما دی کہ "الجہاد ماض الی یوم القیامۃ" (جہاد اور قتال تو قیامت تک چلے گا) باطل سو فیصد کبھی مٹ نہیں جائیگا تو اس کے مقابل امر الٰہی اسلام کی چوٹی سنام الجہاد کیسے ختم ہوسکتا ہے۔

ہاں جہاں جہاں فتنہ مٹتا جائے گا اللہ کا کلمہ بلند ہوتا جائے گا۔ اللہ کے نازل کردہ احکام نافذ ہوتے جائیں گے۔ کفر وفسق ونفاق اور ظلم کے قوانین واحکام مغلوب ومقہور ہوتے جائیں گے۔ وہاں اسلام کی سلامتی اور امن ظاہر وباہر نظر آئیں گے۔ وہاں اگر کسی مصلحت کے تحت اہل ایمان کو عارضی پسپائی بھی اختیار کرنا پڑے گی تو وہیں کے یہود ونصاری دست دعا دراز کرتے مسلمانوں کی واپسی آمد وحکمرانی کے لئے ذہنی وسچے نظر آئیں گے۔ جیسا کہ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی سپہ سالاری میں ہو چکا ہے۔ اسلام کا آخری کار مقصود جنگ ہرگز نہیں، اعلائے کلمۃ اللہ اور نفاذ دین الٰہی ہے۔ صرف فتنہ کفر وشرک کو مٹانا مقصود ہے۔

☆....☆....☆

باب الفیض 18

تحریر: حضرت مولانا صاحبزادہ ابوانیس محمد امیرؒ (فاضل دار العلوم دیوبند)

تسہیل از: مولانا مفتی محمد اشرف بالاکوٹی

تین حجابات

حجاب پردے کو کہتے ہیں یعنی تین پردے ایسے ہیں کہ جن کے ہوتے ہوئے انسان کو معرفت کاملہ نصیب نہیں ہو سکتی۔

(۱) حجاب طبع

حجاب طبع یعنی طبیعت کا پردہ۔ انسان کی طبیعت میں کمانے اور پینے کی خواہش موجود ہو، اس سے خوشی اور غمی کے حالات اس پر طاری ہوں، اگر اس نے اپنی تمام زندگی اس میں ضائع کردی ہو اور اس کو اخلاق صالحہ اور کمالات ناقلہ سے روک دیا ہو اور اس کے دل میں کبھی بھی اخلاق صالحہ اور اور کمالات ناقلہ کے حصول کا خیال نہ آیا ہو تو اس کے آگے راہ حق اور معرفت کاملہ واضح نہ ہوگی (جس طرح حدیث پاک میں ہے اللہ کی راہ میں جہاد کا خیال نہ آیا وہ منافقت کے حصوں میں سے ایک حصہ پر مرا یعنی منافقت کی موت مرا)

(۲) حجاب رسم

حجاب رسم یعنی رسومات کا پردہ۔ ایسا شخص اپنے احوال کا جائزہ لے گا وہ اپنی جان اور دین وایمان کو تباہ کردے۔ دین کو بھول جائے گا اوامر و نواہی الٰہیہ کی پرواہ نہ کرے گا ایسا شخص بارگاہ خداوندی میں خالی ہاتھ آئے گا اور خالی ہاتھ واپس آئے گا۔

(۳) حجاب نور معرفت

حجاب نور معرفت یعنی جاہل صوفی اور جاہل پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر جسے خدا تعالیٰ کے فرمودات اور ذکر و اذکار اور پابندی اسلام کا خیال نہ ہو۔ خالق و مخلوق میں مان لے اور مخلوق کو خالق جان لے۔ رب اور بندہ میں تمیز نہ کر سکے، غیر رب کو معبود و مسجود مان لے۔ نیک لوگوں میں الوہیت کی صفات مان لے ایسا شخص بھی معرفت سے بالکل دور رہتا ہے العیاذ باللہ۔

قبولیت دعا کی شرائط

دعاء کی قبولیت کے لیے بزرگان دین نے چند شرطیں بیان فرمائی ہیں جن میں پہلی شرط مشیت ایزدی ہے۔ دوسری شرط قضاء و قدر کی موافقت ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ کسی محال بات کا سوال نہ ہو۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ دعاء کرنے والے کے لیے دعاء کی قبولیت مفید بھی ہو۔

بہت سے دعاء مانگنے والے دیکھے جاتے ہیں کہ ان کی دعاء میں عجز و انکسار بھی ہوتا ہے اور وہ اخلاق و کردار کے لحاظ سے نیک بھی ہوتے ہیں لیکن ان کی دعاء قبول نہیں ہوتی۔ اس کے برخلاف بعض اہل معصیت بلکہ منکرین حق کی دعائیں قبول ہو جاتی ہیں تو یہ بات لوگوں کے اذہان میں شک پیدا کرتی ہے اور وہ نیک لوگوں کے متعلق بدگمانیوں کو جگہ دیتے ہیں۔ حالانکہ واقع میں یہ ہے کی دعاء کی قبولیت کا انحصار اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے اور وہ اپنی حکمت سے جس کی دعاء چاہتا ہے قبول کر لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے معلق کر دیتا ہے یا سرے سے اس کی دعاء مسترد ہو جاتی ہے اس کا تمام تر دار و مدار اس کی حکمت و علیت پر ہے۔

اشغال و اوراد قادریہ عبادیہ

حضرت مولانا حاجی عباد اللہ قادریؒ فرماتے ہیں کہ اوراد وظائف یہ ہیں کہ تمام نمازوں کے بعد سو سو بار کلمہ طیبہ پڑھا جائے اس طور پر کہ نو بار صرف "لا الٰہ الا اللہ" اور دسویں بار "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اور ہر روز سورۃ الحمد شریف کے لام کو بسم اللہ شریف کے میم سے ملا کر بارہ بار پڑھ لیا کرے اور ہر روز سوتے وقت یہ کلمات ہزار بار پڑھے۔ "اللهم یا قادر یا قدیر یا قوی یا مقتدر" اور مراقبہ یہ ہے کہ "نحن اقرب الیه من حبل الورید" دل سے پڑھے اور شہ رگ سے بھی قریب خدائے قدوس کے وصل کا دھیان کیا کرے یہاں تک کہ مستغرق ہو جائے۔

اشغال و اوراد سہروردیہ

ہر نماز کے بعد "سبحان الله وبحمده" تین ہزار بار پڑھے اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے "اللهم صل وسلم علی محمد ن النبی الامی" سوتے وقت "و کفی بالله و کیلا۔ لا اله الا انت فاتخذتک و کیلا" پانچ سو بار پڑھے اور لفظ "انت" پر یہ دھیان کرے کہ میں خدا تعالیٰ کو مخاطب کر رہا ہوں اور ان سے بات کر رہا ہوں اور وہ حاضر و ناظر ہے۔

عصر کی نماز کے بعد "استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه بالتواب" ایک سو گیارہ بار پڑھ لیا کرے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔ مراقبہ یہ ہے کہ دل سے صرف "اللہ اللہ" کہے اور سانس کو ہر لفظ "اللہ" پر چند منٹ بند کیا کرے اور دل کا تصور جمائے رکھے یعنی یہ خیال رکھے کہ یہ طریقہ مجھ کو میرے پیر نے تعلیم کیا ہے۔

گناہوں کی اقسام

(۱) ظاہری گناہ (۲) باطنی گناہ۔ پس سالک کو چاہیے کہ ظاہری گناہ اور باطنی گناہ سے توبہ کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتے ہیں "انه هو التواب الرحیم" خدا تعالیٰ تواب ہے۔ "تواب" اللہ پاک کا نام مبارک ہے۔ تواب وہ ہے جو گناہوں کے ساتھ مواخذہ نہ کرے اور بندہ کبھی تو اس کی رحمت کی طمع اور رغبت سے توبہ کرتا ہے اور کبھی اس کے عذاب کے خوف سے توبہ کرتا ہے۔ توبہ کے معنی رجوع کے ہیں یعنی بندے کا خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جانا اور رجوع ہونا یہ ہے کہ اس کے احکامات بجا لانا اور اطاعت کرنا اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو ایسی توفیق دے۔ بندہ جب گناہ کرتا ہے اس کا فکر اس کے اندر چھپ جاتا ہے اور ایمان پردہ میں ہو جاتا ہے پھر جب توبہ کرتا ہے وہ فکر اور نور الٰہی رجوع کر آتا ہے یعنی لوٹ آتا ہے۔

توبہ کی دو قسمیں ہیں

(۱) اصلی قسم یعنی خدا تعالیٰ کا تمہارے تئیں توبہ کی توفیق دینا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "ثم تاب علیهم لیتوبوا"

(۲) فرعی قسم جیسے اللہ پاک فرماتے ہیں: "توبوا الی الله جمیعا۔"

ظاہری گناہ یہ ہیں جن سے شریعت نے منع فرمایا ہے اور ان کی توبہ یہ ہے کہ ان اعضاء کو عبادات میں مشغول کرے اور باطنی گناہ قلب اور عقل اور نفس کے ہیں۔

گناہ قلب ذکر الٰہی سے غافل ہونا ہے اور بدگمانی کرنا اور خیالات فاسدہ رکھنا ان کو دور کرنے کے لیے ذکر الٰہی میں مشغول ہو۔ زبان خاموش ہو دل بیدار ہو۔

نفس کے گناہ عالم شہوت کے ساتھ قائم رہنا آرام و عیش کی چیزوں سے الفت رکھنا ہیں۔ اس کو دور کرنے کے لیے ترک شہوات ہیں۔ علائق دنیا کو منقطع کرنا ہے۔

عقل کے گناہ یہ ہیں کہ کرامات کے درپے ہونا۔ استقامت کی تلاش نہ رکھنا اور دریائے مناجات میں طرح طرح سے مستغرق ہونا ہے اس کو دور کرنے کے لیے حضرت شیخ پیر و مرشد سے طالب کرامت نہ ہو بلکہ طالب استقامت ہو۔

حضرت خواجہ حسن بصریؒ اور حضرت رابعہ بصریہ کی ملاقات ہوئی۔ ایک دوسرے سے کرامت کو طلب کیا۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ نے اپنی جائے نماز دریا پر ڈال دی اور اس پر دو رکعت نماز پڑھی۔ حضرت رابعہ بصریہؒ نے اپنی جائے نماز کو ہوا میں معلق کر دیا، اس پر دو رکعت ادا کی۔ بعد ازاں حضرت بی بی رابعہ بصریہ نے فرمایا کہ اے حسن بصری نہ تو تیرا کمال ہے اور نہ ہی میرا کمال ہے جو کام تو نے کیا کہ بیٹھے دریا پر جائے نماز ڈال کر پڑھ جا، دریا میں تو مچھلیاں اور مینڈک بھی رہتے ہیں یہ کام تو وہ بھی کر سکتے ہیں اور جو کام میں نے کیا۔ ہوا میں تو پرندے بھی ٹھہر جاتے ہیں یہ کمال کی چیز نہیں ہے، کمال یہ ہے کہ سنت نبویہ سے نہ میں ادھر جاؤں اور نہ ہی تم ادھر ادھر جاؤ بلکہ پابندی شریعت و سنت ہی بڑی کرامت ہے۔

سلاسل اربعہ (چار سلسلے) سے قبل

ایک فائدہ

میرے حضرت شیخ باب الفیض کے چاروں سلسلے سلیمانی ہیں یعنی حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ سے منسوب ہیں اور دوسری طرف عرب وعجم میں مشہور و معروف جامع سلسلہ حضرت امام المجاہدین شیخ العرب والعجم حضرت مرشدنا سیدنا و مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کا سلسلہ مبارک ہے یہاں پر بہت ہی مناسب معلوم ہوا کہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی عقیدت و محبت حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ کے ساتھ تھی اس کو حضرت قطب الارشاد امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی زبان مبارک والفاظ مبارک میں عرض کر دیا جائے۔ تذکرۃ الرشید جلد دوم ص ۲۸۱ مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور و کراچی پر ارشاد پھر اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی بیعت کا تذکرہ فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب کو خواب میں بشارت ہوئی کہ اس شخص سے مرید ہو جاؤ اور ان کی صورت بھی دکھائی گئی حضرت حاجی صاحبؒ کا اس وقت عزم حضرت شاہ سلیمانؒ صاحب تونسہ شریف والوں سے بیعت کا تھا چنانچہ اس خواب پر حضرت حاجی صاحب رک گئے اور متلاشی ہوئے کہ وہ کون شخص ہیں حتیٰ کہ ایک شخص کی رہبری سے حضرت میاں جی نور محمد صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت میاں جی صاحبؒ نے فرمایا کہ بھائی خواب و خیال کا کچھ اعتبار نہیں کرنا چاہیے اس سے حضرت حاجی صاحبؒ کی ارادت اور بھی زیادہ ہوگئی اور خواہش بیعت کرنے پر فوراً میاں جی نے بیعت فرمالیا۔ (تذکرۃ الرشید ص ۲۸۱ جلد دوم)

☆……☆……☆

جہاد اور تصوف 5

محمد عبید الرحمن

جہاد کا حکم شرعی

حضرات جمہورؒ کے نزدیک جہاد ابتداءً فرض کفایہ ہے اور کچھ صورتوں میں فرض عین ہو جاتا ہے۔ جبکہ سیدنا ابو طلحہ انصاری، سیدنا ابو ایوب انصاری، سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم، سید التابعین حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اور دیگر کچھ حضرات کے نزدیک جہاد ہر حال میں فرض عین ہے۔ ان حضرات کا مستدل وہ نصوص ہیں جن میں علی الاطلاق ترک جہاد پر عذاب الیم اور نفاق پر موت آنے کی وعیدات وارد ہوئی ہیں۔۔۔ ان نصوص کے پیش نظر یہ حضرات فرماتے ہیں کہ چونکہ عذاب الیم اور نفاق کی موت سے بچنا اور ایمان لانا ہر مسلمان پر فرض ہے، اور اس فرض کی تکمیل جہاد ہی کے ذریعے سے ہو سکتی ہے تو جہاد فرض عین ہوا۔

"وقال سعید بن المسیب: ان الجهاد فرض علی کل مسلم فی عینه ابداً، حکاه الماوردی."

(الجامع لاحکام القرآن/ ج ۳/ ص ۳۹/ ط۔ رشیدیہ کوئٹہ)

"و حکی عن سعید بن المسیب: انه من فروض الاعیان، (کما روی عن ابی طلحة الانصاری و ابی ایوب و المقداد بن الاسود عن الصحابة رضی الله عنهم) لقول الله تعالیٰ: ﴿انفروا خفافا و ثقالا و جاهدوا باموالکم و انفسکم فی سبیل الله﴾ (التوبة: ۴۱) ثم قال: ﴿الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما﴾ (التوبة: ۳۹) و قوله سبحانه: ﴿کتب علیکم القتال﴾ (البقرة: ۲۱۶) و روی ابو هریرة رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال: "من مات و لم یغز و لم یحدث نفسه بالغزو مات علی شعبة من النفاق" رواه ابو داؤد.

(فقہ الجہاد للقرضاوی/ ج ۱/ ص ۷۶/ مکتبہ وہبہ قاہرۃ)

لیکن جمہورؒ کے نزدیک جہاد ابتداءً فرض کفایہ ہے۔ "ابتداءً فرض کفایہ" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنے علاقوں میں امن سے رہ رہے ہوں، کافر ان پر حملہ آور نہ ہوں اور بلاد اسلامیہ ہر لحاظ سے محفوظ ہوں، تو جہاد فرض کفایہ ہے ۔۔۔ لیکن یاد رہے کہ اس صورت میں بھی کم سے کم اتنے افراد کا جہاد میں لگنا ضروری ہوگا، جن سے "کفایت" ہو جائے ۔۔۔ یعنی جو مد مقابل دشمن سے لڑنے کے لیے کافی ہو جائیں۔ اگر اس سے کم ہوں گے تو فرض کفایہ ادا نہیں ہوگا، اور "کفایت" متحقق ہونے تک اس کی حیثیت فرض عین کی رہے گی۔

"قال ابن عطیه: و الذی استمر علیه الاجماع ان الجهاد علی کل امة محمد ﷺ فرض کفایة، فاذا قام به من قام من المسلمین سقط عن الباقین الا ان ینزل العدو بساحة الاسلام فهو حینئذ فرض عین."

ابن عطیہ کہتے ہیں: جس بات پر اجماع قائم ہے وہ یہ ہے کہ جہاد امت محمدیہ پر فرض علی الکفایہ ہے۔ اگر اتنے لوگ اس کام میں لگے ہوں جو کفایت کر جائیں تو بقیہ سے فرض ساقط ہو جاتا ہے، ہاں مگر دشمن اسلامی حدود میں آ جائے تو فرض عین ہو جاتا ہے۔ (الجامع لاحکام القرآن/ ج ۲/ ص ۳۹/ تحت قوله تعالیٰ "کتب علیکم القتال" الآیة/ ط۔ رشیدیہ کوئٹہ)

"و عامة المشائخ قالوا: الجهاد فرض علی کل حال، غیر انه قبل النفیر فرض کفایة، و بعد النفیر فرض عین."

اور اکثر مشائخ کا قول یہ ہے کہ جہاد ہر حال میں فرض ہے، ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ نفیر عام سے پہلے فرض کفایہ ہے اور نفیر عام کے بعد فرض عین۔

(المحیط البرہانی/ ج ۷/ ۹۹/ ادارۃ القرآن والمجلس العلمی)

"و اما کیفیة فرض الجهاد، فالأمر فیه لا یخلو من احد وجهین: اما ان کان النفیر عاماً و اما ان لم یکن، فان لم یکن النفیر عاماً فهو فرض کفایة."

رہی فرضیت جہاد کی کیفیت تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ یا تو نفیر عام ہوگا یا نہیں ہوگا۔ پس اگر نفیر عام نہیں ہے تو جہاد فرض کفایہ ہے۔

(بدائع الصنائع/ ج ۶/ ص ۵۷/ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

"والجهاد فرض علی الکفایة اذا قام به قوم سقط عن الباقین."

جہاد فرض کفایہ ہے۔ اگر کچھ لوگ اس کی ادائیگی کے لیے کھڑے ہو جائیں تو باقیوں سے ساقط ہو جائے گا۔

(المغنی لابن قدامہ الحنبلی/ ج ۱۰/ ص ۳۵۹/ دار الفکر بیروت)

"جہاد کا حکم یہ ہے کہ وہ باجماع امت فرض کفایہ ہے۔" (ابن رشد)

"جہاد ابتداء فرض کفایہ ہے، اگر کفار ہم پر لڑائی مسلط نہ کریں۔" (تنویر الابصار شرح رد المحتار)

"کفار اگر اپنے علاقوں میں ہوں اور مسلمانوں پر حملے کی نیت سے نہ نکلے ہوں تو جہاد فرض کفایہ ہے۔" (النووی)

فرض کفایہ جہاد کا مطلب

فرض کفایہ جہاد کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر اتنے لوگ جہاد کے لیے نکل کھڑے ہوں جو اس کام کے لیے کافی ہو جائیں تو باقی لوگوں سے جہاد کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور ان پر جہاد چھوڑنے کا گناہ بھی نہیں رہتا، لیکن اگر سارے مسلمان جہاد چھوڑ کر بیٹھ جائیں تو صحیح قول کے مطابق جتنے بھی لوگ شرعی معذور نہیں ہیں وہ سب گناہگار ہو جائیں گے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس صورت میں سب لوگ گناہگار ہوں گے معذور بھی اور غیر معذور بھی۔

"معنی فرض الکفایة الذی اذا قام به من یکفی، سقط عن سائر الناس، و ان لم یقم به من یکفی اثم الناس کلهم، فالخطاب فی ابتدائه یتناول الجمیع کفرض الاعیان."

فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر جہاد کے لیے اتنے لوگ نکل کھڑے ہوں جن سے کفایت ہو جائے تو وہ فرض باقی سب لوگوں سے ساقط ہو جائے گا اور اگر اتنے لوگ کھڑے نہ ہوں تو سب لوگ گناہگار ہوں گے۔ کیونکہ فرض کفایہ میں بھی فرض عین کی طرح ابتداء خطاب سب مکلفین کو ہوتا ہے۔"

(المغنی لابن قدامہ حنبلیؒ/ ج ۱۰/ ص ۳۵۹/ دار الفکر، بیروت)

"ومعنی الکفایة فی الجهاد ان ینهض للجهاد قوم یکفون فی قتالهم، اما ان یکونوا جنداً لهم دواوین من اجل ذالک، او یکونوا قد اعدوا انفسهم له تبرعا، بحیث اذا قصدهم العدو حصلت المنعة بهم، و یکون فی الثغور من یدفع العدو عنها، و یبعث فی سنة جیش یغیرون علی العدو."

جہاد میں "کفایہ" کا مطلب یہ ہے کہ جہاد کے لیے اتنے لوگ کھڑے ہو جائیں جو مد مقابل دشمن سے لڑنے کے لیے کافی ہوں، عام ازیں وہ باقاعدہ فوج ہوں جن کو وظیفہ ملتا ہو، یا وہ عوام ہوں اور انہوں نے تبرعاً خود کو جہاد کے لیے تیار کیا ہو، اس طور پر کہ جب دشمن حملہ آور ہو وہ دفاع کر سکیں اور سرحدوں پر اتنے لوگ موجود رہنے چاہئیں کہ جو سرحدوں سے دشمن کو ہٹا سکیں، اور سال میں کم از کم ایک لشکر بھیجا جائے جو دشمن پر (ان کے ملکوں اور علاقوں میں) غارت ڈالے۔"

(المغنی لابن قدامہ حنبلیؒ/ ج ۱۰/ ص ۳۵۹/ دار الفکر، بیروت)

احناف میں سے علامہ کاسانی جنہیں "ملک العلماء" (علماء کے بادشاہ) کا لقب دیا گیا ہے وہ لکھتے ہیں:

"وان ضعف اهل ثغر عن مقاومة الکفرة و خیف علیهم من العدو فعلی من وراءهم من المسلمین الاقرب فالاقرب ان ینفروا الیهم و ان یمدوهم بالسلاح و الکراع و المال لما ذکرنا انه فرض علی الناس کلهم ممن هو من اهل الجهاد لکن الفرض یسقط عنهم بحصول الکفایة بالبعض، فما لم یحصل لا یسقط."

اگر سرحدوں پر مقیم لوگ کافروں کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ جائیں اور ان پر دشمن کے چڑھ آنے کا خوف ہو تو ان کے پیچھے والے مسلمانوں پر الاقرب فالاقرب کی ترتیب کے مطابق لازم ہوگا کہ وہ ان مسلمانوں کی طرف کوچ کریں اور اسلحہ، گھوڑے اور مال کے ذریعے ان کی مدد کریں، کیونکہ ہم بتا چکے ہیں کہ جہاد ان سب لوگوں پر فرض ہے جو جہاد کے اہل ہوں۔ (یعنی معذور، اپاہج وغیرہ نہ ہوں) لیکن فرض ان سے ساقط ہوتا ہے "کفایت" حاصل ہو جانے کی وجہ سے۔ (یعنی اس وجہ سے کہ جہاد میں جتنے لوگ نکلے ہوئے ہیں وہ مد مقابل دشمن کے مقابلے کے لیے کافی ہیں) پس جب تک "کفایت" کا حصول متحقق نہ ہوگا اس وقت تک فرض ساقط نہ ہوگا۔

(بدائع الصنائع/ ج ۶/ ص ۵۸/ کتاب السیر/ ط۔ رشیدیہ کوئٹہ)

ایک اور مقام پر جہاد کے فرض کفایہ ہونے کی علت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"و لان ما فرض له الجهاد و هو الدعوة الی الاسلام و اعلاء الدین الحق و دفع شر الکفرة و قهرهم یحصل لقیام البعض به"

وہ مقصد جس کے لیے جہاد کو فرض کیا گیا، وہ ہے اسلام کی دعوت، دین حق کی سربلندی، کافروں کے شر کا توڑ اور کافروں کو مغلوب کرنا الخ۔۔۔"

(بدائع الصنائع/ ج ۶/ ص ۵۷/ کتاب السیر/ ط۔ رشیدیہ کوئٹہ)

اس عبارت سے یہ نکتہ معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام کی دعوت کا مسلسل جاری رہنا، دین حق کا دنیا میں سربلند اور معزز ہونا، کافروں کے شر کا توڑنا اور کافروں کو مغلوب کرنا فرضیت جہاد کے مقاصد میں سے ہے اور جب تک یہ مقصد حاصل نہ ہو جائے جہاد کا مقصد پورا نہ ہوگا خواہ جہاد فرض کفایہ ہی کیوں نہ ہو ۔۔۔ لہٰذا اگر مقصد جہاد کے حصول کے لیے مثال کے طور پر ایک ہزار مجاہدین کی ضرورت ہوگی تو پانچ سو مجاہدین سے "فرض کفایہ" ادا نہ ہوگا ۔۔۔

"و ایاک ان تتوهم ان فرضیته تسقط عن اهل الهند بقیام اهل الروم مثلاً، بل یفرض علی الاقرب فالاقرب من العدو الی ان تقع الکفایة، فلو لم تقع الکفایة الا بکل الناس فرض عینا کصلوٰة و صوم ۔۔۔"

خبردار! کوئی اس وہم میں مبتلا نہ ہو کہ (فرض کفایہ جہاد میں) روم والوں کے جہاد کرنے سے ہندوستان والوں سے جہاد کی فرضیت ساقط ہو جائے گی۔ نہیں، بلکہ جہاد فرض ہوتا چلا جائیگا الاقرب فالاقرب کی ترتیب پر یہاں تک کہ "کفایہ" واقع ہو جائے۔ (یعنی دشمن کے مقابلے کے لیے درکار مجاہدین کی تعداد میسر آ جائے) پس اگر سب مسلمانوں کے بغیر "کفایہ" واقع نہ ہو تو جہاد (سب پر) نماز، روزے کی طرح فرض عین ہو جائے گا۔"

(الدر المختار/ ج ۶/ ص ۱۹۸/ کتاب الجہاد/ ط۔ رشیدیہ کوئٹہ)

در مختار کی اس عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"قوله: (بقیام اهل الروم مثلاً) اذ لا یندفع بقتالهم الشر عن الهنود المسلمین."

علامہ حصکفیؒ کا یہ کہنا کہ اہل روم کے جہاد کی وجہ سے اہل ہند سے جہاد کی فرضیت ساقط نہ ہوگی، اس کی وجہ یہ ہے کہ روم والوں کے جہاد سے ہندوستان کے مسلمانوں سے (کافروں) کا شر دور نہ ہوگا۔ (اس لیے ہندوستان کے مسلمانوں پر اپنے مد مقابل کافروں سے لڑنا الگ اور مستقل فرض ہوگا۔ اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے یہی ضابطہ ہے۔)

(رد المحتار/ ج ۶/ ص ۱۹۸/ کتاب الجہاد/ ط۔ رشیدیہ کوئٹہ)

فائدہ: علامہ حصکفیؒ اور علامہ ابن عابدینؒ کی اس تقریر سے اس مغالطے کی بالکل صاف نفی ہوگئی جو مسلمانوں میں بہت عام ہے۔ وہ مغالطہ یہ ہے کہ جہاد کے فرض کفایہ ہونے کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ دنیا بھر میں کہیں بھی کچھ مسلمان اگر جہاد میں مصروف ہوں تو بس فرض کفایہ جہاد ادا ہو گیا۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں، بلکہ جہاد کے فرض کفایہ ہونے کی صورت میں بھی ہر مقام جنگ اور ہر محاذ جنگ پر اتنے مسلمانوں کا جہاد میں نکلنا ضروری ہے جو دشمن کا مقابلہ کرنے اور اس کا زور توڑنے کے لیے کافی ہوں، حضرات فقہائے کرام رحمہم اللہ کی مذکورہ بالا عبارات سے یہ بات بالکل واضح بھی جاری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (جاری ہے)

☆……☆……☆

تاجرو! جنت کیسے جاؤ گے؟ 9

انتخاب: شفیق الرحمن

محنت مزدوری کے کام کی تھکاوٹ مغفرت کا باعث ہے

عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال: "قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم من امسیٰ کالا من عمل یدیه امسیٰ مغفوراً"۔ (کنز العمال)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص شام کو ہاتھ کی کمائی سے تھک کر چور ہو گیا ہو تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

فائدہ: کسب اور حلال کمائی عبادت ہے، بیوی، بچوں، قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرنے کا ذریعہ ہے جو کہ عبادت ہے۔۔۔۔ اور جو چیز عبادت ہو اس میں مشقت ہوتی ہے اور مشقت میں اجر وثواب ہے اور ثواب سے گناہوں کی معافی اور درجات بلند ہوتے ہیں۔

پس جو شخص دن بھر کمائی اور مزدوری سے شام کو تھک کر چور ہو گیا، تو اس تعب اور مشقت پر بھی اجر وثواب ملے گا، اگر اس نے وہ کام شریعت کے مطابق کیا ہو ۔۔۔ کام میں مشغولیت کے وقت اللہ تعالیٰ کے فرائض کو وقت پر ادا کیا گیا ہو، پھر یہ مشقت اجر وثواب کا باعث ہوگی ۔۔۔ اگر خدانخواستہ اس وقت میں نماز و جماعت کی کوئی پرواہ نہ کی ہوگی اور سارا دن مشقت اٹھاتا رہا ہو، تو پھر یہ مشقت اور تھکاوٹ بجائے اجر وثواب کے عذاب کا سبب ہوگی ۔۔۔ جس کے متعلق قرآن پاک صاف اور واضح الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

"فی جنت یتسآءلون، عن المجرمین، ماسلککم فی سقر، قالوا لم نک من المصلین"۔ (سورۃ المدثر)

ترجمہ: جو لوگ بہشت میں ہوں گے وہ دوزخ والے سے پوچھیں گے تم دوزخ میں کیوں پڑے ہو؟ ۔۔۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

رزق حلال حاصل کرنے میں مشقت ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال: "قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم ان الله تعالیٰ یحب ان یری عبده تعباً فی طلب الحلال"۔ (کنز العمال)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ اپنے کو حلال کی طلب میں تھکا ہوا دیکھیں۔

فائدہ: حلال کمائی میں جو مشقت اور پریشانی ہوتی ۔۔۔ اللہ تعالیٰ اسے محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ۔۔۔ یعنی اس پر خوش ہوتے ہیں، خیال رہے کہ عموماً حلال کمائی اور آمدنی کے حصول میں وقت اور تعب ہوتا ہے، حرام میں نہیں ۔۔۔ آپ رشوت ہی کو دیکھ لیجئے ۔۔۔ ٹھیکے میں خیانت کو دیکھ لیجئے ۔۔۔ سودی بینکوں کی ملازمت کی تنخواہ دیکھ لیجئے، کہ اس میں مشقت اور تعب نہیں اور آمدنی بہت ہی زیادہ ہوتی ہے ۔۔۔ اس کے خلاف حلال کمائی، مزدوری کی مزدوری دیکھ لیجئے اس میں مشقت زیادہ اور اجرت کم ہے۔

پس اے تاجرو! حلال کمائی کے تعب و مشقت کو برداشت کرلو، اور اس حرام کو جس میں آمدنی بھی زائد اور مشقت بھی نہیں اسے چھوڑ دو اور خدا کو خوش کرلو، دنیا نہیں تو آخرت کی دولت تو مل ہی جائے گی۔

بازار اللہ تعالیٰ کے دسترخوان ہیں

عن الحسن البصری قال: "الاسواق موائد الله فمن اتاها اصاب منها"۔ (شرح احیاء)

حضرت حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ یہ بازار خدا کے دسترخوان ہیں، جو یہاں لینے آئے گا وہ ضرور پائے گا۔

فائدہ: مطلب ظاہر ہے اللہ تعالیٰ نے کسب حلال اور معاش کے مراکز بنائے ہیں ۔۔۔ جو شخص اس میں حلال کمائی کے لئے جائے گا تو ضرور اسے پائے گا ۔۔۔ اور جو گھر بیٹھا ضرورت بیٹھا ستاتا رہے گا وہ خدا کے رزق سے محروم رہے گا ۔۔۔ پس ضروری معاش کی خاطر بازار جانے میں کوئی برائی نہیں ہے قرآن پاک صاف اور واضح الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

"ویمشون فی الاسواق"

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اپنی ضرورت کی خاطر بازار میں جایا کرتے تھے۔ ہاں بلا ضرورت بازار میں جانا اچھا نہیں ہے ۔۔۔ کیونکہ حدیث مبارکہ میں اسے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی جگہ بتایا گیا ہے۔

بہترین رزق ومعیشت کون؟

عن سعد بن وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال: "قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم سمعت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یقول خیر الذکر الخفی وخیر الرزق ما یکفی"۔ (الترغیب والترہیب)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بہترین ذکر خفی (یعنی آہستہ) ہے اور بہترین رزق وہ ہے جو گذارے کیلئے کافی ہو" (یعنی عیش اور فراوانی کے لائق نہ ہو)۔

فائدہ: ما یکفی سے مراد وہ مال ہے جس سے زندگی گذر جائے، ضروریات زندگی پوری ہو جائے، انسان کسی کا محتاج نہ ہو ۔۔۔ ہاں مگر ضروریات زندگی سے زائد فراوانی اور اسراف نہ ہو، اتنے مال سے اور ایسی زندگی سے آخرت کا مواخذہ اور گرفت نہ ہوگی ۔۔۔ ایسی بقدر کفایت روزی گناہ کا ذریعہ نہیں ہوتا ۔۔۔ اس لئے کہ حدیث پاک میں اس کی تعریف کی گئی ہے ۔۔۔ کیونکہ مال کی وسعت اکثر گناہ اور غفلت کا باعث ہوتا ہے ۔۔۔ آخرت کی فکر ختم ہو جاتی ہے ۔۔۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے اہل وعیال کیلئے بقدر کفایت رزق کی دعا فرمایا کرتے تھے۔

رزق کے لئے محض وظیفہ اور دعا پر اکتفاء کرنا منع ہے

"قال عمر رضی الله تعالیٰ عنه لا یقعد احدکم عن طلب الرزق ویقول اللهم ارزقنی"۔ (شرح احیاء)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایسا کوئی نہ کرے کہ رزق کی تلاش سے بیٹھ جائے اور دعا کرتا پھرے اے اللہ! مجھے رزق دے۔

فائدہ: اللہ پاک نے دنیا کو دار الاسباب بنایا ہے، اور حصول رزق کو اسباب کے دائرے میں رکھا ہے۔۔۔۔ خدا کے سب سے زیادہ برگزیدہ اور مقرب بندے حضرات انبیاء علیہم السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسباب اختیار کرنے کے فرمایا اور اسباب کے دائرے میں روزی سے نوازا۔۔۔۔ صحیح مسلم کی میں ایک حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے ایک پیارے اور محبوب پیغمبر علیہ السلام کا تذکرہ اس طرح آیا ہے۔

"کان زکریا نجاراً"

حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے ۔۔۔ آپ دیکھ کر حیران ہو جائے گے کہ اتنے محبوب پیغمبر اپنے ہاتھ سے کمائی کیا کرتے تھے ۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں لکڑی کے کام میں برکت دی رکھی تھی ۔۔۔۔ اس کمائی سے وہ اپنے گھر کے اخراجات پورے کرتے تھے ۔۔۔۔ کیونکہ اسباب اختیار کرنا خدائی قانون اور قدرت کا ایک زمینی نظام ہے ۔۔۔ لہٰذا اسباب رزق اختیار نہ کرنا اور اس میں نہ لگنا اور وسعت رزق کی خاطر دعا اور اس کے وظیفہ میں لگنا قانون اور ضابطہ ہی کے خلاف ہے۔

پس اس سے ان لوگوں کے طریقہ کی تغلیط اور جہالت معلوم ہوتی ہے، جو صبح شام رزق اور وسعت رزق کا وظیفہ تو خوب پڑھتے ہیں ۔۔۔ مگر دکان اور تجارت میں اپنا وقت نہیں لگاتے ہیں، پس صحیح طریقہ یہ ہے کہ اسباب رزق اختیار کرنے کے بعد دعا کریں۔

روزی کا دروازہ کھلا ہوا ہے محنت کر کے حاصل کر لو

عن الزبیر رضی الله تعالیٰ عنه قال: "قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه واله وسلم ان باب الرزق مفتوح من لدن العرش الی قرار بطن الارض یرزق الله کل عبد علی قدر همته وهمته"۔ (جامع صغیر)

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "عرش سے لیکر زمین کی گہرائی تک رزق کا دروازہ کھلا ہے ۔۔۔ اللہ پاک ہر بندے کو اس کی محنت اور سعی و ہمت کے بقدر روزی سے نوازتا ہے"۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ آسمان سے لیکر زمین کے نیچے تک روزی کے اسباب پیدا کیے ہیں ۔۔۔ چنانچہ فضاء سماوی، آسمان میں بھی اسباب رزق ہیں جیسے ہوائی سروس، زمین کے نیچے تک روزی کے اسباب میں زمین کی کھدائی سے متعلق امور ہیں۔

پس اے لوگو! اللہ کے فرائض شرعیہ کو ادا کرتے ہوئے رزق کو محنت و مشقت سے حاصل کرلو، اسباب کے دائرے میں جتنی اور جب محنت کرو گے اتنی اور اس وقت پاؤ گے۔

☆……☆……☆

سعودیہ: صحرا برفباری سے ڈھک گئے، ریاض میں تیز بارش

وسطی، شمالی علاقوں میں صحرا اور ریگزار سفید چادر سے ڈھک گئے۔ لطف اندوز ہونے کیلئے سیاحوں کی آمد، سیکورٹی سخت

ریاض (نیٹ نیوز) سعودی عرب کے وسطی اور شمال مغربی علاقوں میں برفباری سے صحرا اور ریگزار ڈھک گئے، دوسری جانب ریاض سمیت مشرقی صوبے اور تبوک میں موسلا دھار بارشوں کا سلسلہ جاری ہے۔ خوشگوار موسم سے لطف اندوز ہونے کیلئے سیاحوں کی بڑی تعداد ان علاقوں میں پہنچ رہی ہے، جن کی سیکورٹی کیلئے سخت اقدامات کئے گئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق سعودی محکمہ موسمیات کی جانب سے آئندہ چند دنوں میں مزید برفباری اور تیز بارشوں کی پیشگوئی کے بعد محکمہ سیکورٹی کے حکام کو پوری طرح چوکس کر دیا گیا ہے۔ حالیہ برفباری الطریف، القریات، الحدیثہ اور ... کے علاقوں میں ہوئی ہے۔ تبوک میں سعودی ہلال احمر کے ترجمان خالد العنیزی نے اضافی اہلکاروں کے ہمراہ ایسی ٹیمیں ان علاقوں میں پہنچنے والے سیاحوں کی دیکھ بھال کیلئے بھیجی ہیں۔ سیاحوں کی آمد کے باعث بہت سے مقامات پر ٹریفک جام کی صورتحال بھی پیدا ہوگئی ہے۔ سول ڈیفنس نے عوام کو ابتدائی انتباہ جاری کر دیا ہے، تاکہ وہ اس طرح کے شدید موسمی حالات میں اپنا خیال رکھیں اور حفاظتی اقدامات کی پیروی کریں۔ یاد رہے کہ پچھلے مہینے میں بھی انہی علاقوں میں شدید برفباری ہوئی تھی۔

سابق معزول مصری صدر محمد مرسی کی عمر قید کی سزا کالعدم

قاہرہ (نیٹ نیوز) مصر کی اعلیٰ ترین عدالت نے سابق صدر محمد مرسی کی عمر قید کی سزا کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ان کے خلاف مقدمات کی دوبارہ سماعت کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے سابق صدر محمد مرسی کے خلاف غیر ملکی تنظیموں کے تعاون سے دہشت گردی کی سازش کرنے کے الزامات کی دوبارہ تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ گزشتہ ہفتے ایک عدالت نے 2011 میں جیل توڑنے کے ایک واقعے میں مرسی کو سنائی گئی سزائے موت کو کالعدم قرار دیا تھا۔ سابق صدر محمد مرسی 2 مختلف مقدمات میں سنائی گئی سزا کے نتیجے میں کافی عرصے سے جیل میں قید ہیں۔ یاد رہے کہ 2012 میں مصر میں حکومت مخالف تحریک کے بعد محمد مرسی مصر کے پہلے منتخب صدر تھے۔ لیکن ایک سال کے بعد فوج نے ان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا۔ مصر کے سرکاری اخبار الاہرام کے مطابق عدالت نے مرسی اور اخوان المسلمین کے دیگر رہنماؤں سمیت 16 افراد کی سزائے موت کو منسوخ کیا ہے۔ محمد مرسی کے وکیل نے بتایا کہ مرسی کے خلاف جو فیصلہ ہوا تھا، اس میں بہت سی قانونی غلطیاں تھیں۔ محمد مرسی کے حامیوں کا کہنا ہے کہ ان کے خلاف مختلف مقدمات کی تحقیقات فوجی بغاوت کو قانونی شکل قرار دینے کی ایک کوشش ہے۔

بندر کی وجہ سے تصادم، 20 افراد ہلاک، درجنوں زخمی

طرابلس (نیٹ نیوز) لیبیا میں ایک پالتو بندر کی وجہ سے دو قبائل میں خونی لڑائی چھڑ گئی۔ مشتعل افراد نے ایک دوسرے پر حملہ آور ہوکر کم از کم 20 افراد کو ہلاک کر دیا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق یہ افسوسناک واقعہ جنوبی لیبیا کے شہر سبہا میں پیش آیا۔ رپورٹس کے مطابق ایک پالتو بندر اس تمام تصادم کی وجہ بنا، جس نے مبینہ طور پر سکول طالبات پر حملہ کیا تھا۔ اس واقعہ کے بعد ابتدائی لڑائی میں بندر کے ساتھ تین افراد کو قتل کر دیا گیا۔ لیکن جھڑپیں اس وقت شدید ہوئیں جب قتل کا بدلہ لینے کیلئے قبیلہ سلیمان اور قذاذفہ کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی جو کئی دن تک جاری رہی۔

آئیووا: آئل ریفائنری میں لگی آگ بجھاتے ہوئے 6 فائر فائٹرز زخمی

ترک گورنر کے دفتر پر خودکش حملہ، 2 افراد جاں بحق، 33 زخمی

خاتون بمبار گاڑی چلا کر پارکنگ میں داخل ہوئی، کرد باغیوں کے ملوث ہونے کا شبہ

انقرہ (نیٹ نیوز) ترکی کے جنوبی شہر ادانا میں گورنر کے دفتر کے باہر خودکش حملے سے 2 افراد جاں بحق اور 33 زخمی ہوگئے ہیں۔ خاتون بمبار نے کار دھماکہ دفتر کی پارکنگ میں کیا، جس کے نتیجے میں قریبی عمارتوں کے شیشے اور کھڑکیاں ٹوٹ گئیں، جبکہ جائے وقوعہ پر دھوئیں کے گہرے بادل چھا گئے۔ ہلاکتوں میں اضافے کا بھی خدشہ ہے۔ ترک حکام کو حملے میں کرد باغیوں کے ملوث ہونے کا شبہ ہے۔ ... دھماکے کا ہدف ایک سرکاری عمارت تھی۔ اس دھماکے کے بعد سامنے والے ویڈیو مناظر میں دیکھا گیا کہ پارکنگ کی جگہ پر موجود کئی گاڑیوں نے آگ پکڑ لی۔ بتایا گیا ہے کہ اس دھماکے سے ایک 6 منزلہ سرکاری عمارت کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ ادانا انجرلک کے فضائی اڈے سے 16 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، جسے امریکی فوج شام میں داعش کو نشانہ بنانے کیلئے استعمال کرتی ہے۔ ...

اسرائیل کے شہر حیفہ کے جنگل میں لگنے والی خوفناک آگ جس نے آبادی کو لپیٹ میں لے لیا ہے

گولن کے حامی مزید 15 ہزار ترک سرکاری ملازمین برطرف

انقرہ (نیٹ نیوز) ترکی میں ناکام فوجی بغاوت میں ملوث ہونے پر مسلح افواج کے 1988 اور پولیس کے 7586 اہلکاروں سمیت مزید 15 ہزار سرکاری ملازمین کو نوکریوں سے برطرف کیا گیا ہے۔ حکام نے ملک میں مزید 9 میڈیا گروپوں اور 18 تنظیموں ... اداروں کے علاوہ دیگر 500 اداروں کو بند کر دیا ہے۔ برطانوی خبر رساں ایجنسی رائٹرز نے ترک حکام کے حوالے سے بتایا ہے کہ حالیہ برطرفیوں سے پہلے ناکام بغاوت کی کوشش کے بعد 18 ہزار سے زائد گرفتاریاں عمل میں لائی جاچکی ہیں۔

حلب میں محصور شامیوں کی مدد کیلئے ترک صدر طیب اردگان متحرک

پیوٹن کو فون، بشار فوج کے حملوں پر بھی تبادلہ خیال، تارکین وطن کیلئے سرحد کھولنے کا انتباہ

دمشق (نیٹ نیوز) حلب میں محصور شامیوں کی مدد کیلئے ترک صدر اردگان متحرک ہوگئے اور انہوں نے حلب کے مسائل پر پیوٹن سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا ہے۔ ...

کیلیفورنیا: مسلمانوں کو امریکہ چھوڑنے کی دھمکیاں، انتہا پسندوں کا مسجد پر حملہ

فجر کے بعد کریکر پھینکے، دیواروں پر نازیبا کلمات لکھ کر فرار، نسل کشی کے خطوط ملنے پر امریکی مساجد انتظامیہ پریشان

واشنگٹن، وادسٹاک ہوم (نیٹ نیوز) امریکہ سمیت یورپ میں گوروں کی اسلام دشمنی عروج پر پہنچ گئی ہے۔ کیلیفورنیا میں مسلمانوں کو امریکہ چھوڑنے کی دھمکیاں ملنے لگی ہیں۔ انتہا پسندوں کی جانب سے مساجد کو بھیجے گئے خطوط میں کہا ہے کہ امریکہ کو صاف کرنے کی شروعات مسلمانوں سے کی جائے گی۔ ادھر سویڈن میں شرپسندوں نے مسجد میں گھس کر حملہ کر دیا۔ ...

کشمیری عوام پاکستان سے الحاق چاہتے ہیں، صلاح الدین

بھارت جتنے مظالم ڈھالے کشمیریوں کو زیادہ عرصے تک اپنے تسلط میں نہیں رکھ سکتا

کراچی (خبر ایجنسی) حزب المجاہدین کے کمانڈر سید صلاح الدین نے کہا کہ بھارت خواہ کتنے ہی مظالم ڈھالے کشمیریوں کو زیادہ عرصے تک اپنے تسلط میں نہیں رکھ سکتا۔ 27 اکتوبر 1947 سے مقبوضہ کشمیر پر بھارت نے تسلط جمایا ہوا ہے اور عوام غاصب افواج سے پنجہ آزمائی کر رہے ہیں۔ کشمیریوں کا واحد مطالبہ ہے کہ انہیں حق خود ارادیت دیا جائے جبکہ عالمی برادری، اقوام متحدہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اور کشمیریوں کو ان کے جائز حق سے محروم رکھا گیا ہے۔ کشمیری عوام بھارت کی غلامی قبول کرنے کے بجائے پاکستان سے الحاق چاہتے ہیں اور کشمیریوں کے دل پاکستان کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔

سعودی عرب کی جیل میں سزائے موت کے قیدی کی شادی

نجران (نیٹ نیوز) سعودی عرب کے شہر نجران کی جیل میں سزائے موت کے قیدی کی شادی کرا دی گئی۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق سالم حسن الکربی نامی سزائے موت کا یہ قیدی نجران جیل میں قید ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے جیل میں ہی قیدی کی شادی کا اہتمام کیا۔ سالم حسن الکربی کی شادی اس کے قبیلے کی ایک خاتون سے کی گئی۔ اس موقع پر جیل میں شادی کی تقریب کا بھرپور اہتمام کیا گیا تھا۔

بھارت میں نوجوان قبول اسلام کی پاداش میں قتل، آخر وقت تک ڈٹا رہا

فیصل کا تعلق کیرالہ سے تھا، ایمان لانے کے بعد اس کو کسی چیز کا خوف نہ تھا

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارت میں ایک نومسلم نوجوان کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ یہ نوجوان گزشتہ کئی ماہ سے نوکری کے سلسلے میں سعودی عرب میں مقیم تھا جہاں اس نے مسلمانوں کی تعلیمات سے متاثر ہوکر اسلام قبول کر لیا تھا۔ ...

امریکا: 6 افراد ہلاک، متعدد زخمی

چین میں زیر تعمیر پلیٹ فارم گرنے سے 74 افراد ہلاک، متعدد زخمی

حادثے کی جگہ کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد معلوم نہیں کی جاسکی، ملبے تلے مزید افراد دبے ہو سکتے ہیں، رپورٹ

بیجنگ (نیٹ نیوز) چین کے صوبے جیانگ شی میں پاور پلانٹ کے کولنگ ٹاور میں زیر تعمیر پلیٹ فارم منہدم ہونے سے 74 مزدور ہلاک جبکہ درجنوں زخمی ہوگئے۔ ...

ایران، دو ٹرینوں میں تصادم، 31 افراد ہلاک، 100 زخمی

بیشتر کی حالت نازک، مشہد جانے والی ٹرین خرابی کے باعث کھڑی تھی، دوسری ٹکرا گئی

ایران میں ہیلی کاپٹر گر کر تباہ، 5 افراد ہلاک

افغان صوبہ جوزجان میں شدید سردی سے 15 افراد جاں بحق

مرنے والوں میں 10 بچے، 2 خواتین، 3 معمر افراد شامل، سینکڑوں بیمار ہوگئے

جنگی جنون، بھارت کا ایک اور ایٹمی میزائل اگنی ون کا تجربہ

میزائل نے اڑیسہ میں 700 کلومیٹر دور ہدف کو نشانہ بنایا، تجربہ فوجی مشقوں کا حصہ تھا، حکام

صومالیہ میں کار بم دھماکہ، 11 ہلاک

کرنسی بحران: متعدد بھارتی ریاستوں میں ہنگامے، مودی مخالف ریلیاں

بہار میں ٹرینیں روک دی گئیں، گجرات میں بھی مظاہرہ، پارلیمنٹ میں اپوزیشن کا احتجاج، مودی کو ہٹا کر رہوں گی، ممتا بینرجی

قادیانیوں کو تعلیمی اداروں کی واپسی کا فیصلہ مسترد

ہفتۂ کشمیر

ہفتۂ فلسطین

ہفتۂ عراق، شام

ہفتۂ افغانستان

بقیہ 1

بقیہ 2

بقیہ 3

بقیہ 4

بقیہ 5

بقیہ 6

بقیہ 7

بقیہ 8

بقیہ 9

بقیہ 10

بقیہ 11

بقیہ 12

بقیہ 13

بقیہ 14

بقیہ 15

بقیہ 16

بقیہ 17

بقیہ 18

تحفۃ القلم

معارفِ جہاد

تزکیۂ نفس کی برکت

جو لوگ اپنے نفوس کا تزکیہ چاہتے ہیں اور اس کی طلب صادق رکھتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کس قدر عزت اور مقام رکھتے ہیں خواہ دنیا میں ان کی حالت بظاہر خستہ اور کمزور ہی کیوں نہ ہو لیکن جو لوگ اپنے نفوس کا تزکیہ نہیں چاہتے اور نفس پرستی کے خوگر ہو چکے ہیں وہ دنیا میں ظاہری طور پر جتنے بلند اور شاندار نظر آئیں اللہ کے ہاں وہ بالکل بے قدر ہوتے ہیں۔ (یہود کی چالیس بیماریاں: ص ۱۴۸)

تقویٰ کیا ہے؟

اپنے نفس سرکش کو لگام دینے کا نام تقویٰ ہے ۔۔۔ یا یوں کہا جائے کہ تقویٰ ہی وہ لگام ہے جس کے ذریعے سے نفس سرکش کو قابو کیا جا سکتا ہے اور اسے سدھارا جا سکتا ہے ۔۔۔ اور تقویٰ کے معنی ہیں اپنے دل کو گناہوں کے چھوڑنے پر مضبوط کر لینا ۔۔۔ پس جو شخص اپنے دل کو گناہوں سے پاک کر لیتا ہے اور گناہوں کے چھوڑنے کا عزم مصمم کر لیتا ہے، وہی شخص متقی کہلاتا ہے۔ (یہود کی چالیس بیماریاں: ص ۱۵۲)

افاداتِ اکابر

فتنوں کی قسمیں:

ہر دور میں فتنوں کی مختلف صورتیں رہی ہیں لیکن بنیادی طور پر فتنے دو قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) ایک عملی فتنے (۲) دوسرے علمی فتنے

عملی فتنے:

گناہوں کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں جو امت میں عام ہو جاتی ہیں، زنا اور شراب کی کثرت، سود خوری، رشوت ستانی، بے حیائی و عریانی، رقص و سرود، اس کے نتیجے میں استبداد، کذب و افتراء، بد عہدی و بد معاملگی وغیرہ یہ اخلاقی بیماریاں جو معاشرہ میں پیدا ہوتی ہیں ان کے مختلف اور متنوع وجوہ و اسباب ہوتے ہیں، بہر صورت ان بد اخلاقیوں اور بد اعمالیوں کے اثرات نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ سارے ہی اعمال صالحہ پر پڑتے ہیں جنکی ان برائیوں میں کثرت و ہمہ گیری پیدا ہوتی ہے آتی ہی ان نیکیوں میں ضعف و اضمحلال اور کمی آجاتی ہے۔

عہدِ زریں

کوفے کے اُمراء جنگی مہمات پر

تذکرہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف عبداللہ بن سبا یہودی نے کوفہ میں فتنہ انگیزی کی کوششیں کیں اور اس کو ہمت اس لئے بھی ہوگئی کہ اس وقت کوفہ کے اکثر بڑے لوگ جنگی مہمات کے سلسلے میں کوفے سے باہر تھے۔ چنانچہ اشعث بن قیس کندی آذربیجان کی طرف
سعید بن قیس رے کی طرف
نسیر بن دیسم ہمدان کی طرف
سائب بن اقرع اصفہان کی طرف
مالک بن حبیب ماہ کی طرف
حکیم بن سلام حزامی موصل کی طرف
جریر بن عبداللہ بجلی قرقیسیا کی طرف
سلمان بن ربیعہ باب (دربند) کی طرف
عتیبہ بن نہاس حلوان کی طرف
اور قعقاع بن عمرو ان سب کے چیف قائد تھے۔
ان کی فتوحات مسلمانوں کو فائدہ پہنچا رہی تھی اور اندر فتنے بھی سر اٹھا رہے تھے اور یہ بھی شاید اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ صحابہ کے بعد والوں کی آزمائش شاید اسی طرح ہونی تھی۔

☆۔۔۔☆۔۔۔☆

وقد سعيد بن العاص إلى عثمان سنة إحدى عشرة من خلافة عثمان. وكان سعيد قد ولي قبل مخرجه إلى عثمان بسنة ونيف.

تابندہ ستارے

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ (60)

ابو حفصہ

صلاح الدین کے ندیم قاضی فاضل نے بھی اس بیان کی تائید کی ہے اور لکھا ہے کہ خلیفہ عاضد کا انتقال یوم عاشورا کو ہوا اور اس سے دو دن پہلے اس کا خطبہ موقوف کیا گیا۔ صلاح الدین نے العاضد کے پسماندگان سے نہایت عمدہ سلوک کیا۔ ان کی رہائش کے لئے علیحدہ مکانات وقف کر دیے اور گزر اوقات کے لیے معقول رقم مقرر کر دی۔

۔۔۔ سے زیادہ قیمتی جواہرات اور کئی دوسرے تحائف صلاح الدین نے نورالدین کی خدمت میں بھیج دیے اور اس کے ساتھ ہی العاضد کے انتقال اور اس کے خطبہ کے انقطاع کی تفصیل لکھ بھیجی۔

نورالدین محمود نے فاطمی خلافت کے خاتمہ کی خبر بڑی مسرت کے ساتھ سنی اور سلطنت نوریہ کے تمام حاکموں اور جاگیرداروں کو اس سے مطلع کیا۔ اس کے بعد اس نے شیخ شہاب الدین ابو المعالی مطہر بن شیخ شرف الدین ابی عصرون کو یہ خوشخبری سنانے کے لیے خلیفہ المستضی بامر اللہ کی خدمت میں بغداد روانہ کیا اور ایک طویل فرمان مرحمت کیا جس میں انقطاعِ خطبۂ خلفاء فاطمیہ واقامت خطبۂ عباسیہ کے واقعہ کو فصیح و بلیغ اشعار کی صورت میں نظم کیا گیا تھا۔ شیخ شہاب الدین جس شہر اور قصبہ سے گزرتا تھا وہاں کے لوگوں کو جمع کر کے یہ فرمان سنایا جاتا تھا جب وہ بغداد کے قریب پہنچا تو عباسی خلیفہ کے تمام سربرآوردہ امراء اور عہدیداروں نے شہر سے باہر نکل کر اس کا استقبال کیا۔

دربارِ خلافت میں خود خلیفہ نے کھڑے ہو کر اس بشارت کو سنا اور اس پر بے حد اظہارِ مسرت کیا۔ پھر اس نے نہایت قیمتی خلعت، تلواریں، گھوڑے اور دوسرے تحائف اظہارِ خوشنودی کے لیے سلطان نورالدین، صلاح الدین اور شام و مصر کے قضاۃ، علماء و خطباء کے پاس بھیجے۔ شعراء نے اس موقع پر تہنیتی قصیدے لکھے اور انہیں ۔۔۔

خواتینِ اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

شاہ جیؒ کے علمی جواہر پارے (15)

(۱۳) ۱۹۵۰ء میں مجلس احرار کانفرنس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے شاہ صاحب نے فرمایا:

"آج قاضی احسان احمد صاحب سلمہ نے روس کی چھپی ہوئی ایک کتاب مجھے دکھائی جس کا نام شاید "استالن" ہے قاضی صاحب نے اس کی طباعت و کتابت کی خوبیوں اور اس کی دلکشی و طرحی کی قصیدہ خوانی کرتے ہوئے بتایا: شاہ جی! دیکھو ان تمام خوبیوں کے باوصف اس کتاب کی قیمت دو روپیہ بارہ آنے ہے۔ میں کہتا ہوں: یہ کوئی کمال نہیں استالن کی اپنی حکومت ... اپنے علاقہ میں اور کارخانے ہیں، غرضیکہ اس سلسلے کے تمام ساز و سامان اسے میسر ہو جاتا ہے جس طرح چاہے اسے شائع کر سکتا ... زیادہ اشاعت پذیر ہوئی ہو اور اس سے زیادہ انسانوں کے سینوں میں محفوظ ہو۔" (روزنامہ امروز: ص ۱۱، ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

(۱۴) زندگی کے آخری ایام میں شاہ صاحب قوم کی شکر گزاری سے آکتا گئے تھے جب انہوں نے اپنی قربانیوں کا صلہ اپنی قوم کی طرف سے نت نئے فتنوں کی صورت میں ملتے دیکھا تو ان کے احساسات میں مایوسی اور نومیدی جھلکنے لگی تھی، روز بروز ارکانِ اسلام کا تمسخر، عقائد کا مذاق، رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر جھگڑا اور خدا کے وجود پر بحث، شاہ جی کی غیرتِ دینی متعلق ہو اٹھی تھی۔ ملتان میں ایک تقریر کے دوران فرمایا:

"میں نے پورے ایک سال سے تقریر نہیں کی اور ...

الادب و الادیب

بزم القلم

طبِ نبوی ﷺ

زخم زخم اُمت

طلحہ السیف
السلام علیکم
tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

برما میں روہنگیا نسل کے اصلاً عرب مسلمانوں پر جو تاریخ انسانیت کا بدترین ظلم وتشدد جاری ہے وہ امت مسلمہ کے سینے کے زخموں میں ایک نمایاں زخم ہے۔

یوں تو ان مسلمانوں پر عرصہ حیات تقریباً 63 سال سے تنگ ہے اور وہ جن حالات میں زندگی گذارنے پر مجبور ہیں ان کے پیش نظر انہیں بجا طور پر دنیا کی مظلوم ترین اقلیت گردانا جاتا ہے۔ ان پر بدھ حکومت اور عوام کی طرف سے کئی بار منظم انداز میں چڑھائی کی گئی اور ان کا قتل عام ہوا لیکن 2013ء سے ان کی منظم اور سوچے سمجھے طریقے سے نسل کشی کی جس مہم کا آغاز کیا گیا وہ تاریخ کا ایک سیاہ ترین باب ہے۔ اپنے آپ کو دنیا کے سب سے پُر امن اور عدم تشدد کو اپنا بنیادی اصول کہنے والے مذہب "بدھ ازم" کے پیروکاروں نے ظلم وتشدد کے جو ابواب رقم کئے ہیں وہ قتل وغارت کو اپنا مذہب کہنے والے چنگیز و ہلاکو کو بھی شرما دیں۔ سوشل میڈیا پر جو کچھ دیکھنے میں آیا وہ انتہائی شرمناک اور انسانیت سوز تھا۔ اجتماعی قتل عام، معصوم بچوں کو طویل رسیوں میں قطاروں کی شکل میں باندھ کر گولیوں کی بوچھاڑ، ذبح کئے جانے کے دردناک مناظر اور سب سے ہولناک وہ تصویریں اور ویڈیوز جن میں زندہ جلائے جانے والے انسانوں کو تڑپتے اور مذہبی لبادوں میں ملبوس بدھوں کے قہقہے اور اس نظارے سے لطف اندوز ہونے کی منظر کشی کی گئی۔ اس وقت دردِ دل رکھنے والے اہل ایمان نے اس پر آواز اٹھائی تو ہمارے اپنے مسلمان کہلانے والے اہل صحافت نے ان کا مذاق اڑایا، ان تصاویر کو جعلی قرار دیا اور ظلم وستم کی اس پوری داستان کو فرضی قرار دے دیا۔ روزنامہ جنگ میں یاسر پیرزادہ کا افسوسناک کالم آج بھی مجھے یاد ہے جس میں ان واقعات کی کلی نفی کی گئی اور اسے سوشل میڈیا پر مشہوری کا ایک سٹنٹ قرار دیا گیا جبکہ دوسری طرف انہی لبرل بے ضمیروں کے روحانی قبلہ مغرب کے ادارے اور میڈیا اس کی تصدیق کر رہے تھے کہ برما میں واقعی یہ انسانیت سوز جرائم جاری ہیں اور لاکھوں مسلمان بالواسطہ یا بلاواسطہ ان سے متاثر ہیں۔ برما کے مظلوم مسلمانوں نے تنگ آ کر ہجرت کی راہ اختیار کرنی چاہی تو ہر طرف راستے بند پائے۔ قریب ترین اسلامی ملک بنگلہ دیش نے اپنی سرحدیں مکمل بند کر کے اپنی سرحدی افواج کو ان مہاجرین پر کھلے عام گولی چلانے کا اختیار دے دیا، تھائی لینڈ کی بدھ حکومت نے اپنی سرحدوں کے قریب آنے والی کشتیاں ڈبو کر سینکڑوں مسلمان شہید کر دیئے۔ ذرا دور نکل کر ملائیشیا میں پناہ حاصل کرنے کی کوشش کرنے والوں کو بھی مایوس لوٹنا پڑا اور انہوں نے برما واپسی پر سمندر کی موت کو ترجیح دی۔ صرف ایک ترکی ایسا مسلمان ملک ثابت ہوا جس نے سفارتی دباؤ استعمال کر کے ظلم کے اس سلسلے کو رکوایا اور ان مسلمانوں کی عملی مدد کی۔ رجب طیب اردگان جو اس وقت ترکی کے وزیر اعظم تھے انہوں نے اپنی اہلیہ کی قیادت میں وفد بھیج کر ظلم میں پسے ہوئے ان مسلمانوں کی اشک شوئی کی اور ان کے زخموں پر مرہم رکھا۔ اس کے بعد بھی مظالم کا یہ سلسلہ بالکل نہیں تھما بلکہ مختلف چھوٹے بڑے واقعات کی خبریں مسلسل آتی رہیں مگر یہ تسلسل بہر حال نہیں رہا۔ اب دو ہزار سولہ کے آخر میں یہ سلسلہ پھر شروع ہوا اور پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ ہوا ہے۔ اس بار فوج اپنے خوفناک آتشیں اسلحہ کے ساتھ مسلمان آبادی پر ٹوٹ پڑی ہے۔ گن شپ ہیلی کاپٹروں سے آگ برسا کر ہزاروں کی آبادی بالکل ملیامیٹ کر دی گئی ہے۔

فوج کسی بھی مسلمان کو دیکھ کر فوراً گولی چلا دیتی ہے اور پھر یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ مسلمان چھری یا لاٹھی سے مسلح تھا اور فوج نے اپنے دفاع میں یہ کارروائی کی ہے۔ کتنا بے غیرت اور بے انصاف ہے وہ عالمی ضمیر جو اس دلیل سے مطمئن ہو جاتا ہے اور برمی حکومت اور فوج کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی عمل میں نہیں آتی۔ برما کی وہ سیاہ دل لیڈر جو ہمارے سابق صدر آصف علی زرداری کی فیورٹ سیاستدان ہے اور دنیا سے امن نوبل ایوارڈ لے چکی ہے آج تک ان مسلمانوں کے حق میں ایک کلمہ نہیں کہہ سکی۔ اقوام متحدہ نے آج بھی رپورٹ جاری کی ہے کہ برما میں مسلمانوں کو زندہ درگور کیا گیا اور سینکڑوں اُن مسلمانوں کی لاشیں برآمد ہوئی ہیں جو زندہ زمین میں گاڑ کر شہید کئے گئے لیکن وہ یہ رپورٹ جاری کرنے سے آگے کچھ نہیں کر رہے۔

بحیثیت مسلمان ہم یہ بات اچھی طرح سمجھتے ہیں اور فلسطین وکشمیر کے پرانے مسائل سے لے کر شام وعراق کی تازہ تحریکوں تک مسلسل یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ مغربی ادارے کبھی بھی مسلمانوں کے لئے کوئی کار خیر انجام نہیں دے سکتے۔ یہ اگر کبھی بظاہر مسلمانوں کے حق میں نکلتے بھی ہیں تو اچھی طرح نسل کشی ہو جانے کے بعد۔ جیسے یہ بوسنیا اور کسووا میں لاکھوں مسلمانوں کے قتل ہونے کے بعد جنگ بندی کرانے میدان میں اتر آئے اور ان مواقع پر بھی ان کا آنا مسلمانوں کی حمایت یا نصرت کے لئے نہیں ہوتا بلکہ ان مظالم کے ردعمل میں اٹھنے والی جہادی تحریکوں کو دبانے کے لئے ہوتا ہے تاکہ وہ ظالموں کو مجاہدین کے ہاتھوں انتقام کا نشانہ بننے سے بچا سکیں۔ بوسنیا اور کسووا میں بالکل یہی صورتحال ہوئی۔ جب تک مسلمان قتل ہوتے رہے یہ ادارے لمبی تان کر سوئے رہے۔ جونہی جوابی کارروائی کا آغاز ہوا، یہ فوراً اپنا لاؤ لشکر لے کر بحالی امن کے نام پر ان علاقوں میں گھس آئے۔ برما میں تاحال مسلمان ہی پس رہے ہیں کٹ رہے ہیں اس لئے ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگ رہی۔ ان شاء اللہ جلد وہ دن آئے گا کہ اس خاکستر سے کوئی چنگاری اٹھے گی اور خونِ مسلم سے رنگین یہ سرزمین جس نے اب تک مسلمانوں کی درد بھری آہیں اور چیخیں ہی سنی ہیں جہاد اور انتقام کے نعروں سے گونجے گی تب دیکھ لیجئے گا اقوام متحدہ پر چھایا بھنگ کا نشہ ایک دم سے اُترے گا اور یہ اپنی افواج لے کر برمی حکومت کی مدد کو آ پہنچیں گے۔

یہ تو ان کی ڈیوٹی اور ذمہ داری ہے جسے وہ ہر جگہ پوری ایمانداری سے نبھا رہے ہیں اصل سوچنے کی بات یہ ہے کہ بحیثیت مسلمان، بحیثیت امت محمدیہ کے فرد ہونے کے ہم پر ان مسلمانوں کے حوالے سے کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

اور کیا ہم وہ ذمہ داری کسی ادنیٰ درجے میں بھی پوری کر رہے ہیں؟

انتہائی افسوس کے ساتھ اس کا جواب "ناں" میں ہے اور ہماری اس روش نے قرآن مجید کی سخت وعید کے مطابق پورے عالم کو فتنہ اور فساد کبیر کا گڑھ بنا دیا ہے۔ کیا خون مسلم کی اس ارزانی، امت مسلمہ کی اس رسوائی اور مسلمانوں کی عزت وحرمت کی یوں نیلامی سے بڑھ کر کوئی فتنہ ہو سکتا ہے؟ کیا کفر کی ایسی بے لگام طاقت سے بڑھ کر بھی فساد کبیر کی کوئی تاویل ہو سکتی ہے کہ وہ آج جس مسلمان کے ساتھ جو سلوک کرنا چاہے آزاد ہے اور کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں۔

مسلمان اس وقت بھی یہ سوچنے کی بجائے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان مسلمانوں سے متعلق کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس کوشش میں لگے ہیں کہ شتر مرغ کی طرح ریت میں سر دبا کر ان واقعات سے ہی چشم پوشی کر لیں۔ اگر اور کوئی نصرت نہیں ہو سکتی تھی تو کم از کم جہاں تک ممکن تھا ان مظلوموں کے لئے آواز تو اُٹھائی جاتی، الٹا ان کے زخموں پر نمک پاشی کے لئے ان واقعات کے پیچھے مسلمانوں کی غلطیاں تلاش کی جا رہی ہیں۔ یہ طرز عمل کسی طور پر بھی اسلامی اور ایمانی کہلائے جانے کا مستحق نہیں ہے۔

الحمد للہ امت کی فکر اور سوچ رکھنے والے حضرات اس طرف سے غافل نہیں۔ وہ اپنا فرض بخوبی سمجھ بھی رہے ہیں اور نباہ بھی رہے ہیں۔ میڈیا پر ان کی کاوشیں آئیں نہ آئیں، برمی مسلمان اور ان کے نمائندے خوب واقف ہیں کہ کون ان کے درد کا صحیح طریقے سے مداوا کر رہا ہے اور کس حد تک جا کر ان کی نصرت کر رہا ہے لیکن عمومی ماحول میں بہر حال اس فکر کی شدید کمی ہے اور بہت افسوسناک فقدان ہے۔ برما کے مسلمانوں کو اس وقت اس صورتحال سے نمٹنے کے لئے ہر طرح کی اور ہر سطح پر مدد کی ضرورت ہے۔ ان کے ساتھ تعاون کیا جائے، ان کے لئے آواز اٹھائی جائے، ان کی عملی نصرت کی جائے، ان کے دشمنوں کا ہاتھ روکنے کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں اور ان کے لئے ہر وقت والہانہ دعائیں کی جائیں۔ جو مسلمان جس حد تک کچھ کر سکتا ہو غافل نہ رہے اور امتی کی حیثیت سے اپنا فرض ادا کرنے کی اپنی سی کوشش کرے تاکہ روز محشر اس کے پلے ٹوٹی پھوٹی ہی سہی کوئی حجت موجود تو ہو۔

شام کے مسلمان خصوصاً اہل حلب اہل عزیمت اس وقت عرصہ محشر میں ہیں۔ دنیا بھر کا کفر ونفاق انہیں ہر طرف سے گھیرے میں لئے ہوئے ہے اور یہ حصار مزید تنگ کر دیا گیا ہے۔ زار روس سے لے کر فرعون مصر اور کسریٰ فارس سب ان کے خلاف صف آراء ہیں اور وہ ان سب کے مقابل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کے آسرے پر لڑ رہے ہیں سرنگوں نہیں ہو رہے۔ ہم ان تک نہیں پہنچ سکتے لیکن ہماری دعائیں اور دردمندی کے آنسو تو پہنچ سکتے ہیں۔ ہم اپنی اس بے بسی کو عذر بنا کر نصرت کے فرض سے غافل ہو جانے کی بجائے اسی بے بسی کو ان کی مدد کا ہتھیار بنا لیتے ہیں ان کے لئے لشکرِ دعاء بن جاتے ہیں۔

اللھم ارحم امۃ حبیبک محمد ﷺ
اللھم ارحم امۃ حبیبک محمد ﷺ
اللھم ارحم امۃ حبیبک محمد ﷺ

☆.....☆.....☆

شیڈول برائے علمی وتربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ: (۱) 03 دسمبر (۲) 17 دسمبر (۳) 31 دسمبر

دورہ تربیہ: (۱) 09 دسمبر (۲) 23 دسمبر

مقام: جامع مسجد عثمان وعلیؓ ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ: (۱) 16 دسمبر تا 22 دسمبر

مقام: جامع مسجد رشید، بلیر ٹیکی، کراچی
0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ: (۱) 02 دسمبر تا 08 دسمبر

مقام: مدرسہ عثمان بن سلمہ کاؤں جوگیان، کنگڑی اسلم سٹاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور
0315-9324524

گوشہ مکتوب خادم

مکتوب خادم (24.11.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو "جماعت" کی "برکات" عطاء فرمائے.. ہماری "جماعت" کا نصاب ہے (۱) کلمہ طیبہ یعنی ایمان (۲) اقامت صلوٰۃ (۳) جہاد فی سبیل اللہ.. کلمہ طیبہ سب سے ضروری، لازمی، بڑی اور بنیادی نعمت.. نماز سب سے اہم فریضہ.. جہاد فی سبیل اللہ سب سے افضل عمل.. یہ تین نعمتیں نصیب ہو جائیں تو پورے دین پر عمل ممکن اور آسان ہو جاتا ہے.. ایمان سے دل بنتا ہے، نماز سے دین بنتا ہے اور جہاد سے پورا دین ملتا ہے.. مکمل قرآن وہ ہے جس میں جہاد کی آیات ہیں.. اسی طرح مکمل دین اور پورا دین وہ ہوگا جس میں جہاد ہوگا.. جماعت کے تمام "رُفقا" اس نصاب کو یاد کریں، پکا کریں، اپنائیں، پھیلائیں.. اور جاری کریں.. اور اپنے دل کی نگرانی کریں کہ اس میں ان تین چیزوں میں سے ایک بھی کمزور نہ ہونے پائے.. ہمارے اجتماعات کا نصاب ہے (۱) ذکر اللہ (۲) دعوت الی اللہ (۳) توبہ الی اللہ.. اجتماع چھوٹا ہو یا بڑا یہ تین کام ترتیب کے ساتھ ضرور ہوں.. ان میں بڑی خیر اور برکت ہے.. تمام "رُفقا" اجتماعات کا نظام مضبوط کریں.. اور ان میں یہ نصاب جاری کریں.. اور اپنی محنت تیز کر دیں.. آپ کی یہ محنت خود آپ کی بھی ضرورت ہے اور امت مسلمہ کی بھی.. سستی اور کمزوری سے آج رات توبہ کریں کیونکہ جمعہ کی رات دعائیں قبول ہوتی ہیں.. خوشخبری یہ کہ جماعت کا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے ان شاء اللہ.. مغرب سے جمعہ شریف مقابلہ حسن اور آیۃ الکرسی کا عمل یاد رہے، آباد رہے..

والسلام

مکتوب خادم (25.11.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ سے ملاقات.. وہ بھی "جمعۃ المبارک" کے دن.. یہ ایمان والوں کے لئے ایک "سعادت" ہے.. اس عہد کے محقق عالم دین اور بلند پایہ مصنف ومدرس حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب.. وفات پا گئے ہیں.. ان کی نماز جنازہ آج دن گیارہ بجے ان کے علمی ادارے جامعہ فتاح العلوم نوشہرہ سانسی گجرانوالہ میں ادا ہوگی.. ادھر ہمارے مخلص رفیق اور جماعت کے مرکزی ناظم بھائی ابوہریرہ کے والد محترم بھی انتقال فرما گئے ہیں.. ان کی نماز جنازہ آج عصر کے فوراً بعد بنی شاپ چکری روڈ راولپنڈی میں ادا ہوگی۔ رابطے کے لئے فون نمبر.. 0306- 8183919 ہے.. اہل ایمان سے شرکت کی درخواست ہے.. دور والے احباب دونوں حضرات کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کریں..

والسلام

خادم

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆.....☆.....☆

سندھ اسمبلی کا کالا قانون

قلم تلوار
نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

سندھ اسمبلی نے اقلیتوں کے تحفظ کے بل کے نام پر اکثریتی مسلمانوں کے حقوق کو پامال کر ڈالا، سندھ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے جاگیردار، وڈیرے، نواب اور رسہ گیر یہ بات بھول گئے کہ موجودہ سندھ محمد بن قاسمؒ اور اس کے پیروکاروں کا ہے... راجہ داہر کا نہیں

کراچی سے لیکر پشاور اور گلگت بلتستان سے لیکر مکران تک کے مسلمان اس وقت پریشانی سے سر پکڑ کر بیٹھ گئے کہ جب انہوں نے سنا کہ سندھ اسمبلی نے ہندو نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے... جبری تبدیلی مذہب کا بہانہ بنا کر "اسلام" کی اشاعت کو روکنے کا قانون منظور کر کے شہداء پاکستان کی روحوں کو تڑپا کر رکھ دیا... مسلمانوں کو تحفظ ختم نبوت کے قانون کا تحفہ دینے والے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی پیپلز پارٹی اس حد تک نیم مردہ، لاغر اور ناتواں ثابت ہو کر ہنود اور صیہونی طاقتوں کے سامنے گھٹنے ٹیک دے گی یہ تو کسی نے سوچا بھی نہ تھا۔

سندھ اسمبلی کے منظور کردہ کالے قانون کے مطابق "18 سال سے کم عمر افراد کا اسلام قبول کرنا معتبر نہیں ہوگا... اور 18 سال سے زائد عمر کا شخص اگر اسلام قبول کرے گا، تو مذہب تبدیل کرنے کے بعد اسے 21 دن تک سیف ہاؤس میں مقید رکھا جائیگا، زبردستی مذہب تبدیل کرانے یعنی کلمہ طیبہ پڑھانے اور شادی کرانے یعنی نکاح خواں کے لئے 7 سال اور سہولت کار کو 5 سال سزا دی جائے گی"

اگر سندھ اسمبلی میں کوئی ایک بھی صاحب بصیرت یا روشن ضمیر ہوتا تو اسے چاہئے تھا کہ وہ... سب سے پہلے یہ سوال اٹھاتا کہ صوبہ سندھ میں آج تک کتنے غیر مسلموں کو زبردستی تبدیلی مذہب پر مجبور کیا گیا؟ پہلے ان کے نام میڈیا کے سامنے لائیں جائیں... کوئی ایک بھی نہیں... 69 سالوں میں کسی ایک بھی غیر مسلم مرد یا عورت کو زبردستی مسلمان بنانے کی کوشش نہیں کی گئی... لیکن چونکہ بلاول زرداری خود کو عالمی صیہونی طاقتوں کے سامنے قابل قبول بنانا چاہتے ہیں

بلاول زرداری کو "بھٹو" بنا کر سیاسی اکھاڑے میں اتارنے والے جانتے ہیں کہ صوبہ پنجاب میں پیپلز پارٹی کی مقبولیت آخری ہچکیاں لے رہی ہے... گزشتہ 9 سالوں سے مسلسل سندھ کی حکمرانی کے باوجود... کراچی سمیت پورے سندھ کی سڑکیں اور میدان کھنڈرات کے مناظر پیش کر رہے ہیں... اس لئے ممکن ہے کہ آئندہ انتخابات میں سندھ بھی... ہاتھوں سے نکل جائے... لہٰذا اسلام آباد کے اقتدار تک رسائی کا مختصر ترین راستہ یہی ہے کہ اکثریتی مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ زنی کر کے "اقلیتوں" کے تحفظ نام پر "کالے" قوانین کو پروان چڑھایا جائے... ورنہ سندھ اسمبلی کے جاگیردار، وڈیرے اور نواب کیا اس تاریخی حقیقت سے ناواقف ہیں کہ بچوں میں سب سے پہلے جنہوں نے کلمہ پڑھا تھا... ان کا نام نامی اسم گرامی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہے

سندھ اسمبلی کے دوغلے پن کی انتہا دیکھئے کہ اس اسمبلی کے "ناخدا" آزادی اظہار کا تو دعویٰ کرتے ہیں مگر "کالے قوانین" بنا کر آزادی مذہب کے خلاف سازشیں کرتے ہوئے نہیں شرماتے... رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن کا یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ "سندھ اسمبلی کا بل آرٹیکل 31 کے بھی خلاف ہے کہ جس میں کہا گیا ہے کہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ مسلمانوں کو قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہونے کے لیے موافق حالات فراہم کئے جائیں... مذکورہ بل کے ذریعے موافق حالات کیا، الٹا اپنی خوشی سے اسلام قبول کرنے والوں پر پابندیاں لگائی جا رہی ہیں..."

شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی کہتے ہیں کہ "سندھ اسمبلی نے اقلیتوں کے حقوق کے عنوان سے بل منظور کیا ہے، جس کی رو سے غیر مسلموں کے اٹھارہ سال کی عمر سے پہلے اسلام لانے پر پابندی عائد کی گئی ہے... اور اسے قابل تعزیر جرم قرار دیا گیا ہے، یہ قانون شریعت اسلامیہ اور عدل وانصاف کے تمام تقاضوں کو پامال کرنے کے مترادف ہے... انہوں نے کہا کہ یہ بات اپنی جگہ پر درست ہے کہ قرآن کریم کی رو سے اگر کوئی سمجھدار بچہ جو دین ومذہب کو سمجھتا ہو، اسلام لے آئے تو اس کے ساتھ مسلمانوں والا سلوک اہم ہے... نیز اسلامی شریعت کی رو سے بچہ پندرہ سال کی عمر میں بلکہ بعض اوقات اس سے پہلے بھی بالغ ہو سکتا ہے... ایسی صورت میں اسے اسلام قبول کرنے سے تین سال تک روکنا سراسر ظلم اور بدترین زیادتی کے مترادف ہے، انہوں نے کہا کہ اٹھارہ سال کے بعد بھی اسلام قبول کرنے کیلئے 21 دن مہلت دینا بھی ناقابل فہم ہے..."

مولانا تقی عثمانی نے سوال اٹھایا کہ اگر دو میاں، بیوی اسلام قبول کر لیں تو کیا ان کے بچے 18 سال کی عمر تک غیر مسلم ہی تصور کئے جائیں گے، کیونکہ اس عمر سے پہلے تو اسلام قبول کرنے کی اجازت نہیں ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں تمام مسلمانوں، دینی مدارس اور سیاسی جماعتوں سے اپیل کرتا ہوں کہ محض غیر مسلموں کو خوش کرنے والے اس شرمناک قانون کو منسوخ کروانے کیلئے اپنی صلاحیتیں استعمال کر کے دینی فریضہ ادا کریں"...

ایک ہندو رکن اسمبلی کے پیش کردہ اس شرمناک بل کو منظور کرنے سے پہلے پیپلز پارٹی کی سندھ اسمبلی نے اس بات پر غور تو کیا ہوتا کہ "مذہب کی جبری تبدیلی" تو محض "را" فنڈڈ این جی اوز کا وہ جھوٹا پروپیگنڈا ہے کہ... جس کا مقصد ایک اسلامی نظریاتی مملکت کے چہرے کو مسخ کر کے دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے... کراچی اور سندھ میں "را" کے اثر ورسوخ سے کون ہوش مند منکر ہو سکتا ہے... آج تک اندرون سندھ جتنی بھی ہندو لڑکیوں نے اسلام قبول کر کے مسلمانوں کے ساتھ شادیاں کیں... ان میں سے بعض بچیوں کو ان کے والدین، ہندو کمیونٹی اور میڈیا کے بے پناہ دباؤ کی وجہ سے کبھی ہائیکورٹ اور کبھی سپریم کورٹ کے کٹہرے میں بھی کھڑا کیا گیا

مگر ان نومسلم بچیوں نے سپریم کورٹ کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر چیف جسٹس کے سامنے یہ بیانات ریکارڈ کروائے کہ "انہوں نے اپنی خوشی، برضاء ورغبت اسلام قبول کیا ہے"... یہ بات بھی ریکارڈ کا حصہ ہے کہ ان نومسلم بچیوں نے عدالتوں میں پیش ہو کر یہ بھی کہا کہ ان کے والدین، عزیز واقارب اور ہندو کمیونٹی کے لوگوں سے تو ان کی جانوں کو خطرات لاحق ہیں... مگر کسی مسلمان سے انہیں کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے، اندرون سندھ بعض ایسی غیر مسلم بچیوں نے بھی اسلام کو پڑھ اور سمجھ کر قبول کیا کہ جو ڈاکٹرز تھیں، اسلام قبول کرنے والوں میں ایسی خواتین بھی شامل ہیں کہ جو ٹیچرز کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں

میرا وزیر اعلیٰ مراد علی شاہ سمیت سندھ اسمبلی اور لادین میڈیا کے پنڈتوں کو کھلا چیلنج ہے کہ وہ سندھ کے شہروں سے لیکر گاؤں، گوٹھوں تک سے کوئی ایک ایسا واقعہ تلاش کر کے قوم کے سامنے ثبوتوں کے ساتھ پیش کریں کہ جس میں اسلام قبول کرنے والے کسی مرد یا عورت نے کسی عدالت، تھانے یا صحافتی فورم پر یہ بیان ریکارڈ کروایا ہو کہ اسے زور، زبردستی کر کے یا ڈرا کر اور لالچ دیکر اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا گیا؟ جب کوئی ایک بھی نہیں... تو پھر "مذہب کی جبری تبدیلی" کی خودساختہ اصطلاح جاری کر کے اسلام کی اشاعت کو روکنے کیلئے "کالے" قوانین کو بنانا اسلام دشمنی نہیں تو پھر اور کیا ہے؟

قابلِ غور

نقشِ جمال ...... مدثر جمال تونسوی
naqshejamal@gmail.com

بہت سے نوجوان مسلمانوں سے یہ سوال سنا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اس طرح کے سوالات کا انہیں سامنا ہوتا رہتا ہے، کیوں کہ آج کل پرنٹ اور الیکٹرک میڈیا کے بعد سوشل میڈیا کی وجہ سے قلم کا سیلاب آیا ہوا ہے جس کی پیش گوئی احادیث مبارکہ میں بھی موجود ہے۔

فتنہ پرور لوگ مسلسل شکوک وشبہات پھیلانے والی باتیں پھیلاتے رہتے ہیں اور ادھر ہمارے نوجوان بسا اوقات نیا جاننے کی فکر میں بسا اوقات دینی حمیت میں وہاں ان کی تردید کرنے پہنچ جاتے ہیں مگر ظاہری بات ہے کہ اس میدان میں فقط جذبات سے کام نہیں چلتا بلکہ اس کے لیے دین کے اصولوں پر ماہرانہ عبور چاہیے ہوتا ہے، اور عقلی داؤ پیچ میں مہارت بھی ضروری ہوتی ہے اور عام طور پر اس کا فقدان ہونے کی وجہ سے وہ نوجوان الٹا انہی سے کچھ نہ کچھ متاثر ہو جاتے ہیں، جو ایک تشویشناک صورت حال ہے۔

اوپر جس سوال کا تذکرہ کیا ہے بعینہ وہی سوال آج سے صدیاں قبل علمائے اسلام سے کیا جا چکا ہے اور وہ اس کا مسکت جواب بھی دے چکے ہیں۔ یہ واقعہ پڑھیے جس میں آپ کو وہ سوال بھی مل جائے گا اور اس کا جواب بھی!

امام ابوبکر الباقلانی ایک مایہ ناز مناظر اسلام گزرے ہیں۔ ایک بار عیسائیوں کے بادشاہ نے مسلمانوں کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنا ماہر ترین عالم ہمارے پاس بھیجو۔ ہم اس سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ تب اس وقت کے علمائے اسلام میں سے انہی کو منتخب کر کے ان کے پاس بھیجا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں بے پناہ قوت استدلال سے نوازا تھا۔ اسلام کی حقانیت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے اور الحمد للہ کہ وہاں مسلمانوں کو سرخرو کر کے بھی واپس لوٹے۔

اب ان کا اور ایک عیسائی کے مابین ہونے والا دلچسپ مکالمہ سنیے:

عیسائی: تم لوگ جانبدار اور کم ظرف ہو

امام باقلانی: وہ کیسے؟

عیسائی: تم یہ تو جائز سمجھتے ہو کہ کوئی مسلمان کسی عیسائی یا یہودی اہل کتاب عورت سے نکاح کر لے لیکن کوئی مسلمان عورت کسی یہودی یا عیسائی مرد سے نکاح کر لے تو اسے جائز نہیں کہتے ہو

امام باقلانی: اس میں جانبداری کی کوئی بات نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم اگر کسی عیسائی عورت سے نکاح کرتے ہیں تو اس کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان رکھتے ہیں، اسی طرح اگر کسی یہودی عورت سے نکاح کرتے ہیں تو اس کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان رکھتے ہیں

پس اسی طرح تم بھی جب ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ گے تم ہم اپنی بیٹیوں کا تم سے نکاح کرا دیں گے!!

یہ سن کر وہ عیسائی دَم سادھے چپ ہو گیا اور کچھ بولنے کے قابل نہ رہا۔

☆.....☆.....☆

اللہ تعالیٰ نے اسرائیل کو جس طرح اپنی آگ کے عذاب میں پکڑا ہے، دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی طرح ملک شام کے مسلمان عوام پر زندگی تنگ کرنے والے ظالم بشار الاسد اور اس کے حمایتیوں پر بھی ایسا ہی عذاب مسلط فرمائے۔

ظلم اور سفاکی کی انتہاء ہے کہ وہاں کیا مجاہدین اور کیا عوام، کیا بچے اور کیا بوڑھے، کیا اسپتال اور کیا اسکول، کیا مساجد اور کیا بازار سب پر ہی وحشیانہ بمباری کی جا رہی ہے۔ ابھی گزشتہ جمعہ کے دن "شام کے اہم جنگی شہر حلب پر سرکاری فوج اور اس کی معاون روسی فوج کے جنگی طیاروں نے تازہ وحشیانہ بمباری کر کے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے مسجد میں موجود نمازیوں پر بم گرا دیے جس کے نتیجے میں کم سے کم 50 شہری شہید اور دسیوں زخمی ہو گئے۔ بمباری کے نتیجے میں تقاد قصبے میں واقع جامع مسجد ملبے کا ڈھیر بن گئی ہے۔

عرب ذرائع ابلاغ کے مطابق انسانی حقوق کے کارکنوں کی طرف سے فراہم کردہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ جمعہ کے روز حلب میں تقاد کے مقام پر روسی اور شامی فوج کے بمبار طیاروں نے ایک جامع مسجد پر اس وقت بم گرائے جب وہاں پر سیکڑوں شہری نماز جمعہ ادا کر رہے تھے۔

ادھر شام سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق جمعرات کے روز چھن جانے والے تمام مقامات انقلابی فورسز نے سرکاری فوج سے دوبارہ واپس لے لیے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق جمعرات کو شامی فوج نے حلب میں مساکن حنانون، پوسٹ آفس کالونی، جامع مسجد عمر بن الخطاب اور کئی دوسری اہم عمارتوں پر قبضہ کر لیا تھا تاہم گذشتہ روز مجاہدین اور دیگر مزاحمت کاروں نے دوبارہ یہ جگہیں سرکاری فوج سے چھین لی ہیں۔"

حلب کی یہ کیفیت وہاں کے رہائشیوں کے لیے اب موت کا کنواں ثابت ہو رہی ہے کیونکہ اگر وہ وہاں سے دائیں بائیں جاتے ہیں تو وہاں زیادہ تر شیعوں اور حزب اللات کے غنڈوں کا راج ہے اور اگر حلب میں ہی رہتے ہیں تو فضاء سے ظالم بشار اور اس کے حمایتی روس کی بمباری جلا کر راکھ بنا رہی ہے۔ آخر وہ جائیں تو کہاں جائیں؟

عرب لیگ نے اگرچہ زور لگا کر حزب اللات کو دہشت گرد تنظیم قرار دیا ہے مگر اس کا حقیقت میں کوئی اثر پڑا بھی ہے؟ جواب دیکھا جائے تو نفی میں ملے گا، وہ تو اب بھی شام میں قتل عام میں شریک ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر روس کے قریب بڑھ چکی ہیں۔

چنانچہ ایک رپورٹ کے مطابق اگرچہ عرب لیگ کی جانب سے رواں سال مارچ میں دہشت گرد قرار دی جانے والی لبنانی تنظیم حزب اللہ کی قیادت اور روسی فوجی افسران کے درمیان شام میں کوآرڈی نیشن پہلی مرتبہ نہیں ہے .. تاہم حلب شہر میں روسی فوج کے افسران اور حزب اللات کے رہنماؤں کے درمیان ملاقات کو فریقین کی پہلی "سرکاری اور براہ راست" ملاقات شمار کیا گیا ہے۔

حزب اللات کے زیر انتظام روزنامے "الاخبار" کے مطابق تقریباً ایک ہفتہ قبل ہونے والی یہ ملاقات روسیوں کی درخواست پر ہوئی۔ اخبار کا کہنا ہے کہ ملاقات کے نتیجے میں شام میں فریقین کے درمیان سکیورٹی کوآرڈی نیشن میں اضافہ ہوگا۔ خبر کے مطابق ملاقات میں سینئر روسی افسران موجود تھے تاہم "حزب اللات" کی قیادت کے ناموں اور عہدوں کے بارے میں نہیں بتایا گیا۔

رواں برس 26 فروری کو "کارنیگی" "سینٹر فار مڈل ایسٹ کی جانب سے شائع کی جانے والی رپورٹ میں شام میں حزب اللات اور روس کے درمیان رابطوں کا انکشاف کیا گیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق لاذقیہ اور دمشق میں روس اور حزب اللات کے درمیان کم از کم دو آپریشنز روم ہیں۔ رپورٹ میں حزب اللات کے عناصر اور روسی افواج کے درمیان مشترکہ عسکری کارروائیوں کی جانب بھی اشارہ کیا گیا تھا۔ ادھر بشار الاسد کی فوج کے ترجمان نے دو روز قبل اعلان کیا تھا کہ شامی حکومت رضاکاروں پر مشتمل ایک عسکری فورس تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ریاست کے ملازمین کو اپنے سرکاری عہدے برقرار رکھتے ہوئے اس فورس سے وابستہ ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ مذکورہ فورس سے وابستہ ہونے والے افراد کو 250 سے 350 ڈالر کی ادائیگی کی جائے گی۔ شامی حکومت کے نزدیکی ذرائع نے بتایا ہے کہ اس "فورس" کو تربیت اور مالی رقوم کی فراہمی کے لیے حکومت کے "دوستوں" اور "دوستوں کے خزانے" یعنی بالخصوص ایران سے مدد لی جائے گی۔

☆.....☆.....☆